

۱۹۷۸ء

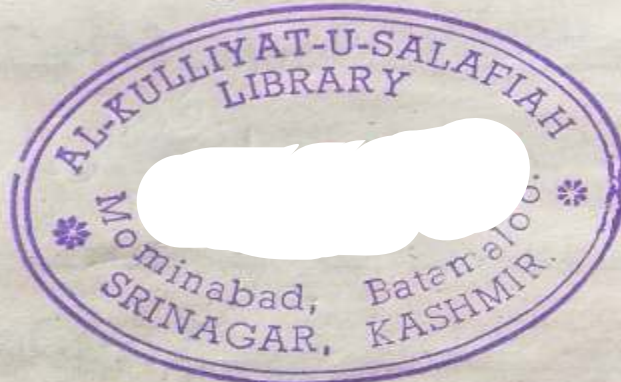
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۳۹۸ھ

السَّائِرُ الْحَثِيثُ

إِلَى

عِلْمِ الْحَدِيثِ



مؤلف :- ابو عبیدہ عبد المعید البینارسی

Salafi Research Centre J&K

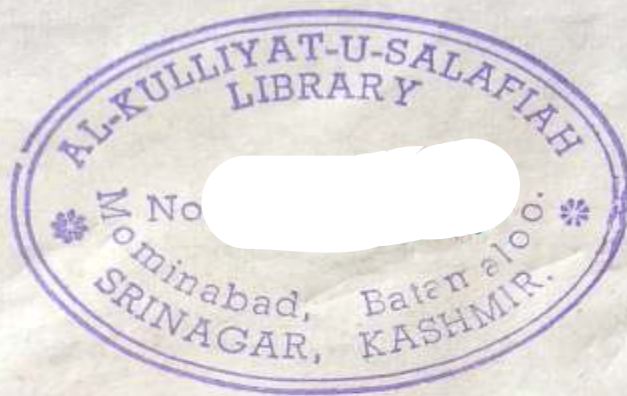
قیمت

پیشل آرٹ پریس لہ آباد

بار اول
۱۰۰۰

فہرست مضامین السیر الحثیث الی علم الحدیث

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	علم حدیث کے فضائل و برکات	۵
۲	حدیث کی تدوین	۱۰
۳	ہندستان میں علم حدیث کا رواج	۱۱
۴	بعض ائمہ حدیث کے مختصر حالات	۱۲
۵	بلوغ المرام من اولۃ الاحکام	۳۲
۶	علم حدیث کی چند اصطلاحات	۳۵
۷	کتب حدیث کے طبقات	۴۱
۸	کتب حدیث کے انواع	۴۳
۹	فوائد متفرقہ	۴۶
۱۰	اسماء الرجال	۵۱
۱۱	باب الکنی من الرجال	۹۶
۱۲	فصل فی الابناء	۱۰۸
۱۳	کتاب النساء	۱۱۰
۱۴	باب الکنی من النساء	۱۱۵
۱۵	شجرہ مبارکہ طیبہ خلفاء راشدین و عشرہ مبشرہ	۱۱۸
۱۶	شجرہ خلفاء بنی امیہ	۱۱۹
۱۷	شجرہ خلفاء عباسیہ	۱۲۰



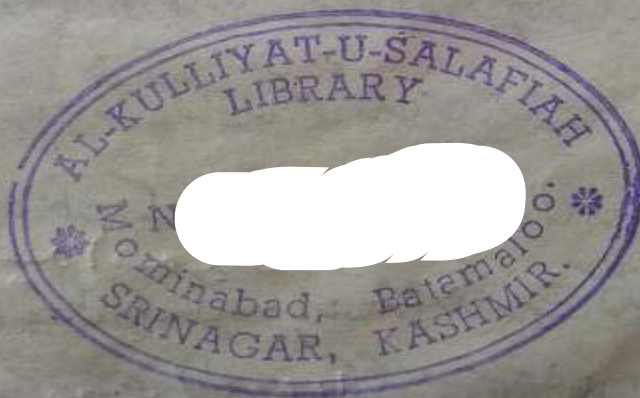
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
 اما بعد واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام یعنی قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود لیا
 فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ نَحْفَظُوْنَ (حجر ۱) اور اس کے رسول
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام یعنی حدیث کی حفاظت اس طرح کی گئی کہ صحابہ کرام
 نے آپ کی ایک ایک بات کو من و عن تابعین سے بیان کیا اور تابعین نے اتباع تابعین
 سے اسی طرح مسلسل حدیث کی روایت ہوتی رہی، یہاں تک کہ محدثین نے ہر حدیث
 کو مع سند کے کتابوں میں جمع کر دیا۔ اور حدیث کے راویوں کی چھان بین اور ان کو پرکھنے
 کے لئے فن اسماء الرجال میں بے شمار ضخیم کتابیں لکھی گئیں جن میں ہزار ہا ہزار انسانوں
 کا حال لکھا گیا اور حدیث کی حفاظت کے لئے سیکڑوں علوم و تدوین ہوئے چنانچہ آج چودہ
 سو برس گزر جانے کے بعد بھی آپ کی ایک ایک بات مع سند حدیث کی کتابوں میں محفوظ
 ہے، دنیا میں کسی انسان کے کلام کی حفاظت ایسی نہیں کی گئی جیسی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کلام کی حفاظت کی گئی یہ ہے حدیث نبوی کی اہمیت اور اس کا مرتبہ۔

یہ مختصر سار سالہ علم حدیث کے مبتدیوں خصوصاً بلوغ المرام پڑھنے والوں کے لئے لکھا گیا ہے اس میں بعض ائمہ حدیث کے مختصر حالات اور بقدر ضرورت علم حدیث کی چند اصطلاحات مذکور ہیں اور بلوغ المرام میں جن صحابہ و صحابیات اور تابعین وغیرہ کے نام آئے ہیں ان سب کا مختصر حال لکھ دیا گیا ہے تاکہ طلبہ کو بصیرت ہو۔ اور اس رسالہ کا نام السیرۃ الحثیث الی علم الحدیث رکھا گیا۔ یہ والد مرحوم کی تربیت کا نتیجہ ہے اور خصوصاً حضرت الاستاذ مولانا شیخ عبید اللہ صاحب رحمانی مدظلہ العالی کا علمی فیض ہے کہ میں چند سطور لکھ سکا۔ اللہ تعالیٰ اس سے طلبہ کو فائدہ پہنچائے اور مؤلف کی نجات کے لئے اس کو بہانہ بنالے۔ ۵

رحمت حق بہانہ می جوید رحمت حق بہانہ می جوید
واللہ ذو الفضل العظیم - حسبنا اللہ و نعم الوکیل
مؤلف

۲۶/۴/۶۷



علم حدیث کے فضائل و برکات

علم حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور احوال معلوم ہوتے ہیں اور اس کا موضوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جو افضل المخلوقات ہے لہذا علم حدیث افضل العلوم ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رَّجَالِكُمْ وَلَكِنِّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب ۴۰)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور آپ پر آپنا آخری پیغام قرآن مجید نازل فرمایا جو آپ ہی کے ذریعہ ہم تک پہنچا اور اس کی تاویل و تفسیر بھی آپ ہی کے قول و فعل سے معلوم ہوئی اور آپ ہی نے اسلام کے عقائد حقہ بیان فرمائے اور آپ ہی نے امت کو تمام احکام شرعیہ کی تعلیم دی اور آپ ہی کے اقوال و افعال سے استنباط کر کے علم الاصول (اصول فقہ و اصول حدیث) مدون ہوا اور اللہ تک پہنچنے کے لئے زہد و سلوک کا راستہ بھی آپ ہی نے دکھایا۔ اس طرح علم التفسیر، علم القراءۃ، علم التوحید و العقائد، علم الفقہ و الاحکام، اصول فقہ، اصول حدیث اور تصوف شرعی سب آپ ہی کے بیان سے ماخوذ ہیں یعنی تمام علوم شرعیہ کا دار و مدار علم حدیث پر ہے گویا علم حدیث مرکز ہے اور تمام علوم شرعیہ اسی کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب ع ۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے نمونہ عمل بنایا اور اپنی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا۔ قُلْ أَطِيعُوا

اللّٰهُ وَآطِيعُوا الرَّسُولَ (سورہ نور ع ۵) وَآطِيعُوا اللّٰهَ وَآطِيعُوا الرَّسُولَ
 (تغابن ع ۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آطِيعُوا اللّٰهَ وَآطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي
 الْأَمْرِ مِنْكُمْ (نساء ع ۸) وَآطِيعُوا اللّٰهَ وَآطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا
 (مائدہ ع ۱۲) وَآطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ
 رِسَالُكُمْ (انفال ع ۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو خود اپنی اطاعت قرار دیا
 مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (نساء ع ۱۱) پھر اللہ اور رسول کی اطاعت پر
 جو کامیا بیاں مرتب ہوتی ہیں ان کو بیان فرمایا وَآطِيعُوا اللّٰهَ وَآطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ
 تُرْحَمُونَ (آل عمران ع ۱۲) وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
 مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْقِدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ
 رَافِقًا (نساء ع ۹) وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللّٰهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ
 هُمُ الْفَائِزُونَ (نور ع ۵) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی عمت و مغفرت
 کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر موقوف کیا۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ
 فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (آل عمران ع ۴) اور آپ کی اتباع
 کے لئے آپ کا اسوۂ حسنہ معلوم کرنے کا واحد ذریعہ علم حدیث ہے اس سے اس
 کی فضیلت ظاہر ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (انبیاء ع ۵) اللہ تعالیٰ نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا آپ کی ذات بابرکات
 اور آپ کا وجود یا جو د ہمارے لئے سراپا رحمت ہے۔ آپ نے اہمیت کو ضلالت
 و گمراہی سے بچانے کے لئے، ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے، ان کی فلاح و بہبود کے

لئے، ان کی دنیوی و اخروی زندگی کو سنوارنے کے لئے، ان کی نجات اور دائمی آخری زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے کتنی کوشش و جانفشانی کی، کتنے مصائب و آلام برداشت کئے اور کیسے کیسے دکھ اٹھائے کہ زبانِ قدرت پکار اٹھی لَعَلَّكَ بِأَخْخِ نَفْسِكَ أَنْ لَا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (شعراء ع ۱) وہ ایمان نہیں لائیں گے تو معلوم ہوتا ہے آپ اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔ آپ کو ہم امتیوں سے جو انتہائی محبت تھی اس کا اندازہ احادیث کے پڑھنے سے ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس کے آپ نے ہم سے بھی محبت کا مطالبہ کیا۔ فرمایا لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَالدِّينِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری و مسلم) جب تک ساری مخلوق سے زیادہ آپ کی محبت ہمارے دل میں نہ ہو ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ یقیناً آپ ہم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں اور آپ ہمارے لئے سب کچھ ہیں کیونکہ آپ ہی کے ذریعہ ہم کو سب کچھ معلوم ہوا اور آپ ہی کے ذریعہ ہم کو اللہ کی وہ کتاب ملی جو ہمارے لئے دستور العمل ہے۔ آپ نے ہم کو جہنم سے ڈرایا اور اس سے بچنے کی تدبیر بتائی اور جنت کی خوشخبری سنائی اور اس کو حاصل کرنے کی ترکیب سکھائی۔ ہم نے آپ ہی کے ذریعہ اللہ رب العالمین کو پہچانا اور آپ ہی کی تعلیم اور رہنمائی منزل مقصود تک پہنچاتی ہر خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزلِ غواہ رسید

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرما کر ہم پر بڑا احسان کیا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (آل عمران ع ۱۰) اور ہم کو آپ کی امت میں پیدا کر کے خیر الالم کے لقب سے نوازا کُنْتُمْ

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
 وَتُقِيمُونَ بِاللّٰهِ (آل عمران ع ۱۲۷) اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشیر و نذیر اور سراج منیر بنا کر
 بھیجا اَنَا اَرْسَلْتُكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا وَ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ
 وَ سِرِّ الْجَامِیْنِ (احزاب ع ۶) اور فرمایا مَا اَتٰكُمْ الرَّسُوْلُ فَاْخُذُوْهُ وَ مَا
 نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (حشر ع ۱) رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے تم کو روک
 دیں اس سے رک جاؤ۔ اور یہ علم حدیث ہی سے معلوم ہو گا کہ رسول نے کن کاموں کے
 کرنے کا حکم دیا ہے اور کن باتوں سے منع فرمایا ہے لہذا علم حدیث ہمارے لئے حرمِ
 جان ہے اور ہماری جان آپ پر قربان ہے فداہ ابی دامتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (نجم ع ۱) رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دین کی بات اپنے جی سے نہیں کہتے وہ وہی کہتے ہیں جو ان کی طرف وحی کی جاتی
 ہے یعنی حدیث بھی وحی الہی ہے جیسے قرآن وحی الہی ہے فرق دونوں میں یہ ہے کہ
 قرآن مجید وحی جلی ہے اور حدیث وحی خفی۔ قرآن مجید کو حضرت جبریل لے کر آتے تھے اور
 حدیث کی بات اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں ڈال دیتا تھا، قرآن مجید وحی متلو ہے اور
 حدیث وحی غیر متلو۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور حدیث رسول کا کلام یعنی اس سول
 کا کلام ہے جو خاتم النبیین ہیں قائد المرسلین ہیں امام النبیین ہیں سید اولاد آدم ہیں
 اکرم الاولین والاخرین ہیں شفیع المذنبین ہیں رحمۃ للعالمین ہیں اللہ کے حبیب ہیں
 خطا و زلل سے معصوم ہیں افصح العزیز ہیں ان کا کلام جامع الکلمات ہے اور فصاحت
 و بلاغت میں تمام مخلوق کے کلام سے برتر ہے، ہدایت و نور کا سرچشمہ ہے خیرات و
 برکات کا منبع ہے حکمت و دانائی کا خزینہ ہے سرور انبیاء کی زندگی کا نمونہ ہے۔

علمِ حدیث کی یہ فضیلت و برکت ہے کہ جہاں حدیث کا درس ہوتا ہے گویا وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس جمی ہوئی ہے آپ ارشاد فرما رہے ہیں اور حاضرین کان لگا کر آپ کی باتیں سن رہے ہیں آپ کے اقوال و افعال اور آپ کے جزئی حالات سے واقف ہو کر جمالِ نبوی کا مشاہدہ کر رہے ہیں آپ کو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے عبادت و ریاضت کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اس طرح حدیث پڑھنے پڑھانے والے گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیں اور ان کے صحابی ہیں۔

اهلُ الحديث هم اهلُ البني و ان لم يصحبوا انفسه انفسه صحبوا
یعنی اگرچہ آپ کی ذات یا برکات کی صحبت تو نہیں حاصل ہوئی لیکن آپ کے کلام کی صحبت ضرور حاصل ہے۔

نَقَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْ شَيْءٍ فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِمَّنْ سَمِعَ (ترمذی) حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو تروتازہ رکھے ان کے چہرے کو مزین اور بارونق بنائے۔ اس دعائیں کوئی ان کا شریک نہیں۔ اس سے علمِ حدیث کی فضیلت و برکت کا پتہ چلتا ہے۔

ہر علم کی خاصیت ہے کہ اس کی مزاولت سے نفس میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ علمِ حدیث کی مزاولت و ممارست سے نفس میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر حال میں خواہ مسرت و خوشی کا موقع ہو یا رنج و غم کا قول و فعل نبی کو تلاش کرتا ہے اور اسی کے موافق ہر کام کو انجام دیتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام میں اور ہر حرکت و سکون میں نبی کا اسوۂ حسنہ تلاش کرتے تھے

اس لئے علم حدیث سے شغف رکھنے والوں میں معنوی طور پر صحابیت کی صفت پائی جاتی ہے
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بنی یوم القیامۃ اکثرہم
 علی صلوۃ (ترندی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے
 زیادہ قریب مجھ سے وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ
 حدیث پڑھنے پڑھانے والے زیادہ درود و سلام بھیجتے ہیں لہذا یہی لوگ بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوں گے اور پھر درود پڑھنے کا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا
 ہے۔ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (مسلم) یہ علم حدیث ہی
 کی برکت ہے کہ اس کے پڑھنے پڑھانے سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہو
 اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔

حدیث کی تدوین

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور صحابہ و تابعین کے زمانہ میں احادیث
 کتابوں میں جمع نہیں کی گئی تھیں البتہ بعض صحابہ نے متفرق طور پر کچھ حدیثیں لکھ رکھی
 تھیں، انس کے چند وجوہ ہیں:-

ایک وجہ یہ ہے کہ شروع میں حدیث لکھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا
 تھا تاکہ قرآن مجید کے ساتھ بعض حدیث کا اختلاط نہ ہو جائے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کا حافظہ بہت قوی تھا احادیث ان کے سینوں میں محفوظ
 تھیں لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ لکھنا نہیں جانتے تھے۔

جب دنیا میں اسلام پھیلا اور علماء و دراز شہروں میں منتشر ہو گئے اور صحابہ مختلف اطراف میں متفرق ہو گئے اور اکثر صحابہ کی وفات ہو گئی اور لوگوں کی قوت حافظہ کچھ کمزور ہو گئی، ضبط حدیث میں کمی آگئی اور خارجی ورافضی اور تقدیر کے منکرین نے بدعات کو رواج دینا شروع کر دیا تب علماء نے احادیث کو کتابوں میں جمع کرنے کی ضرورت محسوس کی اور تابعین کے اخیر زمانہ میں تدوین حدیث کا کام شروع ہو گیا چنانچہ سب سے پہلے ربیع بن صبیح المتوفی ۶۸ھ اور سعید بن ابی عروبہ المتوفی ۵۶ھ نے احادیث جمع کیا۔ پھر دوسری صدی کے وسط میں امام مالک المتوفی ۱۷۹ھ نے مدینہ میں مؤطا لکھی اور عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج المتوفی ۱۵۸ھ نے مکہ میں اور عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی المتوفی ۱۵۷ھ نے شام میں اور سفیان بن سعید ثوری المتوفی ۱۶۸ھ نے کوفہ میں اور حماد بن سلمہ بن دینار المتوفی ۱۶۷ھ نے بصرہ میں اور معمر بن راشد المتوفی ۱۵۳ھ نے یمن میں اور عبد اللہ بن المبارک المتوفی ۱۸۸ھ نے خراسان میں اور بشیم بن بشیر المتوفی ۱۸۳ھ نے واسط میں اور جریر بن عبد الحمید المتوفی ۱۸۸ھ نے رے میں حدیث کی کتابیں تصنیف کیں۔

ہندوستان میں علم حدیث کا رواج

مسلمانوں نے جب ہندوستان کو فتح کیا تو وہاں پہلے سے یونانی فلسفہ کا رواج تھا اس لئے ہندوستانی مسلمانوں میں بھی علوم عقلیہ کا رواج رہا اور کسی قدر فقہ کا۔ ایک زمانہ تک قرآن و حدیث کی تعلیم نہ تھی، سب سے پہلے شیخ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی

المتوفی ۱۰۵۲ھ ہندوستان میں علم حدیث لائے پھر ان کے بیٹے شیخ نور الحق المتوفی ۱۰۶۳ھ
 اور ان کے بعض دوسرے شاگردوں نے علم حدیث کی خدمت کی یہاں تک کہ شاہ
 ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی المتوفی ۱۰۶۶ھ کا زمانہ آیا تو انھوں نے ہندوستان
 میں کتاب و سنت کو رواج دیا انھوں نے فارسی میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو اس وقت
 تک ہندوستانی مسلمانوں کی مادری زبان تھی اور حدیث کا درس دیا۔ ان کی تعلیم سے
 علماء کی ایک بڑی جماعت تیار ہوئی جس میں ان کے چاروں بیٹے شاہ عبدالعزیز
 و شاہ رفیع الدین و شاہ عبدالقادر و شاہ عبدالغنی (المتوفی ۱۲۲۴ھ بھی ہیں اور علامہ
 محمد معین صاحب دراسات اللیب اور علامہ قاضی شمس الدین پانی پتی المتوفی ۱۲۲۵ھ
 صاحب تفسیر منظرہ وغیرہ ہیں۔ ان لوگوں نے علوم دینیہ اور سنت نبویہ کی خوب
 اشاعت کی۔ شاہ رفیع الدین صاحب المتوفی ۱۲۳۳ھ نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ
 تحت اللفظ کیا اور شاہ عبدالقادر صاحب المتوفی ۱۲۳۴ھ نے اردو میں با محاورہ ترجمہ
 کیا اس طرح ہندوستان میں کتاب و سنت کا چرچا ہوا شاہ ولی اللہ صاحب
 کی وفات کے بعد ان کے بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیز صاحب المتوفی ۱۲۳۹ھ سترو
 سال کی عمر میں اپنے والد کی مسند درس پر متمکن ہوئے اور تمام علوم کا درس دینے
 لگے خصوصاً حدیث و تفسیر کا درس اخیر عمر تک دیتے رہے ان کے علمی فیض سے
 علماء کی بہت بڑی جماعت پیدا ہو گئی جس میں ان کے دونوں بھتیجے شاہ اسماعیل شہید
 ابن شاہ عبدالغنی اور شاہ مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین اور ان کے نواسے شاہ اسحق
 دہلوی ہاجر مکی اور ان کے علاوہ شاہ عبدالحی بڈھانوی، شیخ حسن علی ہاشمی لکھنوی
 وغیرہ بہت مشہور ہوئے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب کے بعد ان کے نواسے شاہ اسحق صاحب المتوفی ۱۲۶۲ھ
ان کی جگہ پر بیٹھے اور اپنے علوم سے لوگوں کو فیض یاب کرنے لگے خصوصاً حدیث کا
درس دیتے رہے یہاں تک کہ علماء کی ایک بڑی جماعت آپ سے فیض یاب
ہوئی جن میں شیخ اکل حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین دہلوی، شاہ عبدالغنی
بن ابوسعید مجددی، نواب قطب الدین خاں مؤلف مظاہر حق، شاہ فضل رحمن
مراد آبادی وغیرہ بہت مشہور ہیں ۱۲۵۸ھ میں ہجرت کر کے آپ مکہ معظمہ چلے
گئے اور اپنا خلیفہ اور جانشین شیخ اکل میاں صاحب سید نذیر حسین دہلوی کو بنایا
حضرت میاں صاحب بارہ برس تک تمام علوم متداولہ کا درس دیتے رہے پھر ۱۲۷۰ھ
سے اپنی اخیر عمر یعنی ۱۳۲۰ھ تک صرف تفسیر، حدیث اور فقہ کا درس دیتے رہے یعنی باسٹھ
برس تک آپ نے کتاب و سنت کا درس دیا اس مدت میں آپ کی درس گاہ سے
بیشمار علماء و فضلاء پیدا ہوئے جن کا احاطہ مشکل ہے۔ آپ کے بعض تلامذہ کے نام یہ ہیں
آپ کے صاحبزادے مولانا سید شریف حسین صاحب المتوفی ۱۳۰۳ھ، مولانا
شمس الحق صاحب ڈیاناوی المتوفی ۱۳۲۹ھ صاحب عون المعبود، استاذ الاساتذہ
حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری المتوفی ۱۳۳۴ھ، مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری
المتوفی ۱۳۴۲ھ صاحب سیرۃ البخاری۔ مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری
المتوفی ۱۳۵۳ھ صاحب تحفۃ الاحوذی، راقم السطور کے والد ماجد اور استاذ حکیم
عبدالمجید صاحب بنارس المتوفی ۱۳۵۶ھ نے عرصہ تک میاں صاحب کی خدمت میں
رہ کر حدیث کی تمام درسی کتابیں اور تفسیر پڑھی اس طرح فقیر کو بھی بیک واسطہ
میاں صاحب سے تلمذ کا شرف حاصل ہے۔ خلاصہ یہ کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے

علمِ حدیث کا جو درخت ہندستان میں لگایا اس نے جڑ پکڑی مضبوط ہوا اس کی شاخیں پھیلیں اور خوب پھلا پھولا، ہندستان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو اس علمی شجر سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔

اس سلسلہ کے علاوہ علامہ شیخ حسین بن محسن الفزاری خنزرجی سعدی مبنی المتوفی ۳۲۷ھ نے ہندوستان آکر بھوپال میں سکونت اختیار کی اور درس حدیث کا چشمہ جاری کیا جس سے بہت سے طالبان حدیث سیراب ہوئے۔

بعض ائمہ حدیث کے مختصر حالات

۱۱) امام احمد بن حنبل رحمہ

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی البغدادی۔ بغداد میں ۱۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔ ستھتر سال عمر تھی۔ فقہ اور حدیث کے امام تھے زہد و ورع اور عبادت و ریاضت میں بے نظیر تھے۔ حدیث صحیح اور قسیم کی جانچ پڑتال کی بنیاد انھیں نے ڈالی۔ پہلے بغداد میں تحقیقِ علم کیا اور وہاں کے شیوخ سے حدیث سنی پھر کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کر کے وہاں کے علماء سے حدیث سنی۔ امام شافعی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام، ابن علیہ، امام وکیع، یحییٰ بن سعید قطان، غندر یعنی محمد بن جعفر اور سفیان بن عیینہ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ اور امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور ابو زرعہ رازی جیسے لوگ ان کے شاگرد ہیں۔ ان کی کتاب مسند احمد فن حدیث میں بہت جامع اور بہترین کتاب ہے ساڑھے سات لاکھ حدیثوں سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ ابو زرعہ رازی نے

کہا کہ امام احمد کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ فتنہ رخلق قرآن میں امام احمد کو جس قدر کوڑے مارے گئے اور قید و بند کے جو مصائب و محن انھوں نے برداشت کئے وہ ان کی عزیمت و استقامت اور ثابت قدمی کی اعلیٰ دلیل ہے، اس کی نظیر صحابہ میں بلال حبشی وغیرہ کے اندر ملتی ہے۔

✓ (۲) امام بخاریؒ

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ الجعفی البخاری، بخارا میں ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور مقام خرتیگ میں جو سمرقند سے چھ میل فاصلہ پر ہے ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ ع صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات ۱۹۴ ۲۵۶

باسٹھ سال عمر تھی۔ بچپن ہی میں تحصیل علم کیا اور علم حدیث سے ایسا شغف ہوا کہ اس کیلئے خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام اور مصر وغیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین سے حدیث سنی اور لکھی۔ ان کے اساتذہ میں مکہ بن ابراہیم البلیغی، عبد اللہ بن موسیٰ العباسی، ابو مہم الشیبانی، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ ہیں۔ شاگردوں کی کثرت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ان کی کتاب صحیح بخاری کو نوے ہزار آدمیوں نے ان سے سنا۔ امام مسلم، امام ترمذی، ابو زرعہ رازی اور ابن خزمیہ وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ امام بخاری کا حافظہ بہت قوی تھا اسی لئے ان کو جبل الحفظ کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں ایک لاکھ صحیح حدیث زبان یاد رکھتا ہوں اور دوا لاکھ غیر صحیح حدیث۔ اپنی کتاب صحیح بخاری کو قریباً چھ لاکھ حدیث سے انتخاب کر کے لکھا ہے ہر حدیث کے لئے غسل کرتے دو رکعت نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے

جب اس کی صحت کا بالکل یقین ہو جاتا تو کتاب میں درج کرتے اس طرح سولہ برس
میں اس کو تصنیف کیا اسی لئے کہا جاتا ہے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری
الصمیم للبخاری" امام بخاری کے یہ کمالات ہیں جن کی وجہ سے ان کو امیر المؤمنین فی
الحديث کا لقب دیا گیا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

✓ (۳) امام مسلم

ابوالمحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری۔ نیشاپور میں سلسلہ ۲۰۰ھ میں
پیدا ہوئے اور نیشاپور ہی میں سلسلہ ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ ستاون برس عمر تھی۔ حدیث
کی طلب میں عراق، حجاز، شام اور مصر وغیرہ کا سفر کر کے وہاں کے محدثین سے روایت
کیا۔ ان کے اساتذہ میں یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن
حنبل، عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبنی اور امام بخاری وغیرہ ہیں۔ اور شاگردوں میں ابراہیم
بن محمد بن سفیان، یسعی بن عبدان، ابن خزیمہ اور امام ترمذی وغیرہ ہیں۔ اپنی کتاب
صحیح مسلم کو تین لاکھ حدیث سے انتخاب کر کے تصنیف کیا ہے جو سن ترتیب میں
بہت فائق ہے اور صحیح بخاری کے بعد اسی کا درجہ ہے اور جب صحیحین بولا جاتا ہے
تو اس سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مراد ہوتی ہے کیونکہ دونوں مصنفین نے اپنی کتابوں
میں صحیح احادیث جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

✓ (۴) امام ابو داؤد

ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق الازدی السجستانی۔ سیستان میں سلسلہ ۲۰۲ھ
میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں سلسلہ ۲۵۵ھ میں وفات پائی۔ تہتر برس عمر تھی۔ علم حدیث
کی طلب میں خراسان، عراق، شام، جزیرہ، مصر اور حجاز وغیرہ کا سفر کیا اور بہت

سے محدثین سے روایت کیا جن میں مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ، القعنبی، یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل وغیرہ شامل ہیں۔

ان کے شاگردوں میں ان کے بیٹے عبد اللہ، احمد بن محمد الخلال، امام نسائی اور امام ترمذی وغیرہ شامل ہیں۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور کئی مرتبہ بغداد گئے۔ اپنی کتاب سنن ابی داؤد کو پانچ لاکھ حدیث سے انتخاب کر کے لکھا اور اس میں چار ہزار آٹھ سو حدیث جمع کیا، جس میں سے چار حدیث آدمی کے دین کے لئے کافی ہے اول ”اتّما الأعمال بالنیات“ دوسری حدیث ”مَنْ حُسِنَ اسْلَامُ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَعْزِيهِ“ تیسری حدیث ”لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَرْضَى لِأَخِيهِ مَا يَرْضَاهُ لِنَفْسِهِ“ چوتھی حدیث ”الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ“ اس کتاب میں احکام کی احادیث زیادہ ہیں۔ ابن الاعرابی نے کہا کہ اگر کسی کے پاس قرآن مجید اور سنن ابی داؤد ہو تو وہ کسی اور کتاب کا محتاج نہیں۔ امام ابو داؤد بہت عابد و زاہد اور پرہیزگار تھے۔ ان کے کرتے کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ تھی ان سے پوچھا گیا ایسا کیوں ہے تو فرمایا کہ کشادہ آستین کتاب رکھنے کے لئے ہے اور دوسری آستین میں اس کی ضرورت نہیں۔

۷۹ (۵) امام ترمذیؒ

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ السلمی الترمذی۔ ترمذ میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ترمذ ہی میں ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔ ستر سال عمر تھی۔ فقہ اور حدیث میں ان کو بڑی مہارت تھی۔ بہت سے ائمہ حدیث سے انھوں نے حدیث حاصل کیا ان کے اساتذہ میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن المثنی،

سفیان بن دکیع، امام بخاری اور امام ابو داؤد وغیرہ ہیں، اور شاگردوں میں محمد بن اسماعیل
سمرقندی، حاد بن شاگر، ابوالعباس محمد بن احمد المجہوبی المروزی اور ابیہثم بن کلیب
وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی کتاب جامع الترمذی بہت مفید ہے اس میں تکرار بہت کم
ہے ترتیب بہت اچھی ہے اور بہت سے مذاہب بیان کئے ہیں نیز حدیث
کے انواع کو بھی بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن یا غریب وغیرہ اور آخر میں
کتاب العلل ہے جس میں بہت سے فوائد ہیں۔ ترمذی چون کے مشرقی کنارے
پر ایک مشہور شہر ہے۔

۶) امام نسائی

ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی نسائی جو خراسان کا ایک شہر ہے ۳۱۵ھ
میں پیدا ہوئے اور مکہ میں ۳۸۰ھ میں شہادت کی موت نصیب ہوئی اٹھاسی برس
عمر تھی پہلے نیشاپور جا کر اساتذہ سے حدیث سنی پھر بغداد گئے وہاں بھی حدیث روایت
کی پھر عراق، جبال، شام، مصر، جزیرہ اور حجاز وغیرہ جا کر بڑے بڑے مشائخ سے
حدیث روایت کی۔ فن حدیث میں کمال حاصل کیا خصوصاً نقد رجال میں۔ ان کے
اساتذہ میں قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، اسحاق بن راہویہ، علی بن حجر،
مہناد بن السری، حارث بن مسکین، عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام
ابو داؤد اور خود امام احمد بن حنبل وغیرہ ہیں اور شاگردوں میں ان کے بیٹے عبد اللہ بن
امام ابوالقاسم طبرانی، حافظ ابو عوانہ، امام ابو جعفر طحاوی خفی، حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن
اسحاق الدیوری المعروف بابن السنی اور محمد بن معاویہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الاموی تقریبا
المعروف بابن الاحمر وغیرہ ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی تھی آخر ۳۰۲ھ میں وہاں

سے دمشق گئے۔ دمشق کے خارجیوں نے انھیں اتنا مارا پٹیا اور ایسی سخت اذیت پہونچائی کہ بیمار ہو گئے اور مکہ جا کر شہادت کی موت پائی اور صفا و مروہ کے درمیان مدفون ہوئے۔ پہلے انھوں نے سنن کبریٰ لکھی تھی پھر کسی امیر کے کہنے سے صحیح حدیثوں کو منتخب کر کے سنن صغریٰ لکھی اور اس کا نام مجتبیٰ رکھا جو سنن اربعہ میں صحت کے لحاظ سے فائق ہے اور آج سنن النسائی کے نام سے مشہور ہے وہ یہی مجتبیٰ ہے جس کے راوی ابن السقی ہیں اور سنن کبریٰ کے راوی ابن الاحمر ہیں

۷ (۷) امام ابن ماجہ

ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوی۔ قزوین میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۲۴۳ھ میں وفات پائی۔ چونٹھ سال عمر تھی۔ حدیث کی طلب میں رے، بصرہ، کوفہ، بغداد، شام، مکہ اور مصر وغیرہ کا سفر کیا اور بہت سے شیوخ سے روایت کیا خصوصاً امام مالک اور لیث کے شاگردوں سے روایت کیا اور ان سے ابو الحسن القطان اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا۔ علوم حدیث میں ماہر تھے تفسیر و تاریخ میں بھی تصنیف کیا۔ ان کی کتاب سنن ابن ماجہ صحاح ستہ میں چھٹی کتاب ہے اس میں ایک ہزار پانچ سو ابواب ہیں اور چار ہزار احادیث ہیں لیکن اس کتاب میں ضعیف حدیثیں زیادہ ہیں اس لئے بعض لوگ بجائے اس کے مؤطا امام مالک کو صحاح ستہ میں داخل کرتے ہیں۔

۷ (۸) امام مالک

ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک الاصبہانی المدنی امام دارالہجرۃ۔ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہی میں ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور جنۃ البقیع میں امام نافع

قاری مدنی کی قبر کے پاس مدفون ہوئے، چھیالیس برس عمر تھی۔ امام نافع مدنی سے قرآن پڑھا اور بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا خصوصاً امام زہری، یحییٰ بن سعید، نافع مولیٰ ابن عمر، محمد بن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، نعیم بن عبد اللہ اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن وغیرہ سے۔ امام مالک کے شاگرد و پیشمار ہیں جن میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابو ہاشم، عبد العزیز بن ابی حازم، معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبنی، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، شعبہ، سفیان ثوری، ابن عیینہ، القطان اور ابو حذافہ سہمی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ یہ لوگ امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین وغیرہ کے اساتذہ ہیں اور امام مالک کے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ امام شافعی ان کے شاگرد ہیں۔ امام مالک علم دین کی بڑی تعظیم کرتے تھے خصوصاً حدیث رسول کی، چنانچہ جب حدیث بیان کرنا چاہتے تو وضو کرتے اچھے کپڑے پہنتے عمامہ باندھتے خوشبو لگاتے اور نہایت نیت و وقار کے ساتھ سر جھکا کر باادب بیٹھتے تب حدیث بیان فرماتے اور رسول کی عظمت دل میں ایسی تھی کہ مدینۃ الرسول میں کبھی سوار ہو کر نہیں چلے۔ ان کی کتاب مؤطا امام مالک صحیحین کی اصل ہے اسی لئے اس کو امام الصحیحین کہتے ہیں مگر یہ کہ امام مالک نے صحت کا التزام نہیں کیا ہے اس لئے اس کا درجہ صحیحین کے بعد ہے

۶۲ دہانہ ۱۹ امام شافعی

ابو عبد اللہ محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب القرشي المطلبی الشافعی المکی۔ غزہ میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے اور مصر میں ۲۰۰ھ میں وفات پائی، چون ۲۵ سال عمر تھی۔ نو سال کی عمر میں

قرآن مجید ختم کیا۔ شروع میں مسلم بن خالد سے علم حاصل کیا پھر امام مالک کی شہرت سن کر مدینہ گئے اور ان سے موطا پڑھی اور امام مالک کی وفات تک مدینہ میں مقیم رہے اور بہت سے دوسرے اساتذہ سے حدیث سنی، جن میں سفیان عیینہ، ابراہیم بن سعد اور محمد بن علی بن شافع وغیرہ ہیں۔ اور ان کے شاگردوں میں امام احمد بن حنبل، ابوبکر الحمیدی البویطی، ابوثور ابراہیم بن خالد، ابوابراہیم المزنی اور ربیع بن سلیمان المرادی وغیرہ ہیں۔ امام شافعی علوم و فنون کے جامع تھے۔ لغت اور نحو کے امام تھے۔ سب سے پہلے انھوں نے اصول فقہ کی بنیاد ڈالی۔ وہ دنیا کے بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ ان کی امانت و دیانت، تقویٰ و پرہیزگاری اور سخاوت و مروت پر سب کا اتفاق ہے۔ ۹۵ھ میں بغداد گئے اور وہاں دو سال تک مقیم رہے پھر مکہ آئے پھر ۹۸ھ میں دوبارہ بغداد گئے اور چند مہینے وہاں ٹھہر کر مصر چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ کتاب الامام شافعی کی مشہور کتاب ہے جس کو ان کے شاگرد بویطی نے جمع کیا ہے۔ جو چھپ چکی ہے۔

(۱۰) عبد الرزاق بن ہمام

۱۵۲

۱۶۲

ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحیمری الصنعانی ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۱ھ میں وفات پائی۔ پچاسی برس عمر تھی۔ حافظ کبیر اور محدث شہیر ہیں۔ امام مالک، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری، امام اوزاعی، ابن جریج، ہشام بن حسان، ثور بن یزید اور معمر وغیرہ ان کے اساتذہ ہیں۔ اور شاگردوں میں امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، اسحاق بن راہویہ، علی بن المدینی اور محمد بن رافع وغیرہ ہیں۔ ان کی کتاب مصنف عبد الرزاق فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے اور اس میں ثلاثی حدیثیں بہت ہیں، یہ کتاب دمشق میں چھپ چکی ہے۔ صحاح ستہ میں ان سے حدیثیں مروی ہیں۔

۱۷۱۔ علی بن المدنیؒ

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح التیمی السعدی ابن المدنی البصری ۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۳۲ھ میں وفات پائی۔ تہتر سال عمر تھی۔ علم حدیث کے بڑے عالم اور امام تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں، جن میں کتاب العلل بہت مشہور ہے ان کے اساتذہ میں ان کے والد اور حماد بن زید و معاویہ بن عبد الکریم اور سفیان بن عیینہ وغیرہ ہیں اور شاگردوں میں امام بخاری، ابو داؤد، محمد بن عبد الرحیم اور محمد بن یحییٰ وغیرہ ہیں۔

۱۷۲۔ ابن ابی شیبہؒ

ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العسبی الکوفی المتوفی ۲۳۵ھ۔ ان کے اساتذہ شریک بن عبد اللہ، ابن المبارک، سفیان بن عیینہ اور جریر بن عبد الحمید وغیرہ ہیں اور ان کے تلامذہ امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابو ذر عہ اور احمد بن علی مروزی وغیرہ ہیں، ان کی مجلس میں کبھی کبھی تیس ہزار آدمی جمع ہو جاتے۔ ان کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ بہت بڑی کتاب ہے، جس میں احادیث رسول، اقوال صحابہ اور تابعین کے فتوے محدثین کے طریقہ پر اسانید کے ساتھ جمع کئے ہیں اور فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے، جس کے بعض اجزاء چھپ چکے ہیں۔

۱۷۳۔ امام دارمیؒ

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن فضل التیمی الدارمی السمرقندی۔ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵۵ھ میں وفات پائی۔ چوتھتر برس عمر تھی۔ خراسان، شام، عراق، مصر، مکہ اور مدینہ کا سفر کر کے مشائخ سے حدیث سنی، اساتذہ میں نصر بن شبیل، یزید بن ہارون اور جعفر بن عون وغیرہ ہیں اور شاگردوں میں امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور

عبداللہ ابن الامام احمد وغیرہ ہیں۔ بڑے عاید و زاہد اور بہ دبار و پیر ہیز گار تھے۔ ان

۲۵۱۵/۱۰/۲۱

کی کتاب سنن الدارمی مشہور ہے جو ابواب پر مرتب ہے۔

(۱۴) ابو حاتم رازیؒ

ابو حاتم محمد بن ادیس بن المنذر المخطلی الرازی۔ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۷ھ

میں وفات پائی۔ بیاسی سال عمر تھی ان کے اساتذہ میں عبید اللہ بن موسیٰ اصمعی، عفان، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، نعیم بن حماد، یحییٰ بن عمار اور یونس بن عبدالاعلیٰ وغیرہ ہیں، اور ان کے شاگرد امام ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ ہیں۔

(۱۵) امام بزارؒ

ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البصری البزار۔ ۲۹۲ھ میں وفات

پائی۔ ہدیہ بن خالد بصری سے علم حاصل کیا جو امام بخاری، مسلم اور ابو داؤد وغیرہ کے استاد ہیں۔ ابن قانع اور امام طبرانی وغیرہ بزار کے شاگرد ہیں۔ اخیر عمر میں ایک مائتہ تک ملک شام اور اصفہان میں حدیث کا درس دیتے رہے۔ ان کی کتاب المسند الکبیرؒ

(۱۶) ابن خزمیہؒ

ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزمیہ السلمی النیسابوری۔ ۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۱۱ھ

میں وفات پائی۔ اٹھاسی برس عمر تھی۔ خراسان کے امام الائمہ تھے۔ امام بخاری اور مسلم نے ان سے حدیث روایت کی۔ انھوں نے قریباً ڈیڑھ سو کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی کتاب صحیح ابن خزمیہ مشہور ہے جس میں صحیح حدیثوں کا التزام کیا ہے، اس کی ابتدائی دو جلدیں چھپ چکی ہیں۔

(۱۷) ابن السکن

ابوعلی سعید بن عثمان بن السکن البغدادی۔ ۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۵۲ھ میں وفات پائی۔ ۴۹ برس عمر تھی۔ صاحب فضل و کمال اور صاحب تصنیف ہیں۔ اکثر حدیث نے ان سے روایت کیا ہے۔ ان کی کتاب الصحیح المنقح ہے۔

(۱۸) ابن حبان

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ البستی المتوفی ۳۵۴ھ، یہ سیستان کے باشندہ تھے بڑے فقیہ اور محدث تھے۔ طب، نجوم اور دوسرے علوم کے ماہر تھے خراسان سے مہر تک بہت سے مشائخ سے حدیث سنی۔ ان کے اساتذہ میں حسین بن ادریس الہروی، ابوخلیفۃ الجعفی، ابو عبد الرحمن النسائی، ابو یعلیٰ الموصلی اور ابو بکر بن خزیمہ وغیرہ ہیں اور شاگردوں میں امام حاکم، منصور اور عبد اللہ النخعی وغیرہ ہیں ان کی کئی تصانیف ہیں، جن میں صحیح ابن حبان بہت مشہور ہے

(۱۹) امام طبرانی

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی الاصبہانی ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۶۰ھ میں وفات پائی۔ ۱۰۰ برس عمر تھی۔ اپنے زمانہ کے بڑے عالم تھے، علم حدیث کی طلب میں شام، عراق، حجاز، یمن، مصر اور بلاد جزیرہ وغیرہ کا سفر کیا تینتیس برس تک یہ سفر جاری رہا اور ایک ہزار اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ ان کے شاگردوں میں حافظ ابو نعیم وغیرہ ہیں۔ ان کی مفید تصنیفات ہیں جن میں معاجم ثلاثہ کبیر، اوسط اور صغیر بہت مشہور ہیں

(۲۰) ابن اسحاق

ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق الدیوری المعروف بابن السنی المتوفی ۳۶۴ھ صاحب فضل

وکمال اور عالیہ و زاہد تھے۔ حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام اور مصر وغیرہ کا سفر کیا اور بہت سے علمائے علم حاصل کیا۔ یہ امام نسائی کے خاص شاگرد ہیں، سنن نسائی مجتبیٰ کو ان سے روایت کیا، زہد و قناعت اور دعوات و اذکار میں اچھی کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی کتاب عمل الیوم واللیلہ دائرۃ المعارف حیدرآباد سے چھپ چکی ہے۔

(۲۱) امام اسماعیل رحمہ اللہ

ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن العباس الاسماعیلی الجرجانی الشافعی رحمہ اللہ میں پیدا ہوئے اور ۳۷۷ھ میں وفات پائی۔ چوٹا نوے برس عمر تھی۔ یہ بڑے محدث اور فقیہ تھے۔ ان کا حافظہ بہت قوی تھا اور بہت بامروت اور سخی تھے، ان کے اساتذہ میں یوسف بن یعقوب القاضی، ابن ابی شیبہ، ابوخلیفہ الحمجی، ابوعلی اور ابن خزیمہ وغیرہ ہیں۔ اور شاگردوں میں امام حاکم، البرقانی، ابوالحسن محمد بن علی الطبری، ابوالقاسم العبدری اور ابوبکر محمد بن ادریس الجرجانی وغیرہ ہیں انھوں نے کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں صحیح الاسماعیلی مشہور ہے۔

(۲۲) امام دارقطنی رحمہ اللہ

ابوالحسن علی بن عمر بن احمد البغدادی الدارقطنی ۳۷۵ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔ انھی برس عمر تھی۔ بغداد، کوفہ، بصرہ اور واسط وغیرہ میں بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا۔ بعد میں مصر اور شام وغیرہ کا بھی سفر کیا۔ ان کے اساتذہ میں ابوسعید اصطخری، ابن ابی داؤد، ابن صاعد اور ابن درید وغیرہ ہیں اور ان کے شاگرد امام حاکم، ابوحامد اسفرائینی، تمام رازی، حافظ عبید الغنی ازدی، ابوبکر برقانی ابوذر ہروی، ابونعیم اصبہانی، ابو محمد خلیل، قاضی ابوالطیب طبری اور ابو محمد جوہری وغیرہ

ہیں۔ امام وقت اور یکتائے روزگار تھے۔ مختلف علوم میں ماہر تھے۔ صاحب تصانیف ہیں، ان کی کتاب سنن الدارقطنی بہت مشہور ہے۔ دارقطنی پرانے زمانے میں بغداد کا ایک محلہ تھا۔

(۲۳) امام خطابیؒ

ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی الخطابی ۳۸۸ھ میں بستی میں وفات پائی۔ ابوسعید ابن الاعرابی سے مکہ میں اور اسمعیل بن احمد الصقار وغیرہ سے بغداد میں اور ابوبکر بن داسہ سے بصرہ میں اور ابوالعباس الاصم وغیرہ سے نیشاپور میں حدیث روایت کی اور ان سے امام حاکم، ابو حاتم اسقرانی، ابولضر محمد بن احمد لمخی اور ابومسعود حسین بن محمد کراچی وغیرہ نے روایت کیا۔ خطابی بڑے فقیہ، ادیب اور محدث تھے، علم و ادب، زہد و ورع اور تدریس و تالیف میں بہت فائق تھے خصوصاً فنون حدیث میں ان کی بہت سی عمدہ تصانیف ہیں مثلاً غریب الحدیث۔ معالم السنن شرح سنن ابی داؤد (چھپ چکی ہے) اور اعلام السنن شرح صحیح بخاری وغیرہ۔ بستی افغانستان میں ایک شہر ہے۔

(۲۴) امام حاکمؒ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ البستی الطہمانی النیسابوری نیشاپور میں ۳۸۸ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۴۰۵ھ میں وفات پائی۔ چوراسی برس عمر تھی۔ بچپن ہی میں اپنے باپ اور ماموں کی توجہ سے علم حدیث میں مشغول ہوئے۔ عراق، حجاز، خراسان اور ماوراء النہر وغیرہ کا سفر کر کے قریباً دو ہزار شیوخ سے حدیث سنی اپنے زمانے میں امام المحدثین تھے۔ بہت وسیع العلم تھے۔ ان کے شاگردوں میں ابویعلیٰ

الخیلی، ابوبکر البیہقی اور ابوالقاسم القشیری وغیرہ ہیں۔ بہت سی اچھی کتابیں تصنیف کیں جن میں المستدرک علی الصحیحین بہت مشہور ہے جس میں ان صحیح حدیثوں کو ذکر کیا ہے جو ان کے خیال میں بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی کی شرط پر صحیح ہیں اور ان کو امام بخاری و مسلم اپنی کتاب میں نہیں لائے ہیں مگر امام حاکم نے حدیثوں کی تصحیح میں بہت تساہل سے کام لیا ہے۔

(۲۵) امام برقانیؒ

ابوبکر احمد بن محمد الخوارزمی المعروف بالبرقانی ۳۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۲۵ھ میں وفات پائی نواسی برس عمر تھی۔ جامع منصور کے مقبرہ میں مدفون ہوئے اپنے شہر میں ابوالعباس بن حمدان نیشاپوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی پھر ہرجان جا کر ابوبکر اسمعیلی سے روایت کیا پھر بغداد پہنچ کر اس کو اپنا وطن بنالیا اور وہیں حدیث بیان کرتے رہے، ثقہ، پرہیزگار، سمجھدار عالم تھے۔ قرآن کے حافظ اور فقہ کے ماہر تھے۔ خطیب بغدادی نے کہا کہ میں نے اپنے اساتذہ میں ان سے زیادہ ٹھوس عالم نہیں دیکھا۔ علم حدیث میں ان کی تصانیف ہیں جن میں ایک کتاب کو جامع البرقانی کہا جاتا ہے جس میں صحیحین کی حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ برقانی بکیر الباء وفتح الباء دونوں صحیح ہے۔

(۲۶) حافظ ابونعیم اصفہانیؒ

ابونعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن ہران الاصفہانی ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۲۲ھ میں وفات پائی۔ چورائے برس عمر تھی۔ بچپن ہی سے حدیث کی سماعت شروع کر دی چنانچہ خراسان، عراق وغیرہ میں بہت سے محدثین

کبار اور حفاظ ثقات سے حدیث روایت کی۔ بڑے عالم، قوی الحافظہ اور عالی سند تھے۔ دنیا کے حفاظ حدیث ان کے پاس پڑھنے آتے تھے۔ انھوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں مثلاً معرفۃ الصحابہ، دلائل النبوة، المستخرج علی البخاری، المستخرج علی مسلم، تاریخ اصہبان، صفۃ الجنة، کتاب الطب، فضائل الصحابہ وغیرہ۔ ان کی سب سے زیادہ مشہور اور بہترین کتاب حلیۃ الاولیاء ہے ان کی زندگی میں اس کتاب کو نیشاپور میں لوگوں نے چار سو دینار میں خریدا۔

(۲۷) امام بیہقیؒ

ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی۔ ۳۸۷ھ میں بیہق کے ایک گاؤں خسرو جرد میں پیدا ہوئے اور ۴۵۸ھ میں وفات پائی۔ چوتھ سال عمر تھی۔ بچپن ہی سے حدیث وفقہ کا شوق تھا چنانچہ عراق، جبال، حجاز، خراسان، بغداد اور کوفہ کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین سے حدیث سماعت کی۔ ان کے اساتذہ میں امام حاکم، ابوبکر بن فورک، اور ابوعلیٰ روضباری وغیرہ شامل ہیں، اور شاگردوں میں ان کے بیٹے اسمعیل بن احمد اور ابو عبد اللہ الفزاری وغیرہ ہیں، حدیث، فقہ اور اصول کے امام تھے، ان علوم میں بڑا کمال حاصل کیا اور بہت سی بے نظیر کتابیں تصنیف کیں جن میں سنن کبریٰ بیہقی، شعب الایمان اور دلائل النبوة وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ بیہق نیشاپور سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر چند گاؤں کا مجموعہ ہے۔

(۲۸) امام حمیدیؒ

ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ بن حمید بن یصل الازدی الحمیدی الاندلسی المیورتی۔ جزیرہ میورقہ میں ۴۲۳ھ سے پہلے پیدا ہوئے، اور بغداد میں ۴۸۸ھ

میں وفات پائی۔ اڑ سٹھ برس سے زیادہ عمر تھی۔ یہ ابن حزم ظاہری کے خاص شاگرد ہیں۔ ابن عبد البر اور دوسرے ائمہ سے روایت کیا۔ مکہ معظمہ، افریقیہ، اندلس، مصر، شام اور عراق وغیرہ میں حدیث کی سماعت کی اور بغداد کو اپنا وطن بنایا۔ بڑے عالم و فاضل اور متقی و پرہیزگار تھے ان کی مشہور کتاب الجمع بین الصحیحین ہے اور دوسری کتاب جَدْوَةُ الْمُقْتَبَسِ فِي تَارِيخِ عُلَمَاءِ الْأَنْدَلُسِ بھی لکھی ہے اور انھیں کے یہ دونوں شعر ہیں۔

لِقَاءُ النَّاسِ لَيْسَ يُفِيدُ شَيْئًا سَوَى الْهَدْيَانِ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ
فَاقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ إِلَّا لِأَخْذِ الْعِلْمِ أَوْ إِصْلَاحِ حَالِ

(۲۹) امام بغویؒ

ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث المفسر المتوفی ۵۱۶ھ۔ یہ علوم کا سمندر تھے حدیث وفقہ کے امام تھے۔ قاضی حسین سے علم فقہ حاصل کیا۔ بہت پرہیزگار صحیح العقیدہ اور عابد و زاہد تھے۔ روکھی روٹی کھاتے تھے لوگوں نے ملامت کی تو روٹی تیل کے ساتھ کھانے لگے۔ بیوی مرگئی تو اس کی میراث میں سے کچھ نہ لیا۔ ہمیشہ با وضو درس دیتے تھے۔ بہت سی اچھی کتابیں تصنیف کیں مثلاً فقہ میں کتاب التہذیب، حدیث میں شرح السنہ، الجمع بین الصحیحین اور کتاب المصانج اور تفسیر میں معالم التنزیل۔ خراسان میں ایک شہر تھا جس کا نام بَغ یا بَغْشُور تھا اسی کی طرف نسبت ہے بغوی اور یہ نسبت خلاف قیاس ہے۔

(۳۰) امام رزینؒ

ابو الحسن رزین بن معاذ بن العبدری القسطلی المتوفی ۵۳۵ھ۔ ان کی کتاب تجرید الصحاح السنۃ ہے جس میں صحاح ستہ کی حدیثوں کو ابواب بخاری کی ترتیب پر جمع کیا،

اور بہت سی ایسی حدیثوں کو بھی بڑھا دیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔

(۳۱) ابن الجوزیؒ

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد القرشی التیمی الصدیقی البغدادی
 الفقیہ الحنبلی الواعظ الملقب جمال الدین المعروف بابن الجوزی۔ ۵۹۰ھ میں پیدا ہوئے
 اور ۵۹۷ھ میں وفات پائی۔ ستاشی برس عمر تھی۔ علامہ روزگار تھے۔ علم حدیث اور
 وعظ میں اپنے وقت کے امام تھے۔ بڑے حاضر جواب تھے اور ان کے جوابات بہت
 لطیف ہوتے تھے۔ ایک دفعہ بغداد میں سنی اور شیعہ میں جھگڑا ہوا تو دونوں فریق ان
 کے جواب پر راضی ہو گئے۔ مجلس وعظ میں کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل البشر
 کون ہے، ابن الجوزی نے کہا من كانت ابنته تحته۔ مختلف علوم و فنون میں
 میٹھا کتابیں لکھیں مثلاً زاد المسیر فی علم التفسیر (مطبوعہ)، المنتظم فی تاریخ الامم (مطبوعہ)،
 اعمار الاعیان، تلیق الفہوم (مطبوعہ)، صفوة الصفوة (مطبوعہ) وغیرہ۔ حدیث میں
 ان کی تصنیفات بہت ہیں جن میں موضوعات ابن الجوزی بہت مشہور ہے جو مع
 تعقیبات چھپ چکی ہے۔ جن قلموں سے احادیث رسول کو لکھا تھا ان کے برادے
 جمع کئے گئے اور ان کی وصیت کے مطابق ان کے مرنے کے بعد انھیں سے پانی گرم
 کر کے غسل دیا گیا پھر بھی برادے فاضل بچے۔

(۳۲) ابن الاثیر الجزیریؒ

ابو السعادات المبارک بن ابی الکریم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی
 الجزیری الاربلی المعروف بابن الاثیر الملقب مجد الدین۔ ۶۰۶ھ میں جزیرہ میں پیدا
 ہوئے اور ۶۷۶ھ میں موصل میں وفات پائی۔ باسٹھ سال عمر تھی۔ یہ بڑے عالم۔

حدیث اور لغوی تھے۔ ائمہ کبار سے حدیث روایت کی۔ خاص حدیث کے لغت میں ان کی کتاب النهاية في غريب الحديث والآثار بے نظیر کتاب ہے اور علم حدیث میں جامع الاصول فی احادیث الرسول بڑی اہم کتاب ہے (یہ دونوں کتابیں چھپ چکی ہیں) ان کی دوسری تصانیف بھی ہیں جیسے مناقب الاخیار، شرح مسند الشافعی وغیرہ۔ ان کے دو بھائی اور تھے ایک عزالدین ابوالحسن علی المتوفی ۶۱۳ھ جن کی کتاب الکامل، تاریخ میں بڑی اہم، عمدہ اور مفید کتاب ہے، اور اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ بہت مشہور ہے (جو چھپ چکی ہے) دوسرے بھائی ضیاء الدین ابوالفتح نصر اللہ المتوفی ۶۳۵ھ جن کی کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر بڑی جامع کتاب ہے۔ یہ تینوں بھائی ابن الاثیر الجزری کے نام سے مشہور ہیں اور سب کے سب بڑے فضل و کمال والے ہیں ان سب کی تصانیف مقبول ہیں۔ یہ تینوں بھائی اپنے والد کے ساتھ ۶۱۵ھ میں جزیرہ سے موصل کی طرف منتقل ہو گئے۔ ان کے ہاں علماء اور اکابر آتے تھے، ان کا گھر مجمع الفضلاء تھا۔

(۳۳) ابن القُطَّان

ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الملک بن یحییٰ بن ابراہیم الحمری الکتابی الفاسی الشہر بابن القطان۔ قرطبہ میں ۵۶۳ھ میں پیدا ہوئے اور سبجلماسہ میں ۶۲۰ھ میں وفات پائی۔ پنیٹھ برس عمر تھی۔ فاس میں اقامت اختیار کی۔ یہ فقیہ، محدث اور مؤرخ تھے۔ علم حدیث میں ان کو کمال تھا، اسماء الرجال پر بڑا عبور تھا۔ مراکش میں طلبہ کو درس دیتے تھے۔ بادشاہ وقت سے بہت مال و دولت حاصل کیا۔ سبجلماسہ کے قاضی تھے۔ بہت قوی الحافظ اور نقاد تھے۔ صاحب تصانیف ہیں ان کی

ایک کتاب کا نام الوہم والا یہام ہے۔
(۳۴) امام نوویؒ

ابوزکریا محی الدین محیی بن شرف النوویؒ ۶۳۱ھ میں نووی میں پیدا ہوئے
اور ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔ پتیا لیس برس عمر تھی۔ نووی ایک گاؤں ہے دمشق کے
مضافات میں۔ قرآن مجید حفظ کیا اور ۶۵۰ھ میں دمشق آکر علوم و فنون میں کمال حاصل
کیا، مشائخ کبار سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث
روایت کی۔ بڑے پڑھیزگار، فقیہ اور محدث تھے۔ خشک اور قناعت کی زندگی بسر
کرتے تھے۔ بڑے عابد و زاہد اور اللہ ترس تھے بہت شب بیدار تھے، بڑے حق گو تھے
ان کی بہت سی مشہور اور مفید تصنیفات ہیں مثلاً فقہ میں روضة الطالبین، حدیث
میں ریاض الصالحین اور صحیح مسلم کی شرح بہت مشہور ہے۔ یہ تینوں کتابیں
چھپ چکی ہیں۔

(۳۵) حافظ ابن حجرؒ

قاضی القضاة شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد الکسانی
العسقلانی ثم المصری المعروف بابن حجرؒ ۷۳۳ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور قاہرہ
میں ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔ اناسی ۷۹ برس عمر تھی۔ یہ اگرچہ مصری ہیں لیکن ان کی
اصل عسقلان سے ہے اس لئے عسقلانی کہلاتے ہیں اور عسقلان ملک شام
میں فلسطین کے مضافات میں سمندر کے ساحل پر ایک شہر ہے۔ ان کے آباء و
اجداد میں کسی کا لقب حجر رکھا انھیں کی طرف نسبت کر کے ابن حجر کے نام سے مشہور
ہوئے۔ نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا پھر بخاری و الفیہ الحدیث عراقی

و مختصر ابن الحاجب اور دوسرے علوم آلیہ کے متون کو حفظ کیا۔ قوی الحافظ تھے، ان کے حفظ و اتقان کے قائل دوست و دشمن سبھی ہیں یہاں تک کہ لفظ حافظ کا اطلاق ان کے اوپر بالاتفاق ہونے لگا۔ یہ اپنے زمانہ میں حفاظ حدیث کے امام تھے۔ کتاب و سنت سے بہت شغف تھا چنانچہ شام، عراق، حجاز اور یمن وغیرہ کا سفر کر کے علوم و فنون میں کمال حاصل کیا خصوصاً علوم حدیث میں۔ اور ہر فن کو اس فن کے ماہر اساتذہ سے حاصل کیا چنانچہ علم فقہ امام مہدیین و ابن الملقن و برماوی سے حاصل کیا اور ادب و عروض بدرشتکی سے اور کتابت و قراءات سید شیح تئوخی سے اور اصول حدیث و اصول فقہ اور بہت سے علوم آلیہ جامع العلوم عز بن جماعہ سے حاصل کئے اور علم لغت مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس سے اور علم العربیہ معاری سے اور فن حدیث حافظ زین الدین عراقی سے حاصل کیا اور ان کی خدمت میں بہت دنوں رہ کر علوم حدیث میں ہمارت پیدا کی یہاں تک کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم ہو گئے اور دور دور سے علماء ان کے پاس تحصیل علم کے لئے آنے لگے۔ بہت سے مقامات میں درس و تدریس اور وعظ و خطابت کا کام انجام دیا بیس برس سے زیادہ مصر میں قاضی رہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ان کی تصنیفات ہیں اور زیادہ تر فنون حدیث میں ہیں مثلاً اسماء الرجال میں تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب، لسان المیزان الاصابۃ فی تمییز الصحابہ وغیرہ۔ اور اصول حدیث میں نخبۃ الفکر اور اس کی شرح نوبتہ النظر اور ان کی سب سے بڑی تصنیف فتح الباری شرح صحیح البخاری ہے کہ متقدمین و متاخرین میں سے کسی نے ویسی کتاب نہیں لکھی۔ ہدی الساری مقدمہ فتح الباری اور بلوغ المرام من اولیہ الاحکام وغیرہ۔

بلوغ المرام من ادلة الاحکام

یہ حدیث کی مختصر کتابوں میں بہترین کتاب ہے اس کے مؤلف حافظ ابن حجر ہیں انھوں نے اس میں احکام کی ان احادیث کو منتخب کر کے جمع کر دیا ہے جن پر بلا توقف عمل کیا جاسکتا ہے لہذا یہ احادیث احکام کا بڑا قیمتی مجموعہ ہے مبتدی کے لئے بہت مفید ہے اور منتہی بھی اس سے بے نیاز نہیں ہے اسی لئے اکثر مدارس میں سب سے پہلے حدیث کی یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی خوبیاں بے شمار ہیں جن کا احصاء مشکل ہے۔ ذیل میں چند خوبیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) ہر حدیث کے شروع میں اس صحابی یا صحابیہ کا ذکر کیا ہے جس نے اس حدیث کو روایت کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث فلاں صحابی یا صحابیہ سے مروی ہے۔

(۲) چونکہ اختصار کے لئے اس کتاب میں حدیث کی سند نہیں بیان کی ہے صرف حدیث کا متن درج کیا ہے اس لئے ہر حدیث کے آخر میں ان محدثین کا نام لیا ہے جنھوں نے اس حدیث کو مع سند اپنی کتاب میں روایت کیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت اس کی سند ان کتابوں میں دیکھی جاسکے۔

(۳) صحاح ستہ کے مصنفین کے علاوہ دوسرے محدثین کو بھی ذکر کیا ہے تاکہ ان کی کتابوں میں بھی دیکھا جاسکے۔

(۴) جن محدثین نے اس حدیث کو صحیح یا حسن یا ضعیف قرار دیا ہے ان کا نام بتلایا ہے کیونکہ حدیث صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز کرنا یہی علم حدیث کی روح ہے اور اسی پر حکم شرعی کا دار و مدار ہے۔

(۵) صحاح ستہ کی حدیثوں کے متون پر جو زیادتی ثابت ہے اس کو ذکر کر کے اس کی جرح و تعدیل کو بھی بیان کیا ہے۔

(۶) ہر باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث کو منتخب کر کے رکھا ہے اور ان روایات کو چھوڑ دیا ہے جن پر ائمہ نے کلام کیا ہے۔

(۷) لمبی حدیثوں کو اس خوبصورتی کے ساتھ مختصر کیا ہے کہ عبارت میں کوئی تبدیلی اور تقدیم و تاخیر نہیں ہوئی ہے۔

(۸) اس کتاب کو فقہی کتابوں کی ترتیب پر مرتب کیا ہے تاکہ مسائل کی تلاش میں آسانی ہو۔

(۹) مذاہب اربعہ وغیرہ کے دلائل کو بیان کیا ہے اور حدیث کی تصحیح و تحسین میں کسی کی جانبداری نہیں کی ہے۔

(۱۰) جرح و تعدیل کو مختصر الفاظ اور بلیغ معنی میں بیان کیا ہے۔

(۱۱) آخر میں کتاب الجامع رکھا ہے جس میں تہذیب و ادب، صلہ رحمی، زہد و ورع اور ترغیب و ترہیب وغیرہ کی احادیث کو بیان کیا ہے تاکہ طالب علم اپنے کو اخلاق فاضلہ سے آراستہ کر لے۔

علم حدیث کی چند اصطلاحات

علم حدیث کی تعریف | علم حدیث وہ علم ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم کے اقوال و افعال اور احوال معلوم ہوں۔

علم حدیث کا موضوع | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بحیثیت اللہ کا رسول

ہونے کے

علم حدیث کی غایت | دونوں جہان کی سعادت میں کامیابی۔

حدیث | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔
تقریر کے یہ معنی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی اور آپ نے اس کو اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ سکوت کیا اور اس کو برقرار رکھا۔ اس لئے حدیث کی تین قسمیں ہوئیں :- ^۱ قولی، ^۲ فعلی اور تقریری۔
صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں۔

صحابی | وہ شخص ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور اسلام ہی پر اس کی موت ہوئی ہو اگرچہ درمیان میں مرتد ہو گیا ہو جیسے اشعث بن قیس بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گئے تھے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت ہی میں اسلام کی طرف لوٹ آئے۔

تابعی | وہ شخص ہے جس نے ایمان کی حالت میں صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر وفات پائی ہو۔

مختصرین | وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں پایا اور عہد

نبوی میں مسلمان ہوئے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات نصیب نہیں ہوئی، ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں: (ابو عمر الشیبانی، ^۱ سوید

بن غفلة الکندی)، عمرو بن میمون الاودی، عبد خیر بن یزید الخیوانی، ابو عثمان النہدی

عبدالرحمن بن مل، ابو الحلال العتکی، ربیعہ بن زرارہ، ابو مسلم الخولانی، عبد اللہ بن ثوب

الاحنف بن قیس اور عبد اللہ بن عکیم

خبر | جمہور محدثین کے نزدیک خبر اور حدیث کے ایک ہی معنی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین سے مروی ہے وہ حدیث ہے اور جو تاریخی بات ہے وہ خبر ہے۔

اثر | صحابہ اور تابعین کی حدیث کو اثر کہتے ہیں جیسے بولتے ہیں آثار صحابہ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو بھی اثر کہتے ہیں جیسے الأدعية الماثوره ان دعاؤں کو کہتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

مرفوع | وہ حدیث ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہو۔

موقوف | وہ حدیث ہے جو صحابی کا قول یا فعل یا تقریر ہو۔

مقطوع | وہ حدیث ہے جو تابعی کا قول یا فعل یا تقریر ہو۔

سند | حدیث روایت کرنے والوں کے سلسلہ کو سند کہتے ہیں۔

اسناد | سند ذکر کرنے کو اسناد کہتے ہیں اور کبھی سند کو بھی اسناد کہتے ہیں۔

مستن | راویوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد حدیث کا اصل مصنون جو ہوتا ہے اس کو مستن حدیث کہتے ہیں۔

متصل | وہ حدیث ہے جس کی سند میں سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

منقطع | وہ حدیث ہے جس کی سند میں سے ایک یا متعدد راوی متفرق مقام سے

ساقط ہوں۔

معلق | وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی پے درپے

ساقط ہوں اور کبھی پوری سند مخدوف ہوتی ہے۔

مُرسَل | وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر میں تابعی کے بعد راوی ساقط ہو۔

مُغْفَل | وہ حدیث ہے جس کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی پے درپے ساقط ہوں۔

مُدلس | وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے شیخ کو چھوڑ کر اوپر کے شیخ سے روایت کرے جس سے یہ حدیث نہیں سنی ہے اور لفظ ایسا استعمال کرے جس سے یہ شبہ ہو کہ

اس شیخ سے یہ حدیث سنی ہے مثلاً عن فلان یا قال فلان

مضطرب | وہ حدیث ہے جس میں ایک ہی شیخ سے روایت کرنے والے راویوں

میں اختلاف ہو یعنی سند یا متن کے اندر تقدیم و تاخیر یا زیادتی و کمی یا ایک راوی کی جگہ دوسرے راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرے متن کی تبدیلی کا اختلاف ہو۔

مُدْرَج | وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنا یا صحابی و تابعی وغیرہ کا کلام کسی غرض سے

داخل کر دے مثلاً لفظ کی تفسیر یا معنی کا بیان وغیرہ

مُعْنَن | وہ حدیث ہے جو عن فلان عن فلان کے ساتھ روایت کی گئی ہو۔

عَنْعَنَ | لفظ عن فلان عن فلان کے ساتھ حدیث روایت کرنے کو عَنْعَنَ کہتے ہیں۔

مُسْنَد | وہ حدیث ہے جو مرفوع ہو اور متصل السند ہو۔

شاذ | وہ حدیث ہے جس کو ثقہ راوی نے اپنے سے اوثق یا چند ثقات کے خلاف روایت کیا ہو

مَحْفُوظ | وہ حدیث ہے جس کو چند ثقات یا اوثق نے کسی ثقہ راوی کے متناقض روایت کیا ہو

مُنْكَر | وہ حدیث ہے جس کو ضعیف راوی نے ثقہ راوی کے خلاف روایت کیا ہو۔

مَعْرُوف | وہ حدیث ہے جس کو ثقہ راوی نے ضعیف راوی کے خلاف روایت کیا ہو۔

مَعْلَل | وہ حدیث ہے جس میں کوئی پوشیدہ علت ہو جو اس کی صحت میں خرابی

پیدا کرتی ہو جس کو علوم حدیث کا بڑا ماہر ہی معلوم کر سکتا ہے۔

متابع | وہ حدیث ہے جو دوسری حدیث کے موافق ہو لفظ میں یا فقط معنی میں بشرطیکہ دونوں حدیث ایک ہی صحابی سے مروی ہوں۔

مثله ونحوه | متابع اگر لفظ و معنی دونوں میں اصل حدیث کے موافق ہو تو مسئلہ کہتے ہیں، اور اگر فقط معنی میں موافق ہو تو نحوه کہتے ہیں۔

شابلہ | وہ حدیث ہے جو دوسری حدیث کے موافق ہو لفظ میں یا فقط معنی میں، مگر دونوں حدیث دو صحابی سے مروی ہوں۔

صحیح لذاتہ | وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عدل (عادل) تام الضبط ہوں اور سند متصل ہو اور وہ حدیث معطل و شاذ نہ ہو۔

عدل | سے مراد وہ شخص ہے جس میں ایسا ملکہ ہو جو انسان کو تقویٰ اور مروت کے التزام پر آمادہ کرے اور تقویٰ سے مراد اعمالِ سیئہ یعنی شرک، فسق اور یدِ عت و غیرہ سے پرہیز ہے۔ اور مروت سے مراد انسانیت کے خلاف بعض خسیس اور مذموم باتوں سے بچنا ہے، جیسے بازار میں کھانا پینا، راستہ میں پشیماب کرنا، رذیلوں کی صحبت اور کبوتر بازی وغیرہ۔

ضبط | ضبط سے مراد یہ ہے کہ سنی ہوئی حدیث کو اس طرح محفوظ رکھے کہ اس میں کسی طرح کا خلل نہ پیدا ہو اور جب چاہے اس کو بیان کر سکے خواہ سینے میں محفوظ رکھے یا لکھ کر کتاب میں محفوظ رکھے۔

صحیح لغیرہ | وہ حدیث ہے جس میں صحیح لذاتہ کے شروط کامل طور پر نہ ہوں مگر کثرتِ طرق نے اس نقصان کو پورا کر دیا ہو۔

حسن لذاتہ | وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں صرف ضبط ناقص ہو باقی صحیح لذاتہ کے دوسرے شرائط موجود ہوں

حسن لغیرہ | وہ حدیث ہے جو ضعیف ہو مگر تعددِ طرق نے اس کے ضعف کو دور

کر دیا ہو۔

ضعیف | وہ حدیث ہے جس میں صحیح کے تمام یا بعض شرائط مفقود ہوں۔

موضوع | وہ حدیث ہے جس میں کوئی راوی کاذب ہو یعنی حدیث نبوی میں اس کا کذب قصداً ثابت ہو اگرچہ زندگی میں ایک ہی مرتبہ ہو۔

متروک | وہ حدیث ہے جس میں کوئی راوی مہتمم یا لکذب ہو یعنی لوگوں سے بات چیت کرنے میں کاذب مشہور ہو اور حدیث نبوی میں اس کا کذب ثابت نہ ہو۔

متواتر | وہ حدیث ہے جس کو شروع سے اخیر تک ہر طبقہ میں اتنی بڑی جماعت نے روایت کیا ہو کہ عادتاً ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو اور وہ مفید یقین ہو۔

مشہور | وہ حدیث ہے جس کو ہر طبقہ میں کم از کم تین آدمیوں نے روایت کیا ہو اور اس میں متواتر کے تمام شرائط نہ پائے جائیں۔ اسی کو مستفیض بھی کہتے ہیں۔

عزیز | وہ حدیث ہے جس کے کسی طبقہ میں نقطہ دو ہی آدمی روایت کریں باقی طبقات میں دو ہوں یا زیادہ۔

غریب | وہ حدیث ہے جس کی سند میں کسی جگہ ایک ہی راوی اکیلا روایت کرے اسی کو فرد بھی کہتے ہیں۔

غیر واحد | متواتر کے علاوہ مشہور، عزیز اور غریب کو اخبار آحاد کہتے ہیں اور ہر ایک کو خبر واحد کہتے ہیں۔

متفق علیہ | وہ حدیث ہے جس کو امام بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں درج کیا ہے

اور وہ ایک ہی صحابی سے مروی ہے۔ متفق علیہ حدیثوں کی تعداد دو ہزار تین سو پچیس ہے۔
مراتب الصحیح | صحیح حدیثوں کے مختلف درجے ہیں بعض بعض سے اصح ہے۔

اس اعتبار سے صحیح حدیث کی سات قسمیں ہیں:۔ سب سے مقدم متفق علیہ ہے پھر جس کو صرف بخاری نے روایت کیا پھر جس کو صرف مسلم نے روایت کیا پھر جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہو، پھر جو بخاری و مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین کے نزدیک صحیح ہے اور بخاری و مسلم کی شرط پر نہیں ہے۔

سمعت و حدیث | جب استاد حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد تنہا سنے تو سمعت فلان یا حدیثی فلان کہے گا۔

سمعتنا و حدیثنا | جب استاد حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد دوسرے ساتھیوں کے سماعت سے تو سمعتنا یا حدیثنا کہے گا۔

اخبرنی | جب شاگرد تنہا اپنے استاد کے سامنے حدیث پڑھے تو اخبرنی فلان کہے گا۔

اخبرنا | جب ایک شاگرد استاد کے سامنے پڑھے اور باقی شاگرد دستے ہوں تو ہر ایک اخبرنا فلان کہے گا۔

صحیحین | صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہتے ہیں۔

سنن اربعہ | ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ ان چاروں کتابوں کو سنن اربعہ کہتے ہیں۔

صحاح ستہ | صحیحین اور سنن اربعہ ان چھ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔

حافظ | اس شخص کو کہتے ہیں جس کو ایک لاکھ حدیث مع سند یاد ہو۔

حجتہ | اس شخص کو کہتے ہیں جس کو تین لاکھ حدیث مع سند یاد ہو۔

حاکم | اس شخص کو کہتے ہیں جس کو تمام احادیث معلوم ہوں۔

کتاب حدیث کے طبقات

صحت و شہرت اور قبول کے اعتبار سے کتب حدیث کے چار طبقے ہیں۔ پہلے طبقہ میں مؤطا امام مالک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے۔ ان تینوں کتابوں کی شرح و

ضبط کے لئے قاضی عیاض نے مشارق الانوار لکھی یہ طبقہ سب سے اعلیٰ ہے اس کے بعد دوسرے طبقہ میں سنن ابی داؤد، جامع الترمذی اور سنن النسائی مجتبیٰ ہے۔ پہلے اور دوسرے طبقہ کی ان چھ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں ان سب کی احادیث کو ابن الاثیر جزری نے جامع الاصول میں جمع کر دیا ہے اور شرح غریب و صیغہ مشکلات و اسماء رجال وغیرہ کو بیان کیا ہے گویا جامع الاصول ان چھ کتابوں کی شرح ہے جیسا کہ مشارق الانوار ان تین کتابوں کی شرح ہے۔ مسند احمد کو بھی اسی طبقہ میں سمجھنا چاہئے اور سنن ابن ماجہ کو بھی شہرت و قبول کے اعتبار سے اس طبقہ میں شمار کر سکتے ہیں۔

تیسرے طبقہ میں وہ کتابیں ہیں جو بخاری و مسلم سے پہلے یا ان کے زمانہ میں یا ان کے بعد لکھی گئیں اور ان کے مصنفین نے صحت کا التزام نہیں کیا بلکہ ہر طرح کی حدیثوں کو جمع کر دیا۔ یہ کتابیں زیادہ مشہور و مقبول نہیں ہوئیں جیسے مسند شافعی، مسند دارمی، مسند ابی یعلیٰ، مسند عبد بن حمید، مسند ابی داؤد طیالسی، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ، سنن دارقطنی، مستدرک حاکم، کتب بہقی، کتب طحاوی، تصانیف طبرانی چوتھے طبقہ میں وہ کتابیں ہیں جن میں ایسی حدیثیں جمع کی گئی ہیں جن کا نام و نشان قرون سابقہ میں نہ تھا تاخرین نے ان کو روایت کیا ہے ان میں اکثر آثار صحابہ و تابعین یا اسرائیلیات یا واعظین و حکماء کا کلام ہے جس کو حدیث کے ساتھ غلط ملط کر کے روایت کر دیا ہے یا ضعفاء کی روایتیں ہیں مثلاً کتاب الضعفاء لابن حبان، کتاب الضعفاء للعقیلی، کتاب الکامل لابن عدی، تصانیف ابن مرویہ، تصانیف خطیب، تصانیف ابن شاہین، تصانیف دلمی، تصانیف ابی نعیم، تصانیف جوزقانی، تصانیف ابن عساکر، تصانیف ابی اسحق، تصانیف ابن النجار وغیرہ۔

پہلے اور دوسرے طبقہ پر محدثین کا اعتماد ہے، عقائد و اعمال میں یہی کتابیں معتد و معتبر ہیں۔ تیسرے طبقہ کی کتابوں سے متابعات و شواہد کا کام لیا جاسکتا ہے۔ چوتھے طبقہ کی کتابیں قابلِ اعتماد نہیں۔ واللہ اعلم۔

کتاب حدیث کے انواع

کتاب حدیث کے مختلف انواع ہیں مثلاً جامع، مسند، معجم، جزر، رسالہ، المستخرج، مستدرک، کتاب العلل، الاطراف۔

جامع محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں تمام اقسام کی احادیث ہوں۔ یعنی عقائد، احکام، رقائق، آداب، تفسیر، تاریخ و سیر، فتن اور مناقب۔ سب فن کی احادیث ہوں جیسے الجامع الصحیح للبخاری و جامع الترمذی اور صحیح مسلم میں چونکہ تفسیر و قرآن کا فن نہیں ہے اس لئے اس کو جامع نہیں کہا جاتا۔ محدثین نے ان فنون ثمانیہ میں سے ہر فن میں الگ الگ بھی کتابیں تصنیف کی ہیں۔

تو عقائد کی احادیث کا نام علم التوحید ہے، اسی فن میں ہے ابوبکر ابن خزیمہ کی کتاب التوحید اور بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات۔ اور احکام کی احادیث کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک فقہی ترتیب پر مرتب ہوں تو ان کا نام سنن ہے اور اس فن میں بیشمار کتابیں ہیں، اور رقائق کی احادیث کا نام علم السلوک والزیادہ ہے اس فن میں امام احمد اور عبد اللہ بن مبارک کی کتاب الزہد ہے۔ اور آداب کی احادیث کو علم الادب کہتے ہیں۔ امام بخاری نے الادب المفرد نام کی مبسوط کتاب لکھی ہے اور تفسیر کی احادیث کو علم التفسیر کہتے ہیں جیسے تفسیر ابن مرددہ تفسیر الدلمی، تفسیر ابن جریر وغیرہ، اور تاریخ و سیر کی احادیث دو قسم کی ہیں، ایک قسم آسمان

وزمین کی پیدائش، حیوانات و جن، شیاطین و ملائکہ اور گذشتہ انبیاء و ائم سابقہ سے متعلق ہے اس کا نام بدراخلق ہے اور دوسری قسم کا تعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہے اس کا نام سیرۃ ہے اس فن میں کتابیں بہت ہیں جیسے سیرۃ ابن اسحاق، سیرۃ ابن ہشام اور ملاحج النبوة وغیرہ۔ اور فتن کی احادیث کو علم الفتن کہتے ہیں اس فن میں نعیم بن حام کی کتاب الفتن بہت بڑی کتاب ہے۔ اور مناقب کی احادیث کو علم المناقب کہتے ہیں اس فن میں بھی بہت کتابیں ہیں، جیسے الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المحبوب الطبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، حلیۃ الکیمیت فی مناقب اہل البیت الدیاج فی مناقب الازواج وغیرہ۔

مسند محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں ترتیب وار ایک ایک صحابی کی مرویات کو ذکر کیا جائے خواہ حروف تہجی کے اعتبار سے صحابہ کی ترتیب ہو یا سبقت اسلامی یا شرافت نسب کے اعتبار سے۔

معجم محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں ایک ایک استاذ کی مرویات کو ترتیب وار ذکر کیا جائے۔ اساتذہ کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہو یا سن وفات کے اعتبار سے یا فضیلت وغیرہ کے اعتبار سے۔ اس فن میں معاجم ثلاثہ طبرانی مشہور ہے جس میں المعجم الصغیر چھپ چکی ہے۔

جستار محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں ایک آدمی کی مرویات جمع کر دی جائیں خواہ وہ آدمی طبقہ صحابہ میں ہو یا ان کے بعد ہو جیسے جزرہ حدیث ابی بکر اور جزرہ حدیث مالک وغیرہ۔

رسالہ محدثین کے نزدیک وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک مسئلہ کے متعلق

احادیث جمع کی جائیں جیسے ابو بکر بن ابی الدنیا کی کتاب یاب النیۃ میں اور دوسری ذم الدنیا میں اور آجری کی کتاب روتۃ اللہ کے بیان میں۔

اربعین وہ کتاب ہے جس میں چالیس حدیثیں جمع کی گئی ہوں خواہ ایک ہی باب کی ہوں یا مختلف ابواب کی۔

مستخرج محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جو دوسری کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لئے لکھیں اور اس دوسری کتاب کے طرق اسناد اور متون کی ترتیب کو ملحوظ رکھیں اور اپنی سند کو اس کتاب کے مصنف کے شیخ یا شیخ ایشمک اس طرح بیان کریں کہ وہ مصنف درمیان میں نہ پڑے، جیسے المستخرج علی صحیح البخاری للاسماعیلی و للبرقانی و لابن احمد الخطر فی وغیرہ اور المستخرج علی صحیح مسلم لابن عوانۃ الاسفرائینی و لابن بکر الجوزقی و لابن حامد الشاذلی وغیرہ اور المستخرج علی الصحیحین لابن نعیم الاصبہانی و ابی عبد اللہ بن الاخرم و ابی ذر الہروی وغیرہ۔

مستدرک وہ کتاب ہے جس میں ان احادیث کا استدراک کیا گیا ہو جو دوسری کتاب سے قوت ہو گئی ہوں اور اس کی شرط کے مطابق ہوں جیسے امام حاکم کی کتاب المستدرک علی الصحیحین۔

کتاب العلل وہ کتاب ہے جس میں احادیث معلولہ کو جمع کر کے ان کے علل بیان کئے گئے ہوں جیسے کتاب العلل للامام مسلم و الامام الحافظ ابی یحییٰ زکریا بن یحییٰ الساجی و الامام الحاکم وغیرہ۔

الاطراف وہ کتاب ہے جس میں حدیث کا ابتدائی حصہ ذکر کر دیا جاتا ہے جو بقیہ حدیث پر دلالت کرتا ہے اور اس کی تمام سندیں یا مخصوص کتابوں کے اندر جو اس کی

سند میں ہیں جمع کر دی جاتی ہیں جیسے تحفۃ الاشراف بمعرفة الاطراف للمحقق المزی۔

فوائد متفرقة

قائدہ | الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُولٌ یعنی صحابہ سب کے سب عادل ہیں اس پر علماء

امت کا اجماع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی تعریف و ثناء کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ان کی مدح بیان فرمائی ہے۔

قائدہ | صحابہ میں سب سے افضل ابو بکر صدیقؓ ہیں پھر عمر فاروقؓ پھر عثمان غنیؓ پھر علیؓ

پھر باقی عشرہ مبشرہ پھر بدرین پھر غزوہ احد میں شریک ہونے والے پھر صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں داخل ہونے والے۔

قائدہ | آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ مسلمان ہوئے اور بچوں میں

حضرت علیؓ اور آزاد کردہ غلاموں میں زید بن حارثہؓ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ

اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ۔ اور کہا گیا کہ مطلقاً سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ مسلمان ہوئیں

اور ظاہر حال بھی یہی ہے کہ ابتداء بعثت میں سب سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

کے سامنے اسلام پیش کیا ہوگا اور وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئی ہوں گی۔

قائدہ | صحابہ کی تعداد بہت زیادہ ہے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات کے وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ تھے اسی طرح حدیث کی تعداد بیشمار

ہے اس کا احصاء نہیں کیا جاسکتا۔

قائدہ | صحابہ میں سب سے زیادہ حدیث روایت کرنے والے حضرت ابو ہریرہؓ ہیں

جنہوں نے پانچ ہزار تین سو چوبیس (۵۳۷۴) حدیث روایت کی۔

پھر حضرت عائشہؓ جنہوں نے دو ہزار دوسو دس (۲۲۱۰) حدیث روایت کی۔

پھر عبداللہ بن عباسؓ جنہوں نے ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) حدیث روایت کی۔

پھر عبداللہ بن عمرؓ جنہوں نے ایک ہزار چھ سو تیس (۱۶۳۰) حدیث روایت کی۔

پھر جابر بن عبداللہؓ جنہوں نے ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) حدیث روایت کی۔

پھر انس بن مالکؓ جنہوں نے ایک ہزار دو سو چھیالیس (۱۲۸۶) حدیث روایت کی۔

پھر ابو سعید خدریؓ جنہوں نے ایک ہزار ایک سو ستر (۱۱۷۰) حدیث روایت کی۔

پھر عبداللہ بن مسعودؓ جنہوں نے آٹھ سو اڑتالیس (۸۴۸) حدیث روایت کی۔

پھر عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ جنہوں نے سات سو (۷۰۰) حدیث روایت کی۔

فائدہ ۱ حضرت ابو ہریرہؓ سے آٹھ سو (۸۰۰) تابعین نے حدیث روایت کی۔

فائدہ ۲ دنیا میں سب سے آخری صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ ہیں جن کی وفات مکہ میں

سال ۹۷ھ میں ہوئی۔

مدینہ میں آخری صحابی سائب بن یزیدؓ ہیں جن کی وفات ۹۷ھ میں ہوئی۔

بصرہ میں آخری صحابی انس بن مالکؓ ہیں ان کی وفات ۹۷ھ میں ہوئی۔

کوفہ میں آخری صحابی عبداللہ بن ابی اوفیؓ ہیں جن کی وفات ۹۷ھ میں ہوئی۔

شام میں آخری صحابی عبداللہ بن بسرؓ ہیں جن کی وفات حمص میں ۹۷ھ میں ہوئی۔

فلسطین میں آخری صحابی ابوالابی بن ام حرامؓ ہیں۔

دمشق میں آخری صحابی واثلہ بن اسقعؓ ہیں جن کی وفات ۹۷ھ میں ہوئی۔

مصر میں آخری صحابی عبداللہ بن مارتؓ ہیں جن کی وفات ۹۷ھ میں ہوئی۔

یامہ میں آخری صحابی ہر اس بن زیاد ہیں۔

جزیرہ میں آخری صحابی عرس بن غیرہ ہیں۔

قائدہ | صحابہ میں دو شخص ایسے ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس زندگی گزاری اور

ساٹھ برس اسلام میں اور دونوں نے مدینہ منورہ میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ اول حکیم بن

حزام بن خویلد حوام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں اور عام الفیل سے تیرہ

سال پہلے جوف کعبہ میں پیدا ہوئے۔ دوسرے حسان بن ثابت بن منذر بن حرام انصاری

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص شاعر ہیں۔ یہ حسان اور ان کے والد ثابت

اور ان کے دادا منذر اور ان کے پردادا حرام ہر ایک نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔ عرب

میں اگرچہ اس سے زیادہ عمر بھی لوگوں نے پائی مگر ان کے علاوہ کسی خاندان میں چار پشت تک

ہر ایک نے ایک سو بیس برس عمر نہیں پائی۔

قائدہ | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ڈھائی سو برس عمر پائی اور بعض لوگوں کا کہنا

کہ ساڑھے تین سو برس عمر پائی۔

قائدہ | باپ بیٹے کی عمر میں بہت کم تفاوت :- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے

ان کے باپ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ صرف بارہ سال بڑے تھے۔

قائدہ | دو بھائیوں کی عمر میں بہت زیادہ تفاوت۔ موسیٰ بن عبیدہ بن نسیط الرنبذی،

المتوفی ۳۵ھ سے ان کے بھائی عبداللہ بن عبیدہ بن نسیط الرنبذی المقتول ۳۷ھ اسی برس

بڑے تھے۔

قائدہ | مطلق عبداللہ سے صحابہ میں عبداللہ بن مسعود المتوفی ۳۲ھ مراد ہوتے ہیں اور ائمہ

حدیث میں عبداللہ بن المبارک المتوفی ۸۱ھ مراد ہوتے ہیں۔

مطلق ابوامامہ سے ابوامامہ باہلی المتوفی ۸۶ھ مراد ہیں۔

مطلق جابر سے جابر بن عبداللہ المتوفی ۳۷ھ مراد ہیں۔

مطلق سعد سے سعد بن ابی وقاص المتوفی ۵۵ھ مراد ہیں۔

مطلق معاویہ سے معاویہ بن ابی سفیان المتوفی ۳۷ھ مراد ہیں

فائدہ ۱۳ | "جریران" سے مراد جریر بن حازم المتوفی ۷۱ھ اور جریر بن عبد الحمید المتوفی ۸۸ھ

ہیں۔ "حمادان" سے مراد حماد بن زید المتوفی ۷۹ھ اور حماد بن سلمہ المتوفی ۶۷ھ ہیں۔

"سفیانان" سے مراد سفیان ثوری المتوفی ۱۶۱ھ اور سفیان بن عیینہ المتوفی ۹۸ھ ہیں۔

فائدہ ۱۴ | قال سلمۃ بن سلیمان :- اذا قيل بكذا: عبد الله فهو ابن الزبير

واذا قيل بالمدینہ: عبد الله فهو ابن عمر، واذا قيل بالكوفة: عبد الله

فهو ابن مسعود، واذا قيل بالبصرة: عبد الله فهو ابن عباس، واذا قيل

بخراسان: عبد الله فهو ابن الميارك - وقال الحافظ ابو يعلى الخليلي القرويني

اذا قال المصري: عن عبد الله ولا ينسبه فهو ابن عمرو يعني ابن العاص

واذا قال المكي: عن عبد الله ولا ينسبه فهو ابن عباس -

فائدہ ۱۵ | صحابہ میں عبداللہ نام کے قریباً دو سو بیس آدمی ہیں۔

فائدہ ۱۶ | صحابہ کے اخیر دور میں جن چار عبداللہ پر علم کا دروہہ ارتقا ان کو "عبادۃ اربعہ"

کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں :- ۱) عبداللہ بن عمرو بن العاص المتوفی ۶۳ھ (۲) عبداللہ

ابن عباس المتوفی ۶۸ھ (۳) عبداللہ بن عمر المتوفی ۷۳ھ (۴) عبداللہ بن الزبیر

المقتول ۷۳ھ باقی عبداللہ بن مسعود کا شمار ان میں نہیں ہوا کیونکہ وہ پہلے ہی ۳۲ھ میں

وفات پا چکے تھے نیز وہ شیوخ صحابہ میں سے تھے۔

قائدہ | محدثین کے نزدیک عبادلہ ثلاثہ یہ ہیں :-

(۱) عبداللہ بن عباس (۲) عبداللہ بن عمر (۳) عبداللہ بن الزبیر -

قائدہ | فقہار کے نزدیک عبادلہ ثلاثہ یہ ہیں :-

(۱) عبداللہ بن عباس (۲) عبداللہ بن عمر (۳) عبداللہ بن مسعود

قائدہ | تابعین کے زمانہ میں مدینہ میں سات بڑے فقہار تھے جن کو فقہاء سبعہ مدینہ

کہلاتا ہے، ان کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا تو سب اس میں غور فکر کر کے فتویٰ دیتے اور قاضی فیصلہ نہ کرتا جب تک کہ ان کے سامنے معاملہ پیش کر کے ان کی رائے حاصل نہ کر لیتا "فقہاء سبعہ مدینہ" یہ ہیں :-

(۱) عروہ بن الزبیر بن العوام المتوفی ۹۲ھ

(۲) سعید بن المسیب بن حزن المتوفی ۹۳ھ

(۳) عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود المتوفی ۹۴ھ

(۴) خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری المتوفی ۱۰۰ھ

(۵) قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق المتوفی ۱۰۶ھ

(۶) سلیمان بن یسار المتوفی ۱۰۷ھ

(۷) سالم بن عبداللہ بن عمر المتوفی ۱۰۶ھ بعض لوگ سالم کے بجائے ابوبکر

بن عبدالرحمن بن عمار بن ہشام المتوفی ۹۲ھ کو شمار کرتے ہیں اور بعض لوگ ابوسلمہ

بن عبدالرحمن بن عوف المتوفی ۹۴ھ کو -

کسی شاعر نے ان کو نظم کر دیا ہے :-

اذا قيل من في العلم سبعة ابجد روايتهم ليست عن الحق خارج

فقل هم عبيد الله، عروة، قاسم، سعيد، ابوبكر، سليمان، خارجة
فائدة | قال سفیان الثوري: - العالم طيب الدين والدارهم داع
 الدين فاذا اجترأ الطبيب الداع اليه متى يد اوى غيره - وقال ليس
 شئ ائفعا للناس من الحديث -

اسماء الرجال

۱

(۱) ابی بن عمارہ (بکسر العین) اصح ہے بضم العین بھی کہا گیا ہے) مدنی صحابی ہیں
 مصر میں سکونت اختیار کی۔ انھوں نے صرف ایک حدیث روایت کی جو مسیح علی النخین کی
 توقیت میں ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

(۲) ابی بن کعب بن قیس الانصاری الخزرجی المدنی: آنحضورؐ نے ان کی کنیت
 ابوالمندر رکھی تھی اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سید
 الانصار کہا اور حضرت عمرؓ نے سید المسلمین۔ یہ کاتب وحی اور سید القراء ہیں اور
 ان چھ آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے عہد نبوی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اور ان
 فقہاء میں سے ہیں جو عہد نبوی میں فتویٰ دیتے تھے۔ جنگ بدر اور بعد کے غزوات
 میں شریک رہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی۔ مدینہ میں ۱۹ھ
 میں وفات پائی۔ ان کے سن وفات میں بہت اختلاف ہے چنانچہ ۲۲ھ ۲۳ھ
 ۲۴ھ وغیرہ بھی کہا گیا ہے انھوں نے ایک سو چونتیس ۱۶۴ھ حدیث روایت کی۔

(۳) اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی الامیرؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد

ابو زید ہے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور محبوب کے بیٹے ہیں۔ ان کی ماں اہم امین نے حضور کو گود کھلایا تھا، آنحضرتؐ نے ان کو اس لشکر کا امیر بنایا تھا جس میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ موجود تھے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی۔ مدینہ میں ۳۵ھ میں وفات پائی۔ پچھتر سال عمر تھی۔ انھوں نے ایک سو اٹھائیس حدیث روایت کی۔

(۴) اشعث بن قیس بن معدیکرب الکندیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ ۳۵ھ میں کندہ

کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کے محبوب سردار تھے اور اسلام میں بھی وجیہ تھے۔ وفات نبوی کے بعد اسلام سے مرتد ہو گئے لیکن پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں اسلام کی طرف لوٹ آئے۔ آذربایجان کے والی ہوئے۔ سخی اور کریم تھے، جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے۔ کوفہ میں مقیم ہوئے وہیں ۳۵ھ میں حضرت علیؓ کے بعد وفات پائی۔ ترستھ برس عمر تھی۔ انھوں نے نو حدیث روایت کی۔

(۵) اقرع بن جابس التیمیؓ۔ فتح مکہ کے بعد بنو تمیم کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس آئے۔ یہ "مؤلفۃ القلوب" ہیں سے تھے اور زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں میں شریف ہے۔ ان سے حضرت جابرؓ و ابو ہریرہؓ نے حدیث روایت کی۔

(۶) انس بن مالک بن النضر الانصاری الخزرجیؓ، مشہور صحابی ہیں ان کی کنیت

ابو حمزہ ہے، انھوں نے دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ بصرہ میں ۹۲ھ میں وفات پائی۔ ایک سو تین برس عمر تھی۔ ایک ہزار دو سو چھیالیس حدیث

ب

۱۱) برار بن عازب بن الحارث بن عدی الانصاری الاوسیؓ۔ ان کی کنیت ابوعمار ہے۔ جنگ بدر میں صغیر السن قرار دے گئے۔ عبداللہ بن عمر کے ہم سن تھے۔ غزوہ احد و حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ کوفہ میں مقیم ہوئے۔ ۲۱ھ میں لے فتح کیا۔ جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ کوفہ میں ۲۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے تین سو پانچ حدیث روایت کی۔

(۲) بکریدۃ بن الحصیب بن عبداللہ بن الحارث الاسلمی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ جنگ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے مگر اس میں شریک نہیں ہوئے بیعت رضوان میں بیعت کی۔ مدینہ سے بصرہ چلے گئے پھر وہاں سے مرو چلے گئے اور وہیں ۶۳ھ میں وفات پائی۔ خراسان میں مرنے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔ ایک سو چونتیس حدیث انھوں نے روایت کی۔

(۳) بلال بن الحارث المزنی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ ۶ھ میں حضورؐ کے پاس آئے۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ مزینیہ کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ ۳۷ھ میں وفات پائی۔ اسی برس عمر تھی۔ انھوں نے آٹھ حدیث روایت کی۔

(۴) بلال بن رباح المؤذنؓ۔ ان کی والدہ کا نام خمامہ ہے اور ان کی کنیت ابو عبداللہ و ابو عبدالرحمن و ابو عمرو ہے۔ حبشی نژاد تھے، مکہ میں پیدا ہوئے اور اس وقت مسلمان ہوئے جب صرت چھ سات آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ اور سب پہلے انھیں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا۔ مشرکین مکہ ان کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے تھے۔

امیہ بن خلف بذات خود سخت اذیت پہنچاتا تھا۔ خدا کا کرنا کہ جنگ بدر میں حضرت بلال ہی نے اس کو قتل کیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کو خرید کر آزاد کیا، مدینہ پہنچ کر سفر و حضر میں حضورؐ کے خاص مؤذن رہے اور آنحضرتؐ کے بعد کسی کے لئے اذان نہیں دی۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ملک شام میں سکو اختیار کی اور برابر جہاد کرتے رہے۔ دمشق میں سلسلہ میں وفات پائی۔ ^{۶۲}ترسٹھ برس عمر تھی۔ چوالیس حدیث اکھنوں نے روایت کی۔

(۵) بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ۔ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب القشیری البصری ان کی کنیت ابو عبد الملک ہے۔ یہ روایت کرتے ہیں اپنے والد حکیم سے اور حکیم روایت کرتے ہیں بہز کے دادا معاویہ بن حیدہ سے اور معاویہ بن حیدہ صحابی ہیں جو بصرہ میں رہتے تھے اور ان کی وفات خراسان میں ہوئی۔ اس لئے بہز تبع تابعی ہیں۔ سلسلہ کے بعد وفات ہوئی۔

ت

(۱) تیم بن اوس بن خارجہ الداریؓ۔ ان کی کنیت ابو رقیہ ہے یہ عیسائی تھے۔ ۹ھ میں مسلمان ہوئے اور مدینہ میں سکونت اختیار کی، پورا قرآن ایک رکعت میں ختم کر دیتے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں چراغ جلایا، ان کو بیروت حاصل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اور حبسا سے کا قلعہ ان سے روایت کیا حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد بیت المقدس چلے گئے اور وہیں سلسلہ میں وفات پائی۔ انہوں نے اٹھارہ حدیث روایت کی۔

(۱) ثابت بن النضاک بن خلیفۃ الأشہلی البصریؒ۔ ان کی کنیت ابو زید ہے۔ بیعت رضوان میں بیعت کی۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چودہ حدیث روایت کی۔

(۲) ثابت بن قیس بن شماس الانصاری الخزرجیؒ۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ انصار کے خطیب تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ جنگ احد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ۱۳ھ میں جنگ یمامہ میں بڑی بہادری سے لڑے اور شہید ہوئے۔ صحابہ کو فتح نصیب ہوئی اور سیلہ کذاب مارا گیا۔ ان کا عجیب واقعہ یہ ہے کہ انھوں نے موت کے بعد وصیت کی اور وہ جاری ہوئی، قصہ یوں ہے کہ ان کی لاش کے پاس سے ایک مسلمان گزرا تو اس نے ان کی زرہ لیکر چھپا لیا۔ پھر امیر لشکر خالد بن ولید نے خواب میں دیکھا کہ فلاں آدمی نے میری زرہ لے کر چھپا لیا ہے اس سے لیکر ابو بکرؓ کے پاس بھیج دو اور میری طرف سے ان کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ میرے غلاموں کو میری طرف سے آزاد کر دیں اور میری زرہ اور میرا سامان بچکر میرا قرض ادا کر دیں۔ جب خالد بن ولیدؓ بیدار ہوئے تو اس آدمی کے پاس گئے اور زرہ لیکر ابو بکرؓ کے پاس بھیج دی تو انھوں نے ان کی وصیت جاری کی۔ بخاری میں ایک حدیث ان سے مروی ہے۔

(۳) ثوبان بن جحد مولیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ قید ہو گئے تھے تو آنحضرتؐ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر ہمیشہ یہ سفر و حضر میں حضورؐ کے ساتھ رہے اور آپ کے بعد یہ ملک شام چلے گئے اور حمص میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو ستائیس حدیث روایت کی۔

(۱) جابر بن سمرہ بن جنادۃ السَّوَّامِیُّ العامریؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ سعد بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ کوفہ میں ٹھہرے اور وہیں ۲۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو پچیس حدیث روایت کی۔

(۲) جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاریؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیسؑ غزوہ کیا۔ مدینہ میں ۲۷ھ میں وفات پائی۔ چورانوے سال عمر تھی۔ ایک ہزار پانسو چالیس حدیث روایت کی۔

(۳) مجبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ علم الاسباب کے ماہر تھے، مدینہ میں آئے اور وہیں ۵۸ھ میں وفات پائی، انھوں نے ساٹھ حدیث روایت کی۔

(۴) جریر بن عبد اللہ بن جابر الجعفیؓ۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ سناہ میں مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کپڑا بچھا دیا اور ذی الخلفہ تہخانہ کی طرف بھیجا جو مین میں تھا تو اس کو آپ کے حکم سے ڈھا دیا، آنحضرتؐ کے زمانہ میں مین کے عامل ہے۔ فتح مدائن اور جنگ قادسیہ میں شریک رہے ۵۸ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو حدیث روایت کی۔

(۵) جذب بن عبد اللہ بن سفیان الجعفیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ بسا اوقات دادا کی طرف منسوب کر کے جذب بن سفیان کہتے ہیں۔ ۳۷ھ تک بعد ان کی وفات ہوئی۔ انھوں نے تیسالیس حدیث روایت کی۔

(۱) حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب الجحفیؓ۔ صغیر السن صحابی ہیں، ابن حبان نے ان کو ثقہ تابعی شمار کیا ہے۔ یہ حبشہ میں پیدا ہوئے۔ عبد اللہ بن الزبیرؓ کی جانب سے مکہ کے والی ہوئے۔ ۶۶ھ کے بعد وفات ہوئی۔

(۲) حبیب بن مسلمہ بن مالک بن وہب القرشی البصری المکیؓ۔ ان کی کینت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ صغیر السن صحابی ہیں ان کو حبیب الروم بھی کہتے ہیں کیونکہ رومیوں سے بہت جہاد کرتے رہے۔ ملک شام میں جا کر رہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے ارمینیہ کے حاکم تھے وہیں ۴۲ھ میں وفات پائی۔

(۳) حجاج بن عمرو بن عزیہ الافزاری المازنی المدنیؓ۔ یہ صحابی ہیں جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک رہے، انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔

(۴) حذیفہ بن الیمان الغبسیؓ۔ الیمان کا نام محیل ہے اور الیمان لقب ہے، اور حذیفہ کی کینت ابو عبد اللہ ہے۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ آنحضورؐ نے قیامت تک ہونے والے حوادث و فتن ان کو بتلا دئے تھے۔ انھوں نے دنیویں، ہمدان اور رے وغیرہ فتح کیا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے ان سے حدیث روایت کی ان کے والد بھی صحابی ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ حذیفہ نے مدائن میں ۳۶ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو سے زیادہ حدیث روایت کی۔

(۵) حسن بن ابی الحسن یسار البصریؓ ان کی کینت ابو سعید ہے۔ یہ مشہور تابعی ہیں بہت جامع عالم اور ثقہ فقیہ تھے۔ فصیح و بلیغ اور بڑے بہادر تھے۔ انھوں نے متعدد صحابہ سے حدیث روایت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی۔

۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰ھ میں وفات پائی۔ تو اسکی برس عمر تھی۔

(۶) حسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ نواسہ رسول ہیں۔ ۵۰ھ رمضان ۳ھ کو پیدا ہوئے۔ جنتی جوانوں کے سردار ہیں پیدل چل کر پندرہ حج کئے۔ دو مرتبہ کل مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور تین مرتبہ آدھا مال۔ ۳۵ھ میں جب ان کے والد حضرت علی کوفہ میں شہید کئے گئے تو چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی مگر انھوں نے چند ماہ کے بعد خلافت حضرت امیر معاویہؓ کے حوالہ کر دی۔ ان کے مناقب بشارتیں سنہ ۳۵ھ میں زہر کے اثر سے شہادت کی موت نصیب ہوئی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں سینتالیس سال عمر تھی۔ انھوں نے تیرہ حدیث روایت کی۔

(۷) حکم بن حزن التیمی الکلعیؓ۔ یہ صحابی ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی روایت ایوداد میں ہے۔

(۸) حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ الاسدی الکلیؓ۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بیٹے ہیں۔ عام الفیل سے تیرہ سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ چوتھ سال کی عمر میں فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، زمانہ جاہلیت اور اسلام میں اشراف قریش میں سے تھے۔ علم الانساب کے ماہر تھے۔ بہت سخی تھے، زمانہ جاہلیت میں سو غلام آزاد کئے اور اسی قدر اسلام میں۔ ۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ ایک سو بیس برس عمر تھی۔ انھوں نے چالیس حدیث روایت کی۔

(۹) حکیم بن معاویہ بن حیدر القشیری البصریؓ۔ یہ بہز کے والد ہیں اور اپنے والد معاویہ بن حیدر سے روایت کرتے ہیں جو صحابی تھے اس لئے یہ تابعی ہیں۔

- (۱۰) حُرَّان بن أَبَانَ مولیٰ عثمان بن عفان - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عثمان غنیؓ نے ان کو خرید لیا تھا۔ یہ تابعی ہیں کثیر الحدیث اور ثقہ ہیں ۶۵ھ میں وفات پائی۔
- (۱۱) حمزہ بن عمرو بن عوف بن الحارث الاسلمی المدنیؓ ان کی کنیت ابوسالح اور ابو محمد ہے۔ یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ روزہ بہت رکھتے تھے۔ ۶۱ھ میں وفات پائی۔ اسی برس عمر مکتی۔ انھوں نے ۹۱ حدیث روایت کی۔
- (۱۲) حنظلہ بن قیس بن عمرو بن حصین بن خلدہ الزُرّقی المدنیؓ۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔

خ

- (۱) خارجہ بن عذافہ بن غاتم القرشی العدویؓ۔ یہ صحابی ہیں قریش کے ایک بڑے شہسوار تھے۔ ہزار سوار کے برابر قرار دے جاتے تھے، مصر میں سکونت اختیار کی۔ رمضان ۶۸ھ میں عمرو بن بکیر خارجی نے مصر میں ان کو قتل کر دیا یہ سمجھ کر کہ عمرو بن العاصؓ ہیں۔ یہ خارجی ان تین آدمیوں میں سے تھا جنھوں نے طے کیا تھا کہ حضرت علیؓ امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کو ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم کامیاب ہوا باقی دونوں ناکام رہے۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔
- (۲) خالد بن عوف بن الفضل بن عوف بن ابی وقاصؓ نے کوثر بن عبد اللہ بن عوف بن ابی وقاصؓ سے روایت کی۔ یہ صحابی ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کوثر بن عبد اللہ بن عوف بن ابی وقاصؓ سے روایت کی۔ انھوں نے ۶۲ھ میں وفات پائی۔
- (۳) خالد بن الولید بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومیؓ۔ ان کی کنیت ابوسلمان ہے ان کی ماں لبابہ صغریٰ ام المومنین حضرت مسیوہؓ کی بہن ہیں۔ یہ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ آنحضرتؐ نے ان کو سیف اللہ کا لقب دیا۔ ۶۳ھ

میں مسلمان ہوئے۔ غزوہ موتہ میں شریک ہوئے اور انھیں کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی
مرتدین سے قتال میں ایسے لشکر تھے۔ عراق کا ایک حصہ فتح کیا۔ آنحضرتؐ کے زمانے میں یمن کے
عائل رہے۔ سلسلہ میں حمص میں وفات پائی۔ انھوں نے اکھارہ حدیث روایت کی۔
(۴) خالد بن معان الکلاعی الحمصیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ فقہار تابعین
میں سے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ستر صحابہ سے ملاقات کی۔ بڑے عابد تھے۔ ۱۰۳ھ
میں وفات پائی۔

(۵) حزنہ بن ثابت بن الفاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عمار الانصاری الاوسیؓ
انھیں المدنی ذوالشہادتین۔ ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔
جنگ بدلؓ میں شریک ہوئے۔ جنگ صفینؓ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے
اسی میں مقتول ہوئے۔ انھوں نے اربعیس حدیث روایت کی۔
(۶) خلاد بن السائب بن خلاد بن سہید الانصاری الخزرجیؓ۔ یہ ثقہ تابعی ہیں اپنے
والد السائب بن خلاد سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں۔

س

(۱) ذوالبیدینؓ۔ یہ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں ان کا نام خرباق بن عمرو ہے۔ صحابی
ہیں حمازی ہیں۔ ان کے ہاتھ کسی قدر لمبے تھے اس لئے ان کو آنحضرتؐ ذوالبیدین کہتے
تھے۔ یہ آنحضرتؐ کے بعد بھی زندہ رہے۔ متاخرین تابعین نے ان سے روایت کی ہے

س

(۱) رافع بن خدیج بن رافع بن عدی الحارثی الانصاری الاوسیؓ۔ ان کی
کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ صحابی ہیں جنگ احد اور خندق وغیرہ میں شریک

ہوئے۔ مدینہ میں سترہ میں وفات پائی۔ چھیالیس برس عمر تھی۔ انھوں نے
اکھتر حدیث روایت کی۔

(۲) رافع بن سنان الانصاری الاوسی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو الحکم ہے۔ صحابی
ہیں۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔

(۳) ربیع بن بکر بن عبد الجہنی المدنیؓ۔ یہ تابعی ہیں، اپنے والد سبرہ بن
معبد سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں

(۴) ربیعہ بن کعب بن مالک بن یحییٰ الاسلمی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو فراس ہے
بسا اوقات دادا کی طرف منسوب کر کے ربیعہ بن مالک کہتے ہیں۔ یہ اصحاب صفہ میں
سے ہیں۔ سفر و حضر میں آنحضرتؐ کی خدمت کرتے رہے۔ واقعہ حترہ کے بعد ذی الحجہ
ستارہ میں وفات پائی۔ انھوں نے بارہ حدیث روایت کی۔

(۵) رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان الانصاری الخزرجی الدرقی المدنیؓ۔
ان کی کنیت ابو معاذ ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات
میں شریک ہے۔ جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے۔ ستارہ
میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۶) روفیع بن ثابت بن اسکن بن عدی بن حارثہ الانصاری المدنیؓ۔ یہ
صحابی ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی بڑا قد کے امیر تھے وہیں ستارہ میں وفات
پائی۔ انھوں نے آٹھ حدیث روایت کی۔

ش

(۱) زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی القرشی الاسدیؓ

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں اور کچھ بھی زاد بھائی ہیں۔
 عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ واقعہ صلے
 کوٹنے کے بعد جادی الاولیٰ ۱۳ھ میں بصرہ کے قریب وادی السباع میں عمرو بن
 جرموز نے ان کو قتل کر دیا۔ بصرہ میں ان کی قبر مشہور ہے۔ انھوں نے اڑتیس^{۳۸} حدیث
 روایت کی۔

(۲) زیاد بن الحارث الصدائی۔ صدار مینا کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کے سامنے فخر
 کی اذان دی۔ اور اپنی قوم میں جا کر تبلیغ کی تو وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ یہ مصر میں جا کر
 رہنے لگے لہذا مصر میں ان کا شمار ہونے لگا۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی
 (۳) زیاد السہمی۔ یہ تابعی ہیں اور مجہول ہیں انھوں نے ایک مرسل حدیث روایت
 کی ہے جو مراسیل ابی داؤد میں ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ عمرو بن العاص کے غلام تھے۔
 (۴) زید بن ارقم بن زید بن قیس الانصاری الخزرجیؓ۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔
 مشہور صحابی ہیں۔ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور شرہ غزوات کئے۔ جنگ صفین
 میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔ انھیں نے عبداللہ بن سلول کے نفاق کو ظاہر
 کیا اور ان کی تصدیق کے لئے سورہ منافقون نازل ہوئی۔ کوفہ میں جا بسے اور وہیں ۱۳ھ
 میں وفات پائی۔ انھوں نے نوے^{۹۰} حدیث روایت کی۔

(۵) زید بن ثابت بن الضحاک بن زید بن کوذان الانصاری النجاری المدنی۔ ان
 کی کنیت ابو سعید ہے۔ مشہور صحابی ہیں۔ آنحضرتؐ جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو اس
 وقت یہ گیارہ برس کے تھے اسی لئے جنگ بدر اور خیگ احد میں شریک نہ ہو سکے۔ بعد کے

عزوات میں شریک ہوئے۔ یہ کاتب وحی تھے۔ آنحضور کے حکم سے شہ دن میں سُرانی زبان سیکھ لی۔ حضور کے خطوط پہلے کے نام سُرانی زبان میں یہی لکھتے تھے۔ فراغ کے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں انھوں نے قرآن جمع کیا اور لکھا اور حضرت عثمان کے زمانہ میں انھیں نے مصحف سے نقل کیا۔ مدینہ میں عکسہ میں وفات پائی۔ چھپن برس عمر تھی انھوں نے ^{۹۲} باقے حدیث روایت کی

(۶) زید بن خالد الجہنی المدنیؓ۔ مشہور صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ جہنیہ کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ مدینہ میں عکسہ میں وفات پائی۔ پچاسی برس عمر تھی۔ انھوں نے اکیاسی حدیث روایت کی۔

(۷) زید بن کعب بن عجرہؓ۔ یہ تابعی ہیں۔ اپنے والد کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں۔

س

(۱) سائب بن ابی السائب صیفی بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم المخزومیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ بعثت سے پہلے تجارت میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور امیر معاویہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔

(۲) سائب بن زید بن سعید بن شمامہ الکندیؓ۔ یہ صغیر السن صحابی ہیں ان کے والد ان کو حجة الوداع میں ساتھ لے گئے تھے اس وقت یہ سات برس کے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو مدینہ کے بازار پر عامل مقرر کیا تھا۔ مدینہ میں ۹۱ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیثیں روایت کیں۔ صحیحین میں ان سے حدیث مروی ہے۔

(۳) سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ فارسی الاصل

ہیں۔ ابو حذیفہ نے ان کو متبنی بنایا تھا اس لئے ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ اگرچہ سالم دارُصی والے مرد ہو چکے تھے، جب آیت اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ نازل ہوئی تو تبنی باطل ہو گئی اس کے بعد ابو حذیفہ کی بیوی سہلہ بنت سہیل نے آنحضرتؐ سے آکر کہا کہ سالم کے میرے پاس آنے سے _____ ابو حذیفہ

کے جی میں ناگواری محسوس کرتی ہوں تو حضورؐ نے فرمایا کہ ان کو دودھ پلا دو چنانچہ سہلہ نے ان کو دودھ پلا دیا تو ابو حذیفہ کی ناگواری جاتی رہی۔ سالم بہت اچھے قاری تھے، مسجد قبا میں مہاجرین کی امامت کرتے تھے جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو ابی بن کعب، معاذ بن جبل، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، عبد اللہ بن مسعود۔ سالم کبار صحابہ میں سے تھے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہؓ میں ابو حذیفہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(۴) سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب القرشی العدوی المدنیؓ۔ ان کی کنیت

ابو عمر ہے۔ سادات تابعین میں سے ہیں اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور فقہار سبعہ مدینہ میں سے ہیں، اپنے والد کی طرح عالم و فاضل اور عابد و زاہد تھے۔ ۶۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

(۵) سُرَّة بن معبد الجہنی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو ثریہ ہے۔ یہ صحابی ہیں مدینہ

میں سکونت اختیار کی۔ غزوہ حندق اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے اخیر عمر میں ذوالرودہ میں منتقل ہو گئے اور وہیں حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کے اخیر میں فوت پائی۔ انھوں نے چند احادیث روایت کیں۔

(۶) سُراقہ بن مالک بن جُعشم بن مالک الکدافی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو اسحاق

مشہور صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ اچھے شاعر تھے۔ قدیم میں رہتے تھے۔
۲۲ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے انیس^{۱۹} حدیث روایت کی۔

(۷) سعد بن طارق بن اَشِیم بن مسعود الاشجعی الکوفیؓ۔ ان کی کنیت ابوالکلب ہے۔
یہ ثقہ تابعی ہیں اپنے والد طارقؓ سے اور انسؓ سے روایت کرتے ہیں مسئلہ میں وثاق پائی۔

(۸) سعد بن عبادۃ بن دُلیم الانصاری الخزرجی الساعدی المدنی۔ ان کی کنیت
ابوثابت ہے۔ قبیلہ خزرج کے سردار ہیں۔ تمام غزوات میں انصار کا جھنڈا انھیں
کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ عربی لکھتے تھے۔ تیراکی اور تیر اندازی میں کامل تھے۔ بڑے
سنخی تھے، ان کے باپ دادا اور بیٹے بھی بڑے سنخی تھے۔ اصحابِ صفہ میں سے
اشی آدمی کو روزانہ کھلاتے تھے۔ دمشق کے مقام حوران میں ۵۱ھ میں وفات
پائی۔ اپنے غسل خانہ میں مردہ پائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ خباثت نے ان کو قتل کر دیا۔
انھوں نے چند احادیث روایت کیں

(۹) سعد بن معاذ بن النعمان الانصاری الاوسی الاشہلی المدنیؓ۔ ان کی کنیت
ابوعمر ہے۔ طلیل القدر صحابی ہیں۔ سید الانصار ہیں۔ جنگِ بدر اُحد میں شریک ہوئے
یوم الخندق میں ان کو ایک تیر لگا جس کی وجہ سے ایک ہینہ کے بعد ذی القعدہ ۵ھ
میں وفات پائی اور حنہ البقیع میں مدفون ہوئے۔ سینتیس برس عمر تھی۔ ان سے
ایک موقوف حدیث مروی ہے۔

(۱۰) سعد بن ابی وقاص مالک بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب
الزہری القرشیؓ۔ ان کی کنیت ابواسحق ہے۔ قدیم الاسلام ہیں، یہ ساتویں مسلمان
ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ سب سے پہلے جہاد میں انھوں نے تیر اندازی کی۔ جنگِ بدر

اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ مدائن فارس فتح کیا۔ مدینہ سے دس میل پر مقام عقیق میں اپنے محل میں ۵۵ھ میں وفات پائی۔ جنازہ مدینہ لایا گیا اور جنبۃ البقیع میں دفن ہوئے۔ انھوں نے دو سو حدیث روایت کی۔

(۱۱) سعید بن جبیر الاسدی الکوفیؓ۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ اور انسؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اپنے زمانہ کے بڑے ثقہ عالم اور امام تھے۔ شعبان ۹۵ھ میں حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کیا جبکہ ان کی عمر انچاس برس تھی۔ ان کے بعد حجاج کسی کے قتل پر مسلط نہیں ہوا اور چند روز کے بعد رمضان ۹۵ھ میں خود حجاج بری طرح مر گیا۔ سعید کا مزار واسط میں ہے۔

(۱۲) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی العدوی المکیؓ۔ ان کی کنیت ابو الاعدو ہے یہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی بھی ہیں اور سارے بھی حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے، اور حضرت عمرؓ انھیں کے گھر میں مسلمان ہوئے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ آنحضورؐ نے ان کو جاسوسی کے لئے شام کی طرف بھیجا تھا، اس لئے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور دمشق فتح کیا۔ ۵۵ھ میں اپنی زمین عقیق میں وفات پائی، مدینہ لا کر جنبۃ البقیع میں دفن کئے گئے۔ تہتر برس عمر تھی۔ انھوں نے اڑتیس حدیث روایت کی۔

(۱۳) سعید بن سعد بن عبادہ الانصاری الخزرجیؓ۔ یہ صغیر السن صحابی ہیں قلیل الحدیث ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے، باقی اپنے والد سے حضرت علیؓ کی طرف سے یمن کے والی تھے۔

(۱۴) سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب القرشی المخزومی المدنیؓ۔ ان کی

کنیت ابو محمد ہے۔ یہ سید التابعین میں بہت وسیع العلم ہیں، حدیث وفقہ اور زہد و عبادت کے جامع تھے۔ چالیس حج کئے بہت سے صحابہ سے ملاقات کی اور ان سے حدیث روایت کی اور ان سے امام زہری اور بہت سے تابعین نے حدیث روایت کی۔ ان کی مرسل حدیثیں اصح المراسیل میں ۱۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۳ھ میں وفات پائی اٹھتر سال عمر تھی۔

(۱۵) سفینۃ - ان کے نام میں بڑا اختلاف ہے۔ کسی نے کہا مہران، کسی نے کہا رومان کسی نے کہا رباح۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ فارسی الاصل ہیں۔ ام المومنین حضرت اہم سلمہؓ نے ان کو خرید کر آزاد کیا اور شرط لگائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر خدمت کریں گے۔ سفر میں بہت ساسان اٹھالیتے تھے اس لئے آنکھوں نے ان کا نام سفینہ رکھ دیا۔ بطن نخلہ میں سکونت اختیار کی۔ حجاج کے زمانہ میں وفات پائی۔ انھوں نے چودہ حدیث روایت کی۔

(۱۶) سلمان بن عامر بن اوس بن حجر البغیتیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ امیر معاویہؓ کی خلافت تک زندہ رہے۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۱۷) سلمان الفارسیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ان کو سلمان النخیر اور سلمان الاسلام بھی کہتے ہیں، یہ فارسی اصل ہیں۔ دین کی طلب میں نکلے تو پہلے عیسائی ہوئے اور آسمانی کتابوں کو پڑھا اور بڑی مشقتیں برداشت کیں۔ ایک عربی قوم نے ان کو پکڑ کر یہودیوں کے ہاتھ بیچ دیا اور مختلف مالکوں کے ہاتھ بکتے رہے۔ یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں سے خرید کر ان کو آزاد کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہیں، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے اصحاب میں سے چار آدمیوں سے بڑی محبت کرتا ہے، علی و ابوذر و سلمان و مقداد۔ حضورؐ نے

ابوالدرداء اور سلمان میں سمجھائی چارہ قائم کر دیا تھا۔ غزوہ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ عراق کی فتوحات میں شریک تھے۔ مدائن کے والی مقرر ہوئے پانچ ہزار تنخواہ تھی۔ جو کچھ تنخواہ ملتی تھی سب صدقہ کر دیتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے کھجور کی چٹائی بنتے تھے اور اسی ہاتھ کی کمائی پر گزارہ کرتے تھے۔ بڑے عالم و زاہد تھے۔ صحابہ میں سے انس و کعب بن عجرہ و ابن عباس و ابوسعید اور ابوہریرہ وغیرہ نے اور تابعین میں سے بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کیا۔ مدائن میں ۳۵ھ میں وفات پائی۔ ^{۲۵۰} ڈھائی سو برس عمر تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ساڑھے تین سو برس عمر تھی۔ انھوں نے ساڑھے ^{۶۰} حدیث روایت کی۔

(۱۸) سلمہ بن صخر بن سلیمان بن الصمۃ الانصاری الخزرجی البیاضی المدنیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنی بیوی سے طہار کیا تھا۔ انکے صرف ظہار والی حدیث مروی ہے۔ (۱۹) سلمہ بن عمرو بن الاکوع الاسلمی المدنیؓ۔ بسا اوقات دادا کی طرف نسبت کم کے سلمہ بن الاکوع کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بیعة الرضوان میں موت پر بیعت کی۔ بڑے بہادر تھے دوڑنے میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے تھے۔ مدینہ میں ۳۵ھ میں وفات پائی۔ انہی برس عمر تھی۔ انھوں نے شہرؓ حدیث روایت کی۔

(۲۰) سلمہ بن الحبحاق الہندی البصریؓ۔ ان کی کنیت ابوسنان ہے۔ صحابی ہیں۔ جنگ خنین میں شہید کیے گئے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ انھوں نے بارہ حدیث روایت کی۔

(۲۱) سلیمان بن بريدة الاسلمی المروزیؓ۔ یہ ثقہ تابعی ہیں، اپنے والد اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مرو کے قاضی تھے ۵۸ھ میں وفات پائی۔ نوے سال عمر تھی۔

(۲۲) سلیمان بن یسار الہلالی المدنیؒ۔ ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ یہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے غلام ہیں اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ زید بن ثابتؓ، ابوہریرہؓ اور عائشہؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ بڑے فقیہ، فاضل ثقہ، عماد، کثیر الحدیث اور پرہیزگار تھے۔ فقہاء سبعہ مدینہ میں سے ہیں۔ ۳۷ھ میں وفات پائی۔ تہتر برس عمر تھی۔

(۲۳) سمرہ بن جندب بن ہلال القزاریؓ۔ ان کی کنیت ابو سلیمان ہے، مشہور صحابی ہیں، بڑے امانت دار اور سچے تھے، حدیث بہت یاد رکھتے تھے۔ اسلام اور مسلمانان کعبہ بہت محبوب تھے۔ بصرہ میں ۵۸ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو بیس حدیث روایت کی۔

(۲۴) سہل بن ابی حمزہ بن ساعدہ بن عامر الانصاری المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ صغیر السن صحابی ہیں ۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ انھوں نے پچیس حدیث روایت کی۔

(۲۵) سہل بن حنیف بن داہب الانصاری الاوسی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو سعد ہے۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہے۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے حضرت علیؓ نے پہلے مدینہ پر ان کو اپنا نائب بنایا پھر ان کو بصرہ کا والی مقرر کیا۔ کوفہ میں ۳۸ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چالیس حدیث روایت کی۔

س

(۱) شداد بن اوس بن ثابت الانصاری الخزرجیؓ۔ ان کی کنیت ابو علی ہے۔ یہ صحابی ہیں جہان بن ثابت کے بھتیجہ ہیں۔ اللہ نے ان کو علم اور حلم دونوں عطا کیا تھا۔ بیت المقدس میں جا کر سکونت اختیار کی اور وہیں ۵۸ھ میں وفات پائی۔ پچتر سال عمر تھی۔ انھوں نے پچاس حدیث روایت کی۔

(۲) اشعبی عامر بن شراحیل الجیمی الکوفیؓ۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے، مشہور فقیہ فاضل ثقہ تابعی ہیں، ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ، جریرؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے، انھوں نے کہا کہ میں نے پانسو صحابہ کو پایا، اشعبی اپنے زمانہ میں کوفہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ ۲۰۰ھ میں وفات پائی۔ بیاسی سال عمر تھی۔

ص

(۱) صالح بن خوات بن جبیر بن النعمان الانصاری المدنیؓ۔ یہ مشہور ثقہ تابعی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

(۲) صخر بن العیلة ابن عبد اللہ بن ربیعہ الاحمسیؓ۔ کہا جاتا ہے کہ العیلة ان کی ماں کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابو حازم ہے۔ قلیل الحدیث صحابی ہیں۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔

(۳) الصغیب بن جملہ بن قیس اللیثی الحجازیؓ۔ صحابی ہیں۔ انھوں نے چند احادیث روایت کیں اور ان سے صرف ابن عباسؓ نے روایت کیا۔ حضرت عثمانؓ کی فتلیک زندہ رہے۔

(۴) صفوان بن امیہ بن خلف القرشی الحنفی المکیؓ۔ ان کی کنیت ابو وہب ہے۔ فتح مکہ کے دن آنحضورؐ نے ان کو امان دیا اور کفر کی حالت میں یہ حضورؐ کے ساتھ حنین اور طائف میں حاضر رہے۔ حضورؐ نے ان کو بہت سی غنیمت دی تو یہ اسی وقت مسلمان ہو گئے اور مکہ میں مقیم رہے۔ یہ مؤلفہ القلوب میں سے تھے، قریش میں بہت فصیح تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت مکہ میں ان کی وفات ہوئی اور کہا گیا کہ ۲۰ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۵) صفوان بن عسال المرادی الحنفی الکوفیؓ۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ آنحضورؐ کے ساتھ بارہ غزوات کئے۔ انھوں نے بیس حدیث روایت کی۔

(۶) صہیب بن سنان التمری الرومیؓ۔ ان کی کنیت ابو کئی ہے۔ یہ عربی النسل تھے مگر رومی اس لئے کہتے ہیں کہ رومیوں نے ان کو بچپن میں قید کر لیا تھا اور روم میں ان کی نشوونما ہوئی، پھر بنو کلیب ان کو خرید کر مکہ میں لائے پھر عبداللہ بن جعدان نے ان کو خرید کر آزاد کیا۔ یہ قدیم الاسلام ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ مدینہ میں ۳۸ھ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے، شتر برس عمر تھی۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

ض

(۱) الضحاک بن فیروز الدلمی فلسطینیؓ۔ یہ تابعی ہیں۔ اپنے والد فیروز سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں اور اسود عثیٰ کذاب مدعی نبوت کے قاتل ہیں۔
(۲) ضمیرہ بن حبیب الزبیدی الحمصیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبیدہ یا ابو عبیدہ ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ ابو امامہؓ اور شداد بن اوسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ط

(۱) طاؤس بن کيسان الیمانی الفارسیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبید الرحمن ہے، کہا گیا ہے کہ ان کا نام ذکوان ہے اور طاؤس لقب ہے۔ یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ سے روایت کیا اور انھوں نے کہا کہ میں نے بیچاس صحابہ کو پایا۔ علم و عمل میں کامل تھے، چالیس حج کے مستجاب الدعوت تھے۔ مکہ میں ۱۰۶ھ میں وفات ہوئی۔

(۲) طارق بن سوید الحضرمیؓ۔ یہ صحابی ہیں، شراب کے بارے میں آج ایک حدیث مروی ہے۔
(۳) طارق بن شہاب بن عبدس الجلی الکوفیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبید اللہ ہے۔ یہ

صحابی ہیں، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر ان سے حدیث نہیں سنی بلکہ خلفاء اربعہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کیا۔ حضرت ابو بکر و عمرؓ کے زمانہ میں تینتیسؓ غزوات میں شریک ہوئے۔ ۸۲ھ میں وفات پائی۔

(۴) طارق بن عبد اللہ المحاربی الکوفیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے دو تین حدیث روایت کی

(۵) طلحہ بن عبد اللہ بن عوف الزہری المدنی القاضیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ اپنے چچا عبد الرحمن بن عوفؓ، عثمانؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ فقیہ اور سنی تھے۔ مدینہ کے قاضی تھے۔ ۹۷ھ میں وفات پائی۔ پندرہ سال عمر تھی۔

(۶) طلحہ بن عبد اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ القرشی الیتمیؓ

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور ان آٹھ آدمیوں میں سے ہیں جو جب پہلے مسلمان ہوئے۔ جنگ بدر کے موقع پر آنحضرتؐ نے ان کو جاسوسی کے لئے شام کی طرف بھیجا تھا۔ جنگ احد میں آنحضرتؐ کو بچانے کے لئے دشمنوں کے تیر اپنے ہاتھ پر روکتے رہے، یہاں تک کہ ہاتھ شل ہو گیا اور حجم زخموں سے چور ہو گیا۔ اس کے بعد تمام غزوات میں بھی شریک ہے۔ بہت مالدار اور بڑے فیاض تھے۔ جنگ جمل ۳۶ھ میں شہید ہوئے۔ بصرہ میں مدفون ہیں۔ چونسٹھ سال عمر تھی۔ انھوں نے اڑتیسؓ حدیث روایت کی۔

(۷) طلحہ بن مہر بن عمرو بن کعب الیامی الکوفیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ تابعی

ہیں۔ عبد اللہ بن ابی اوفیؓ اور انسؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، سید القراء فاضل اور ثقہ ہیں۔ ۱۱۲ھ میں وفات پائی۔

(۸) طلحہ بن علی بن المنذر الحنفی السجسی الیہامیؓ۔ ان کی کنیت ابو علی ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

دفن کی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسجد میں کچھ بنایا پھر اپنے وطن میں جا کر

کینہ کو توڑ کر مسجد بنائی۔ انھوں نے چودہ حدیث روایت کی۔

ع

(۱) عامر بن عمرو بن ہلال المزنی البصریؓ۔ ان کی کنیت ابو ہبیرہ ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ ۶۱ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ستر حدیث روایت کی۔

(۲) عاصم بن عدی بن الحارث بن العجلان القضاعی العجلانیؓ۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے

صحابی ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۴۵ھ میں وفات

پائی۔ ایک سو پندرہ برس عمر تھی۔ انھوں نے چھ حدیث روایت کی۔

(۳) عاصم بن عمر بن الخطاب العدوی المدنیؓ۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا

ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت دو برس کے تھے، اس لئے آنحضورؐ

سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ بہت خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔ ۳۷ھ میں وفات پائی۔

(۴) عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک العززیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے مشہور

صحابی ہیں۔ بہت پہلے مسلمان ہوئے۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف جنگ

بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے زمانہ میں یعنی ۳۵ھ

میں وفات پائی۔ انھوں نے بائیس حدیث روایت کی۔

(۵) عامر بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو الحارث

ہے۔ یہ تابعی ہیں، اپنے والد سے اور انسؓ سے روایت کرتے ہیں، بڑے عابد اور شریف تھے

۲۱ھ میں وفات پائی۔

(۶) عبادة بن الصامت بن قیس الانصاری الخزرجی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے

یہ مشہور صحابی ہیں، عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہے۔

ہیں۔ مرو کے قاضی تھے وہیں ۱۵ سالہ میں وفات پائی۔ ۳۰ برس عمر تھی۔

(۱۱) عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ ثقہ تابعی ہیں۔ انسؓ اور عروہ بن الزبیرؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ ۳۵ سالہ میں وفات پائی۔ ۳۰ سال عمر تھی۔

(۱۲) عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب الهاشمی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو جعفر ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی ماں اسماء بنت عمیس ہیں۔ بڑے سخی، ظریف، بڑبار اور پاکدامن تھے، ان کو بحر الحجو دکھا جاتا تھا۔ مدینہ میں ۳۵ سالہ میں وفات پائی۔ ۳۰ برس عمر تھی۔ انھوں نے ۲۵ حدیث روایت کی۔

(۱۳) عبد اللہ بن حباب بن الارت المدنیؓ۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ اپنے والد سے اور ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ۳۸ سالہ میں حرورہ سے ان کو قتل کر دیا۔

(۱۴) عبد اللہ الزبیر بن العوام القرشی الاسدی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ مقام قبایں ۱۵ سالہ میں پیدا ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام اور کنیت ان کے نانا ابو بکر صدیقؓ کے نام اور کنیت کے ساتھ رکھا، اور ان کی دوسری کنیت ابو خبیب ہے، ان کے بڑے لڑکے کے نام پر۔ مہاجرینؓ کی اولاد میں سب سے پہلے یہی مدینہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے باپ زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے۔ ان کی ماں اسماءؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی تھیں، ان کے نانا ابو بکر صدیقؓ تھے۔ ان کی دادی حضرت صفیہؓ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ ان کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں، آٹھ برس کی عمر میں آنحضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بڑے بہادر، شریف اور فصیح تھے۔ کثیر الصلوٰۃ والصیام تھے۔ جنگ یرموک اور فتح افریقیہ میں شریک تھے جنگ حمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھے۔

حضرت معاویہؓ کے لئے بیعت کی لیکن یزید کے لئے نہیں کی اور ۶۳ھ میں یزید کی موت کے بعد لوگوں نے خلافت کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یمن، عراق، حجاز اور خراسان وغیرہ کے لوگ ان کی خلافت پر متفق تھے۔ آٹھ برس تک لوگوں کو حج کرایا۔ ۳۷ھ میں حجاج نے مکہ میں ان کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا، انھوں نے نو برس خلافت کی بہتر سال عمر تھی۔ انھوں نے تینتیس حدیث روایت کی اور ان سے بہت لوگوں نے حدیث روایت کی۔

(۱۵) عبد اللہ بن زمرہ بن الاسود القرشی الاسدی المدنیؓ۔ یہ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے بھانجے ہیں۔ مشہور صحابی ہیں۔ ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ شہید کئے گئے۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۱۶) عبد اللہ بن زید بن عاصم بن کعب الانصاری المازنی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ سیلمہ کذاب کے قتل میں وحشی بن حرب کے ساتھ شریک تھے۔ جنگ احد وغیرہ میں شریک ہوئے۔ واقعہ حرہ ۳۷ھ میں شہید کئے گئے۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۱۷) عبد اللہ بن زید بن عبد ربیع بن ثعلبہ الانصاری الحزرجی الحارثی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ وہی مشہور صحابی ہیں جن کو خواب میں اذان دکھائی گئی ۳۷ھ میں مسجد نبویؐ تیار ہونے کے بعد۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، فتح مکہ کے دن بنو الحارث کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ مدینہ میں ۳۲ھ میں وفات پائی۔ چونتیس برس عمر تھی۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔ ان کے ماں باپ بھی صحابی ہیں۔

(۱۸) عبد اللہ بن السعدی القرشی العامریؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ ۳۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے تین حدیث روایت کی۔

(۱۹) عبد اللہ بن سلام بن الحارث الاسلمیؓ۔ ابو یوسف ان کی کنیت ہے

یہ یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ یہود کے عالم تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہ مسلمان ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ** اور یہ آیت **وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ**۔ بیت المقدس کی فتح میں حضرت عمرؓ کے ساتھ شریک تھے ۳۳ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ انھوں نے پچیس^{۲۵} حدیث روایت کی۔

(۲۰) عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ العنزی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ غیر ابن صحابی ہیں۔ آنحضرتؐ کی وفات کے وقت پانچ برس کے تھے۔ اپنے والد سے اور عمر و عثمانؓ و عائشہؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

(۲۱) عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب الهاشمیؓ۔ ان کی کنیت ابو العباس ہے حضورؐ کے چچیرے بھائی ہیں۔ ہجرت کے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے لئے فہم فی القرآن اور فقہ فی الدین کی دعا کی تھی، اسی لئے ان کو ترجمان القرآن اور حبر الامۃ کا لقب ملا۔ بہت خوبصورت اور بڑے عالم تھے، حضرت عمرؓ اہم معاملات میں ان سے مشورہ لیتے تھے۔ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔ اکثر سال عمر تھی۔ ایک ہزار چھ سو ساٹھ^{۱۶۶۰} حدیث روایت کی جن میں سے پچیس^{۲۵} حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باقی صحابہؓ سے۔

(۲۲) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب القرشی العدوی المکیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے مکہ میں اپنے والد کے ساتھ بچپن ہی میں مسلمان ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ ہجرت کی۔ جنگ احد میں چودہ سال کے تھے اس لئے شرکت کی اجازت نہیں ملی، پھر غزوہ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بڑے پڑھن گار اور محتاط تھے۔ سنت کے

تبع اور بہت عیادت گزار تھے۔ ہزاروں غلام آزاد کئے، بہت وسیع العلم تھے ۳۷ھ
 میں مکہ میں وفات پائی چوڑائی برس عمر تھی۔ ایک ہزار چھ سو تیس حدیث انھوں نے روایت کی
 (۲۳) عبداللہ بن عمرو بن العاص بن دائل السہمی القرشیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد،
 اپنے والد سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ان کے والد ان سے صرف بارہ سال بڑے تھے۔ بڑے
 عالم اور عابد تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث لکھنے کی اجازت دی۔ یہ عبادلہ
 اربعہ فقہار میں سے ہیں۔ طائف میں سلسلہ میں وفات پائی۔ انھوں نے سات سو حدیث
 روایت کی۔

(۲۴) عبداللہ بن مسعود بن قافل بن حبیب الہذلیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے
 حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ یہ چھٹے مسلمان تھے۔ آنحضورؐ نے ان کو اپنے خواص میں داخل
 کیا اور اپنی راز کی باتیں ان کو بتلاتے تھے۔ یہ ہمیشہ حضورؐ کی خدمت کرتے اور آپؐ کا جوتا
 اٹھاتے۔ سفر میں آپؐ کے بچھونے تیکے، مسواک اور وضو کے پانی کا انتظام کرتے۔ حبشہ
 کی طرف ہجرت کی۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ان سے خلفاء اربعہ
 اور دوسرے صحابہ اور تابعین نے حدیث روایت کی۔ یہ عبادلہ فقہار میں سے ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ
 کی طرف سے کوفہ کے قاضی تھے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مدینہ واپس آئے اور وہیں ۳۲ھ
 میں وفات پائی، جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ساٹھ برس سے زیادہ عمر تھی آٹھ سو اسی
 حدیث روایت کی۔

(۲۵) عبداللہ بن معقل بن عبد بنہم بن عقیف المزنیؓ۔ ان کی کنیت ابو زیاد ہے۔
 یہ مشہور صحابی ہیں۔ انھوں نے تحت الشجرۃ بیعت کی۔ پہلے مدینہ میں رہے، پھر بصرہ جا کر
 وہیں گھر بنالیا۔ یہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جن کو حضرت عمرؓ نے بصرہ بھیجا تھا

لوگوں کو دین سکھانے کے لئے۔ حسن بصری ان کے خاص شاگرد ہیں۔ ۶۳ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ انھوں نے تینتالیس^{۶۳} حدیث روایت کی۔

(۲۶) عبد اللہ بن زید بن زید بن حصین الانصاری الاوسی الحظمیؓ۔ ان کی کنیت

ابوموسیٰ ہے۔ یہ صغیر السن صحابی ہیں۔ صلح حدیبیہ میں حاضر تھے اس وقت سترہ برس عمر تھی۔ عبد اللہ بن الزبیرؓ کی جانب سے کوفہ کے امیر تھے وہیں گھر بنالیا تھا اور وہیں عبد اللہ بن الزبیرؓ کے زمانہ میں وفات پائی۔ انھوں نے ستائیس^{۲۷} حدیث روایت کی۔

(۲۷) عبد الرحمن بن ابی الزبیرؓ۔ یہ صغیر السن صحابی ہیں۔ نافع بن عبد الحارث

کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت علیؓ کی طرف سے خراسان کے عامل تھے۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔ انھوں نے بارہ حدیث روایت کی۔ زیادہ تر حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ وغیرہ سے روایت کی۔

(۲۸) عبد الرحمن بن البیہمی المدنیؓ۔ یہ تابعی ہیں۔ ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت

کرتے ہیں۔

(۲۹) عبد الرحمن بن سمرہ بن حبیب القرشی البعثنیؓ۔ ان کی کنیت ابو سعید ہے

فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ غزوہ تبوک میں شریک ہوئے پھر فتوحات عراق میں شریک تھے۔ اور انھیں نے سمحستان اور کابل وغیرہ فتح کیا، پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۵۵ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چودہ^{۱۴} حدیث روایت کی۔

(۳۰) عبد الرحمن بن عثمان بن عبد اللہ القرشی الیمیؓ۔ ان کا لقب ثارب الذہبی ہے۔ یہ

طلحہ بن عبد اللہ کے بھتیجے ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ جنگ یرموک میں ابو عبیدہ بن جراحؓ کے ساتھ شریک تھے۔ ۳۷ھ میں مکہ میں عبد اللہ

بن زبیرؓ کے ساتھ مقتول ہوئے اور حذرہ میں مدفون ہوئے۔ جب مسجد حرام کی توسیع ہوئی تو ان کی قبر مسجد میں داخل ہو گئی۔ صحیح مسلم میں ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ابو داؤد اور نسائی میں بھی ان سے حدیث مروی ہے۔

(۳۱) عبدالرحمن بن عوف بن عید عوف القرشی الزہری المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ عام الفیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ شروع ہی میں مسلمان ہوئے۔ حبشہ اور مدینہ دونوں کی طرف ہجرت کی۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک میں آنحضورؐ نے ان کے پیچھے ایک رکعت فجر کی نماز پڑھی۔ بڑے تاجر اور مالدار تھے۔ آنحضورؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ اپنا آدھا مال صدقہ کر دیا۔ پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیا پھر پانسو گھوڑے جہاد میں دئے پھر پانسو اونٹ۔ اور اہل بیت کے لئے ایک باغ کی وصیت کی جس کی قیمت چار لاکھ تھی۔ جنگ احد میں اکیس زخم کھائے جس کی وجہ سے لنگرے ہو گئے۔ ۳۱ھ میں مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے پچھتر برس عمر تھی۔ انھوں نے بیستھم حدیث روایت کی۔

(۳۲) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ الانصاری الاوسی المدنیؓ ثم الکوفیؓ۔ ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ حضرت معاذ بن ابی بکرؓ و بلالؓ و ابوذرؓ وغیرہ سے روایت کیا، انھوں نے ایک سو بیس صحابہؓ کو پایا۔ دیر بجا جم میں ۳۸ھ میں وفات پائی۔

(۳۳) عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب القرشی الهاشمیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ پہلے مدینہ میں رہے پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شام چلے گئے اور وہیں دمشق میں ۶۲ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث ان سے مروی ہے۔

(۳۴) عبید اللہ بن عدی بن النخار بن عدی بن نوفل القرشی النوفلی المدنیؓ۔ یہ ثقہ تابعی

ہیں۔ عہد نبوی میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمرؓ و عثمانؓ وغیرہ روایت کرتے ہیں ۹۲ھ میں وفات پائی۔

(۳۵) عتاب بن اسید بن ابی العیص بن اُمیۃ الاموی المکی۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ کا والی بنایا اور حضرت ابوبکرؓ نے ان کو برقرار رکھا، یہاں تک کہ ۳۳ھ میں اس دن وفات پائی جس دن حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی، لیکن طبرانی نے ذکر کیا کہ ۳۲ھ تک حضرت عمرؓ کی طرف سے مکہ کے والی رہے۔

(۳۶) عثمان بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم القرشی التوفلی المکی۔ یہ ثقہ تبع تابعی ہیں۔ ابو سلمہ اور سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ مکہ کے قاضی تھے۔

(۳۷) عثمان بن ابی العاص بن بشر الشقفی الطائفی۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے مشہور صحابی ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف پر عامل مقرر کیا تھا چنانچہ برابر وہاں کے عامل ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ۵۵ھ میں ان کو عمان اور بحرین کا عامل بنایا۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قبیلہ ثقیف کو ارتداد سے روکا، پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ۲۹ حدیث روایت کی۔

(۳۸) عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الأموی المدنی۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عمرو ہے۔ خلفاء راشدین میں سے تیسرے خلیفہ اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ عام الفیل کے چھ سال بعد پیدا ہوئے اور شروع ہی میں مسلمان ہوئے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں رقیہ و ام کلثوم یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں اس لئے ان کا لقب ذوالنورین ہوا۔ سب سے پہلے انھیں نے

حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں مسلمانوں کے لئے کوئی ٹیٹھا کنواں نہیں تھا تو انھوں نے بزرگ و کم کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا مسجد نبوی میں تنگی تھی تو پانچ کھبیوں کی جگہ خرید کر مسجد میں اضافہ کیا۔ غزوہ تبوک میں حبشہ عسکرہ کے لئے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے دئے۔ حکم محرم ۳۷ھ کو خلیفہ بنائے گئے اور ۱۸ رزی الحجہ ۳۷ھ میں شہید کئے گئے۔ بارہ برس خلافت کی۔ بیاسی سال^{۸۲} عمر تھی۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ مصریوں نے ہیتوں ان کے گھر کا محاصرہ کیا اور بہت ظالمانہ طریقہ پر ان کو شہید کیا۔ ان کی مطلوبانہ شہادت کی مثال اسلام میں نہیں ملتی ہے، ان کو شہید کر کے مسلمانوں پر قیامت تک کے لئے فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ حضرت عثمان نے ایک سو چھیالیس^{۱۳۶} حدیث روایت کی۔

(۳۹) عثمان بن مظعون بن حنیف بن ابی القریظ الحبشیؓ۔ ان کی کنیت ابواساب ہے۔ تیرہ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ بڑے عابد و زاہد تھے۔ زمانہ جاہلیت میں اپنے اوپر شراب حرام کر لی تھی جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ مہاجرین میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے ان کے مرنے کے بعد آنحضرتؐ نے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

(۴۰) عدی بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد الطائیؓ۔ ان کی کنیت ابو طریف ہے یہ مشہور سخی حاتم طائی کے بیٹے ہیں۔ نصرانی تھے۔ ۱۰ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوئے۔ فتنہ ارتداد میں یہ اسلام پر ثابت رہے۔ فتوح عراق اور مدائن میں شریک تھے۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؑ کے

کے ساتھ شریک تھے۔ اپنی قوم کے سردار تھے، خطیب، حاضر جواب اور بڑے سخی تھے۔ ۶۸ھ میں وفات پائی۔ ایک سو بیس برس عمر تھی۔ انھوں نے چھیاسٹھ حدیث روایت کی۔

(۲۱) عَرْفَجَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْأَشْجَعِيُّؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے شُرَيْحٌ یا شَرَّاحِلٌ یا شَرِيكٌ یا ضَرِيحٌ وغیرہ۔ یہ کوفہ میں ہے۔ مسلم، ابوداؤد، اور نسائی میں ایک حدیث ان سے مروی ہے۔

(۲۲) عُرْوَةُ بْنُ ابْنِ الْحَجْدِ الْبَارِقِيُّؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے یہ کوفہ کے سب سے پہلے قاضی مقرر ہوئے۔ انھوں نے تیرہ حدیث روایت کی۔

(۲۳) عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ الْأَسَدِيُّ الْمَدَنِيُّؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور فقہا سبعۃ مدینہ میں سے ہیں۔ اپنے ماں باپ، اور خالہ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ و ابوبکرؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ بڑے عابد و زاہد اور علم کا سمندر تھے۔ ۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۲ھ میں وفات پائی۔ بہتر برس عمر تھی۔

(۲۴) عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ الطَّائِيؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ حجة الوداع میں شریک تھے۔ انھوں نے دس حدیث روایت کی، مگر سنن اربعہ میں ان سے صرف ایک حدیث باب الحج میں مروی ہے۔

(۲۵) عَطِيَّةُ الْقُرْظِيُّؓ۔ یہ بنو قریظہ میں سے ہیں۔ صغیر السن صحابی ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ ان سے ایک حدیث سنن اربعہ میں مروی ہے۔

(۴۶) عُقبہ بن الحارث بن عامر بن نوفل القرشی النوفلی المکیؓ۔ ان کی کنیت ابو ہریرہ ہے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور عبداللہ بن الزبیرؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی جن میں سے تین حدیث بخاری میں ہے۔

(۴۷) عُقبہ بن عامر بن عبس الجہنیؓ۔ ان کی کنیت ابو حماد ہے یہ مشہور صحابی ہیں۔ فقہ و فرائض کے عالم، قاری، فیصح اللسان شاعر اور کاتب تھے۔ فتوحات میں شریک تھے جنگ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ شریک تھے۔ حضرت معاویہؓ کی طرف سے مصر کے والی تھے۔ ۳۵ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے پچپن حدیث روایت کی۔

(۴۸) عکرمہ بن عبداللہ البربریؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ عبداللہ بن عباس کے غلام ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔ ابن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ فقہار مکہ میں سے ہیں، ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی تفسیر کے بڑے عالم تھے۔ ۳۸ھ میں وفات پائی۔

(۴۹) العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب الجہنی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو شبل ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ اپنے والد اور انسؓ اور عکرمہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ۳۶ھ کے بعد منصور کی خلافت میں وفات پائی۔

(۵۰) علقمہ بن قیس بن عبداللہ النخعی الکوفیؓ۔ ان کی کنیت ابو شبل ہے۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ خلفا رابعہ اور ابن مسعودؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ بڑے عابد و زاہد اور ثقہ عالم تھے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ نوے برس عمر تھی۔

(۵۱) علقمہ بن وائل بن حجر الکندی الحضری ثم الکوفیؓ۔ یہ تابعی ہیں۔ اپنے والد اور مغیرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۲) علی بن ابی طالب بن عبد المطلب القرشی الهاشمیؑ۔ ان کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے۔ حضورؐ کے چچا بھائی اور داماد ہیں۔ چوتھے خلیفہ ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ چار سال نو مہینے خلافت کی۔ ۳۵ھ میں کوفہ میں عبد الرحمن بن ملجم کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ۶۳؎ سال عمر پائی۔ انھوں نے پانسو چھیالیسی حدیث روایت کی۔

(۵۳) علی بن طلح بن المنذر الحنفی الیمامیؑ۔ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے تین حدیث روایت کی۔

(۵۴) عمار بن یاسر بن عامر العنسیؑ۔ ان کی کنیت ابو الیقظان ہے۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ سابقین اولین میں سے ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ صفین ۳۵ھ میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ میں مقتول ہوئے۔ انھوں نے بائیسٹ حدیث روایت کی۔

(۵۵) عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قُڑط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدویؑ۔ ان کی کنیت ابو حفص ہے اور فاروق لقب ہے۔ دوسرے خلیفہ اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ ۳۵ نبوت میں چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ اس دن سے مسلمانوں کو ایسی قوت و عزت حاصل ہوئی کہ اب کلمہ کھلا اللہ کی عبادت کرنے لگے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۵ھ میں حضرت ابوبکرؓ کے بعد خلیفہ ہوئے اور یہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں جن کو امیر المؤمنین کہا گیا، شام، عراق اور مصر وغیرہ بہت سے ممالک فتح کئے۔ عطایا کے لئے دفتر مرتب کیا۔ لوگوں کو حسبِ مراتب

و ظائف ملتے رہے۔ انھوں نے سنہ ہجری جاری کیا جو آج تک مانجھ ہے۔ اخیر ذی الحجۃ
 ۲۳ھ میں مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤ مجوسی نے ان کو شہید کیا۔ حجرہ نبویہ میں مدفون ہیں
 ۶۳۳ھ سال عمر تھی۔ ساڑھے دس برس خلافت کی۔ اور پانچ سو اسی تالیس حدیث
 روایت کی

(۵۶) عمر بن خالدہ الانصاری المدنیؓ۔ بعض لوگوں نے کہا عمر بن عبد الرحمن بن خالدہ
 ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مدینہ
 کے قاضی تھے۔

(۵۷) عمر بن ابی سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد القرشی المخزومی المدنیؓ۔ ان کی کنیت
 ابو حفص ہے۔ یہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے بیٹے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب
 ہیں۔ ۱۲ھ میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ آنحضورؐ کی وفات کے وقت نو برس کے تھے۔ جنگ
 جمل میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے، حضرت علیؓ نے ان کو بحرین کا امیر مقرر کیا۔ ۳۸ھ
 میں مدینہ میں وفات پائی۔ انھوں نے بارہ حدیث روایت کی۔

(۵۸) عمرو بن الحارث بن ابی ہزار الخزاعی المصطلقؓ۔ یہ ام المومنین جویریہؓ بنت الحارث
 کے بھائی ہیں۔ صحابی ہیں۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔ ۵۷ھ کے بعد تک
 زندہ رہے۔

(۵۹) عمرو بن حزم بن زید الانصاری الخزرجیؓ۔ ان کی کنیت ابو الضحاک ہے۔ مشہور
 صحابی ہیں۔ غزوہ خندق اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ان کو خیران کا عامل مقرر کیا اور ان کے لئے ایک کتاب لکھ دی جس میں قرآن اور صدقات
 و دیات وغیرہ کا بیان تھا۔ ۱۵ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیث

روایت کی۔

(۶۰) عمرو بن خارجه بن المنفق الاسدیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے ملک شام میں سکونت اختیار کی اور چند حدیث روایت کی۔

(۶۱) عمرو بن سلمہ بن قیس الجرمی البصریؓ۔ ان کی کنیت ابو بکرید ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھ سات برس کے تھے اور اپنی قوم کی امامت کرتے تھے کیونکہ ان میں سب سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے، ان کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے لہذا بلاشبہ وہ صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ بھی اپنے والد کے ساتھ آئے تھے لہذا یہ بھی صحابی ہیں۔

(۶۲) عمرو بن الشریح بن سواد الشقی الطائفیؓ۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ اپنے والد سے اور ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۳) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ۔ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص السہمی المدنی۔ ان کی کنیت ابو ابراہیم ہے۔ یہ روایت کرتے ہیں اپنے والد شعیب سے اور شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبد اللہ سے اور عبد اللہ اور ان کے والد عمرو بن العاص دونوں صحابی ہیں لہذا عمرو بن شعیب تبع تابعی ہیں ۱۰ھ میں وفات پائی۔

(۶۴) عمرو بن العاص بن وائل القرشی السہمیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو محمد ہے۔ مشہور صحابی ہیں ۱۰ھ میں فتح مکہ سے پہلے خالد بن الولیدؓ اور عثمان بن طلحہؓ کے ساتھ مسلمان ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عثمان کا عامل مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں انھوں نے مصر فتح کیا۔ ۳۳ھ میں مصر میں وفات پائی۔ نوٹ: ۹ سال

عمر تھقی - انھوں نے انتالیس^{۳۹} حدیث روایت کی۔

(۶۵) عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ المزنی المدنی۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ صحابی ہیں۔
قدیم الاسلام ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آیت **تَوَلَّوْا دَعْوَانَهُمْ تَفِيضٌ**
مِّنَ الدَّمْعِ نازل ہوئی۔ مدینہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں حضرت معاویہؓ کے اخیر زمانہ میں وفات
پائی۔

(۶۶) عمران بن حصین بن عبید بن خلف الخزاعی الکلبیؓ۔ ان کی کنیت ابو نجید ہے۔ مشہور
صحابی ہیں۔ ۷۷ھ میں مسلمان ہوئے۔ متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ فرشتے ان کو سلام
کرتے تھے۔ فتنہ سے الگ رہے۔ فقہار صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دین سکھانے
کے لئے ان کو بصرہ بھیجا تھا۔ ۸۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو تیس^{۱۳۰} حدیث
روایت کی۔

(۶۷) عوف بن مالک بن ابی عوف الأشجعی الغطفانیؓ۔ ان کی کنیت ابو حماد ہے
۷۷ھ میں مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ دمشق میں
سکونت اختیار کی اور وہیں ۳۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ستر^{۶۷} حدیث روایت کی۔
(۶۸) عیاض بن حمار التیمی الجاشعریؓ۔ صحابی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پرانے دوست ہیں۔ جب مکہ آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کپڑوں میں کعبہ کا طواف
کرتے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور قریباً ۵۷ھ تک زندہ رہے۔ انھوں نے تیس^۳ حدیث
روایت کی۔

(۶۹) عیسیٰ بن یزید بن فسارۃ الفارسی الیمانیؓ۔ یہ تبع تابعی ہیں۔ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں اور ان کے والد تابعی ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات

ثابت نہیں ہے۔

ع

(۱) عیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک الشقفیؓ۔ یہ طائف کے باشندہ تھے۔ طائف فتح ہونے کے بعد مسلمان ہوئے۔ اس وقت ان کے پاس دس بیویاں تھیں تو آنحضورؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کو منتخب کر لو اور باقی کو چھوڑ دو۔ قبیلہ تقیف کے بڑے آدمی تھے اور اچھے شاغر تھے۔ بڑے حاضر جواب تھے۔ حضرت عمرؓ کی اخیر خلافت میں وفات پائی۔

ف

(۱) فضالہ بن عبید بن نافع بن قیس الانصاری الادوسیؓ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ جنگ احد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بیعت الرضوان میں بھی شریک تھے۔ دمشق میں سکونت اختیار کی۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو وہاں کا قاضی مقرر کیا۔ ۵۱۳ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے پچاس حدیث روایت کی۔

(۲) فضل بن عباس بن عبد المطلب القرشی الهاشمیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ آنحضورؐ کے چچیرے بھائی ہیں اور حضرت عباسؓ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ حسین و جمیل آدمی تھے۔ فتح مکہ اور جنگ حنین میں شریک ہوئے۔ حجة الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے ان کو اپنا ردیف بنایا تھا۔ آنحضورؐ کو غسل دینے میں شریک تھے۔ طاعون عمواس ۱۸ھ میں اردن میں ان کی وفات ہوئی۔ اکیس برس عمر تھی۔ انھوں نے چوبیس حدیث روایت کی۔

ق

(۱) قبیصہ بن مخارق بن عبد اللہ بن شداد الہلالیؓ۔ ان کی کنیت ابو بشر ہے۔ یہ صحابی ہیں

انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ آنحضورؐ سے چھ حدیث روایت کی۔
 (۲) قُطَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ الشَّعْبِيُّؓ صحابی ہیں کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے
 چند حدیث روایت کی جن میں سے ایک حدیث مسلم میں ہے اور ان سے صرف ان کے
 بھتیجے زیاد بن علاقہ نے حدیث روایت کی۔

ک

(۱) کُرْدُومُ بْنُ سَفْيَانَ بْنِ أَبِيانَ بْنِ أَثَرِ الشَّقَفِيِّؓ یہ صحابی ہیں حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے انہوں نے نذر کے بارے میں مسئلہ پوچھا اور ان کی بیٹی میمونہ بنت کردم
 نے ان سے روایت کیا۔

(۲) کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَدَى الْبَلَوِيِّ الْمَدَنِيِّؓ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ مشہور
 صحابی ہیں۔ احرام کی حالت میں ان کے سر میں جوئیں بہت ہو گئی تھیں تو آنحضورؐ نے ان کو
 سرمٹا دیا اور فدیہ دینے کا حکم دیا۔ اس وقت مدینہ میں وفات پائی۔ پچھتر برس عمر تھی۔
 انہوں نے سینتالیس حدیث روایت کی۔

(۳) کَعْبُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ عُمَرُ بْنُ الْقَيْسِ الْأَنْصَارِيُّ السَّلَمِيُّ الْمَدَنِيُّؓ ان کی
 کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ مشہور صحابی ہیں۔ جنگِ احد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے
 اور غزوہ تبوک میں جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے ایک یہ کعب بن مالک ہیں، دوسرے
 ہلال بن امیہ، تیسرے مُرارہ بن ربیعہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اور ان کے بارے
 میں قرآن مجید کی آیت نازل کی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
 الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ الْآیۃ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر تھے، ان کی طرف سے
 مدافعت کرتے تھے۔ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ سن ۶۵ میں وفات پائی۔ ستھتر برس

عمر تھی۔ انھوں نے اثنیٰ حدیث روایت کی۔

(۴) کعب بن مرۃ البہری الشلمیؓ۔ صحابی ہیں۔ پہلے بصرہ میں سکونت اختیار کی پھر

اردن میں اور ۵۹ھ میں وفات پائی۔

ل

(۱) لقیط بن صبرہ بن عبد اللہ بن المنتفق العامریؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے چوبیس

حدیث روایت کی، اور ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کیا۔

م

(۱) مالک بن الحویرث بن اشیم بن زیاد اللیشی البصریؓ۔ ان کی کنیت ابوسلیمان

ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ وفد کی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیس دن قیام کیا،

پھر بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۴۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے پندرہ حدیث

روایت کی۔

(۲) محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد الانصاری الاوسی الحارثی المدنیؓ۔ ان کی کنیت

ابوعبد اللہ ہے۔ بعثت سے بائیس سال پہلے پیدا ہوئے اور زمانہ جاہلیت میں ان کا نام

محمد رکھا گیا۔ اور محمد نام کے جتنے صحابی ہیں ان میں یہ سب سے بڑے ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات

میں شریک ہوئے مگر غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ نے ان کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ فضلاء

صحابہ میں سے تھے، فتنہ سے الگ رہے، لہذا جنگ جمل اور صفین میں شریک نہیں ہوئے

۳۷ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ ستہتر سال عمر تھی۔ انھوں نے سولہ حدیث روایت کی

(۳) محمود بن لبید بن عقبہ بن رافع الانصاری الاوسی الشہلیؓ۔ ان کی کنیت ابو نعیم ہے

یہ صغیر السن صحابی ہیں۔ زیادہ تر صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ۹۶ھ میں وفات پائی۔ ننانوے

سال عمر تھی۔

(۴) مسوٰر بن مخزّمہ بن نوفل القرشی الزہریؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ عبد الرحمن بن عوف کے بھانجے تھے۔ ہجرت کے دو سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے اور فتح مکہ کے بعد شہ میں مدینہ آئے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مکہ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے۔ بڑے فقیہ اور دیندار تھے۔ ان کے والد بھی صحابی تھے۔ ۶۴ھ میں یزید نے اپنا لشکر مکہ بھیجا جس نے عبد اللہ بن الزبیرؓ کا محاصرہ کیا۔ اس وقت منجنيق کا ایک پتھر ان کو لگا جبکہ یہ عظیم میں نماز پڑھ رہے تھے تو شہید ہو گئے۔ بائیس برس عمر تھی۔ انھوں نے بائیس حدیث روایت کی۔

(۵) مطرّف بن عبد اللہ بن الشخیر العامری الحارثی البصریؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ ثقہ تابعی ہیں۔ اپنے والد سے اور عثمانؓ و علیؓ و ابو ذرؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ بڑے پرہیزگار اور عقل و ادب والے تھے۔ ۹۵ھ میں وفات پائی۔

(۶) معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس الازہری الخزرجی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ ائمہ بارہ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ اعیان صحابہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شہرہ یک ہوئے۔ احکام شرعیہ اور قرآن کے بڑے عالم تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ معاذ قیامت کے دن علماء کے پیشوا ہوں گے۔ صحابہ اور تابعین نے ان سے حدیث روایت کی۔ ملک شام میں طاعون عمواس ۱۵ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو ستاون حدیث روایت کی۔

(۷) معاویہ بن الحکم السلمیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ مدینہ میں سکونت اختیار کی اور تیرہ حدیث روایت کی۔

(۸) معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الامویؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ کاتبِ وحی ہیں۔ آنحضورؐ کے خطوط بھی لکھتے تھے۔ بہت بردبار، سنجیدہ، سخی، سیاست داں اور عقل مند تھے۔ خلفاء راشدین کے زمانہ میں بیس برس تک ملکِ شام کے گورنر رہے پھر خلیفہ ہوئے تو بیس برس تک خلافت کی اور یہ بنو امیہ کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں۔ ۶۸۰ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو تیس حدیث روایت کی۔

(۹) معقل بن یسار المزنیؓ۔ ان کی کنیت ابو علی ہے۔ حدیبیہ میں تحت الشجرہ انھوں نے بیعت کی تھی۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ بصرہ میں نہر معقل انھیں کی طرف منسوب ہے۔ ۶۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے چونتیس حدیث روایت کی۔

(۱۰) عمر بن عبد اللہ بن نافع القرشی العدویؓ۔ یہ بوڑھے صحابی قدیم الاسلام ہیں انھوں نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی پھر وہاں آکر مکہ میں مقیم رہے اور تاخیر سے مدینہ کی طرف ہجرت کی لمبی عمر پائی۔ ان سے صرف دو حدیث کتابوں میں مروی ہے۔ سعید بن المسیب نے ان سے روایت کیا۔

(۱۱) معن بن یزید بن الاخنس بن حبیب السلمی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ یہ اور ان کے والد اور دادا تینوں صحابی ہیں۔ کوفہ میں رہے پھر مصر میں پھر شام میں۔ اور دمشق کی فتح میں شریک تھے۔ مرج راہط میں ۶۴ھ میں وفات پائی۔

(۱۲) معقیب بن ابی فاطمہ الدوسیؓ۔ یہ قدیم الاسلام صحابی ہیں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے محافظ تھے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے بیت المال پر ان کو عامل مقرر کیا۔ ۶۴ھ میں وفات پائی۔ انھوں

مقتول ہوئے۔ چونکہ سال ۶۲۲ھ میں ایک سو چوبیس حدیث روایت کی۔

(۴) نعمان بن مقرن بن عائد المزنیؓ۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ سائبانی تھے ساتوں صحابی تھے، فتح مکہ کے دن قبیلہ مزینہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ انھوں نے صہبان کو فتح کیا اور واقعہ ہند ۲۳ھ میں شہید ہوئے۔

(۵) نعیم بن عبد اللہ الجمر المدنیؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ ابو ہریرہؓ اور جابرؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے والد عبد اللہ مسجد نبویؐ میں خوشبو کی دھونی کرتے تھے اس کو نمبر کیا گیا اور مجازاً نعیم کو بھی نمبر کیا گیا۔

(۶) نوّاس بن سمعان بن خالد الکلابی اوالانصاریؓ۔ مشہور صحابی ہیں، ملک شام میں سکونت اختیار کی انھوں نے ۱۴۰ شتر حدیث روایت کی۔

و

(۱) وائل بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر الحضریؓ۔ ان کی کنیت ابو ہنیدہ ہے۔ ان کے باپ یمن کے بادشاہ تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آنحضرتؐ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور اس پر بٹھایا اور ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی۔ انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور حضرت معاویہؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ انھوں نے ۱۲۰ شتر حدیث روایت کی۔

(۲) واصلہ بن معبد بن عتبہ الاسدیؓ۔ ان کی کنیت ابو سالم ہے۔ ۹۰ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور چند حدیث روایت کی۔ پہلے کوفہ میں رہے۔ پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے، قریباً ۹۰ھ تک زندہ تھے۔ رقبہ میں وفات پائی۔

ی

(۱) یزید بن الاسود العامری السوایؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے طائف میں سکونت اختیار کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے مخزومؓ کی نماز پڑھی اور ایک حدیث روایت کی جس کو ان کے بیٹے جابرؓ نے ان سے روایت کیا۔

(۲) یعلیٰ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام التمیمی الخنظلیؓ۔ ان کی کنیت ابو خلف یا ابو خالد ہے۔

ان کو یعلیٰ بن مُنیہ بھی کہتے ہیں۔ مُنیہ ان کی ماں کا نام ہے۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ غزوہ حنین و طائف و تبوک میں شریک ہوئے۔ جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بڑے سخی تھے۔ سنہ ۳۸ھ کے قریب وفات پائی۔ انھوں نے اڑتالیس حدیث روایت کی۔

بَابُ الْكُنَى مِنَ الرِّجَالِ

(۱) ابوالفتح السبعمیؓ۔ ان کا نام ہے عمرو بن عبد اللہ الہمدانی الکوفی۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ برابر بن عازبؓ، جابر بن سمرہؓ، جریر البجلیؓ، زید بن ارقمؓ اور عدی بن حاتمؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور کثیر الروایہ ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے اور ۲۱ھ میں وفات پائی۔

(۲) ابوالأسید الساعدیؓ۔ ان کا نام ہے مالک بن ربیعہ بن البذلہ الانصاری الخثعمی۔ الساعدی جلیل القدر صحابی ہیں۔ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ جنگ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی۔ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ بدرین میں سب سے آخری مرنے والے ہیں۔ سنہ ۳۶ھ میں وفات پائی۔ اٹھتر سال عمر تھی۔ انھوں نے اٹھائیس حدیث روایت کی۔

(۳) ابوامامۃ الباہلیؓ۔ ان کا نام صدیق بن عبد اللہ بن الحارث الباہلی۔ یہ مشہور صحابی ہیں جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ کثیر الروایہ ہیں۔ ملک شام میں سکونت اختیار کی۔ ۸۶ھ میں وفات پائی۔ اکیانوے سال عمر تھی۔ انھوں نے دو سو پچاس حدیث روایت کی۔

(۴) ابوامامۃ الحارثیؓ۔ ان کا نام ہے ایاس بن ثعلبہ الانصاری الحارثی۔ یہ ابو بردہ بن نیارؓ کے بھانجے ہیں۔ جنگ بدر میں جانا چاہتے تھے تو آنحضرتؐ نے ان کو روک دیا، کیونکہ ان کی ماں بیمار تھیں اور حکم دیا کہ اپنی ماں کی تیمارداری کریں۔ جب حضورؐ جنگ بدر سے واپس آئے تو

ان کی ماں وفات پا چکی تھیں اور مدفون ہو چکی تھیں تو آنحضرتؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔
انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیث روایت کی۔

(۵) ابو امامہ بن سہلؓ۔ ان کا نام ہے اسعد بن سہل بن حنیف الانصاری الملو سی
اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے پیدا
ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے نانا ابو امامہ اسعد بن زرارہ کے نام اور کنیت پر ان
کا نام اور کنیت رکھی۔ اس لحاظ سے صحابی کہے جاسکتے ہیں مگر یہ کبار تابعین میں سے
ہیں۔ اپنے والد اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ۲۷ھ میں وفات
پائی۔ ۹۲ سال عمر تھی۔

(۶) ابو امیہ المخزومیؓ۔ یہ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے
ایک حدیث مروی ہے جس کو ابو المنذر مولیٰ ابی ذر الغفاری نے ان سے روایت کیا،
(۷) ابو ایوب الانصاری المخزومیؓ۔ ان کا نام خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ ہے۔
اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ گئے تو انھیں
کے مکان میں اترے۔ ان کے بڑے فضائل ہیں۔ قسطنطنیہ میں غزوہ کرتے ہوئے
۱۵ھ میں وفات پائی اور وہیں ایک قلعہ کے نیچے مدفون ہوئے۔ انھوں نے
ایک سو پچاس حدیث روایت کی۔

(۸) ابو بردہ بن ابی موسیٰؓ۔ ان کا نام ہے عامر بن عبد اللہ بن قیس الاشعری۔
یہ مشہور صحابی ابو موسیٰ اشعریؓ کے بیٹے ہیں۔ باپ بیٹے دونوں کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔
ثقة تابعی ہیں۔ اپنے والد سے اور علیؓ و زبیرؓ و حذیفہؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔
اور کثیر الروایۃ ہیں۔ کوفہ کے قاضی تھے۔ ۲۷ھ میں وفات پائی۔ اور اسی برس سے

زیادہ عمر تھی۔

(۹) ابو برة الانصاریؓ۔ ان کا نام ہے ہانی بن نيار بن عمرو بن عبید بن کلاب البکوی الانصاری۔ یہ ہار بن عازب کے ماموں ہیں۔ جنگ یدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے۔ ۳۵ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے بیس حدیث روایت کی۔

(۱۰) ابو برة الاسلمیؓ۔ ان کا نام ہے نضد بن عبید بن الحارث المدنی۔ یہ مشہور صحابی ہیں جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور سات غزوے کئے وفات نبوی کے بعد بصرہ چلے گئے اور خراسان کا غزوہ کیا اور وہیں ۶۵ھ میں وفات پائی انھوں نے چھیالیس حدیث روایت کی۔

(۱۱) ابو بکر الصدیقؓ۔ نام و نسب یہ ہے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تميم بن مرّة القرشی التیمی ابو بکر بن ابی قحافہ۔ باپ بیٹے دونوں کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ صدیق اور عتیق آپ کا لقب ہے۔ بچپن سے آنحضورؐ کے ساتھی تھے اور آپ کے یار غار تھے۔ سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور اپنی جان اور مال سب حضورؐ پر قربان کر دیا۔ تمام غزوات میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ افضل صحابہ اور افضل امت ہیں۔ آنحضورؐ کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے والدین اور آپ کی اولاد سب صحابی ہیں۔ آنحضورؐ سے عمر میں قریباً ڈھائی سال چھوٹے تھے اور حضورؐ کے بعد قریباً ڈھائی سال تک خلافت کی۔ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ میں مدینہ میں وفات پائی اور حجرہ نبویہ میں مدفون ہیں۔ ۶۳ھ سال عمر تھی۔ آپ نے ایک سو بیالیس حدیث روایت کی۔

(۱۲) ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی المدنیؓ۔ ان کی کنیت ہی ان

کا نام ہے۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ بڑے فقیہ، عالم، عابد، سخی اور کثیر الحدیث تھے۔ ۹۴ھ میں وفات پائی۔

(۱۳) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بن زید بن لوزان الانصاری البخاری المدنی حمان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ یہ اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں، اور محمد روایت کرتے ہیں ابوبکر کے دادا عمرو بن حزم سے جو صحابی ہیں اور محمد کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ اور ابوبکر ثقہ تابعی ہیں۔ بڑے عابد و زاہد تھے۔ چالیس برس تک رات کو بچھونے پر نہیں لیٹے۔ مدینہ کے قاضی تھے۔ ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۴) ابوبکر بن حفص بن الحارث بن کلثوم بن عمرو الثقفی۔ یہ صحابی ہیں۔ انہی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ جنگ طائف کے دن یہ طائف کے قلعہ سے بکڑہ یعنی چرخ کے ذریعہ لٹک کر اترے اور آنکھوں کے پاس آکر مسلمان ہوئے تو حضورؐ نے ان کو آزاد کر دیا اور ان کی کنیت ابوبکر رکھی۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ جنگ جمل اور صفین سے الگ رہے۔ ۱۳۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی انھوں نے ایک سو تیس حدیث روایت کی۔

(۱۵) ابو ثعلبہ النخعی۔ ان کے اور ان کے باپ کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ ایک نام یہ بتایا گیا ہے، جرثم بن ناشب۔ یہ صحابی ہیں جو انہی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ جنگ خیبر اور حنین میں شریک ہوئے۔ بیعت الرضوان میں شریک تھے۔ جنگ صفین سے الگ رہے۔ مکہ شام میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۴۰ھ میں سجدہ کی حالت میں وفات پائی۔ انھوں نے چالیس حدیث روایت کی۔

(۱۶) ابو حنیفہؒ۔ ان کا نام ہے وہب بن عبد اللہ بن مسلم بن جنادۃ السوائی۔ یہ

صغیر السن صحابی ہیں۔ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ کچھ حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کیں پھر حضرت علیؑ کی صحبت میں رہے اور ان کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔
حضرت علیؑ نے اپنی خلافت میں ان کو کوفہ کا والی مقرر کیا۔ ۳۷ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ انھوں
نے پینتالیس حدیث روایت کی۔

(۱۷) ابو جعفر الباقرؑ۔ ان کا نام ہے محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الباشمی
المدنی۔ امام باقرؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ اپنے والد سے اور ابو سعید رضی
جابرؑ و ابن عمرؑ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ۵۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۷ھ میں مدینہ
میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

(۱۸) ابو جہمؑ۔ ان کا نام ہے عامر بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ القرشی
العدوی۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ علم الانساب کے ماہر تھے۔ یہ ان چار
آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت عثمانؓ کو دفن کیا اور وہ حکیم بن حزام، جُبیر بن مطعم
نیار بن مکرّم اور ابو جہم بن حذیفہ ہیں۔ یہ قریش کے معزز اور مُعتمِر لوگوں میں سے تھے۔ کعبہ
کی تعمیر میں دو مرتبہ شریک ہوئے، ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے تعمیر
کیا تھا دوسری مرتبہ زمانہ اسلام میں جب عبد اللہ بن الزبیرؓ نے تعمیر کیا۔ انھوں نے
زمانہ جاہلیت میں شراب چھوڑ دی تھی۔

(۱۹) ابو جہیم بن الحارثؑ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن الحارث بن الصمۃ الانصاری
الخرجی۔ یہ صحابی ہیں۔ اُبی بن کعبؓ کے بھانجے ہیں۔ حضرت معاویہؓ کی خلافت
تک زندہ تھے۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۲۰) ابو حذیفہؑ۔ ان کا نام ہے ہشام یا ہشیم یا ہاشم بن عتیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
بن عبد مناف القرشی العُشبی۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حبشہ اور مدینہ

دونوں کی طرف ہجرت کی۔ اور قبلتین کی طرف نماز پڑھی۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ ^{۳۱} سالہ میں شہید ہوئے۔ چھپن برس عمر تھی۔

(۲۱) ابو حمید الساعدی ^{رضی اللہ عنہ}۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے۔ عبد الرحمن بن سعد بن المنذر الانصاری الخزرجی الساعدی الہمدنی۔ یہ صحابی ہیں جو اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ ^{۳۲} سالہ میں ان کی وفات ہوئی۔ انھوں نے چھپیس حدیث روایت کی۔

(۲۲) ابو حنیفہ۔ ان کا نام ہے نعمان بن ثابت بن زوطا الکوفی۔ یہ مشہور امام ابو حنیفہ ہیں۔ ^{۳۳} سالہ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ^{۳۵} سالہ میں بغداد میں وفات پائی۔ ^۲ شربرس عمر تھی۔ ان کے زمانہ میں چار صحابی موجود تھے انس بن مالک ^۱ بصرہ میں، عبداللہ بن ابی اوفی ^۲ کوفہ میں، سہل بن سعد ساعدی ^۳ مدینہ میں، ابو الطفیل عامر بن واثلہ ^۴ مکہ میں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ امام صاحب نے بعض صحابہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت کی ہے اس لئے تابعی ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ تابعین سے ملاقات اور روایت کی ہے۔ جیسے، عطاء بن ابی رباح، امام باقر اور عمرو بن شعیب وغیرہ اس لئے تبع تابعی ہیں، البتہ حضرت انس کو دیکھا ہے اس لحاظ سے تابعی کہہ سکتے ہیں۔ بڑے فقیہ اور مجتہد تھے۔ بہت متقی پرہیزگار اور بڑے عبادت گزار تھے۔ ان کے مناقب بیشمار ہیں۔

(۲۳) ابوالدرداء الانصاری الخزرجی ^{رضی اللہ عنہ}۔ ان کا نام عویم بن زید بن قیس ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ جنگ بدر کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ عالم اور فقیہ تھے۔ ملک شام میں سکونت اختیار کی۔ دمشق میں ^{۳۲} سالہ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو اناسی حدیث روایت کی۔

(۲۴) ابو ذر الغفاریؓ۔ ان کا نام جُنْدُب بن جُادہ ہے۔ مشہور صحابی ہیں۔ اپنی

کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ مکہ میں بہت پہلے مسلمان ہوئے۔ یہ پانچویں مسلمان تھے۔ پھر اپنی قوم میں چلے گئے، وہیں رہے یہاں تک کہ غزوہ خندق کے بعد مدینہ آئے پھر ربذہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی عبادت کرتے تھے۔ انھوں نے دو سو اکیاسی حدیث روایت کی۔

(۲۵) ابو رافعؓ۔ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ ان کا نام

اسلم ہے۔ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ پہلے حضرت عباسؓ کے غلام تھے انھوں نے آنحضورؐ کو ہبہ کر دیا تو آنحضورؐ نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ قبلی ہیں۔ جنگ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے مگر اس وقت مکہ میں مقیم تھے، اس لئے اس جنگ میں شریک نہ ہو سکے غزوہ احدا اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۶ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ انھوں نے اڑسٹھ حدیث روایت کی۔

(۲۶) ابو رکانہؓ۔ ان کا نام ہے عبد بنہ بن ہاشم بن المطلب بن عبد مناف

القرشی المطلبی۔ انھوں نے اپنی بیوی امّ رکانہ کو تین طلاق دے دی تھی تو آنحضورؐ نے ان کو رجوع کرنے کا حکم دیا۔

(۲۷) ابو رُمثہؓ۔ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان

کا نام رفاعہ بن یثرب ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ اپنے باپ کے ساتھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضورؐ سے چند حدیث روایت کی اور ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کیا۔ افریقہ میں وفات پائی۔

(۲۸) ابو الزبیرؓ۔ ان کا نام ہے محمد بن مسلم بن مرس الاسدی الکلی۔ یہ ثقہ تابعی

ہیں۔ جابر بن عبد اللہؓ، ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ۲۷ھ میں وفات پائی

(۲۹) ابوالزنادؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن ذکوان القرشی المدنی۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ ابوالزناد کے ساتھ معروف و مشہور ہیں۔ یہ ثقہ اور فقیہ تابعی ہیں انسؓ وابن عمرؓ وغیرہ سے مرسل روایت کرتے ہیں اور اعرج وابن المسیب وغیرہ سے زیادہ روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے کہا "اصح الاسانید ابوالزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ" ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی۔ ۳۱ھ میں وفات پائی۔

(۳۰) ابوسعید الخدریؓ الانصاریؓ۔ ان کا نام ہے سعد بن مالک بن سنان۔ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں تحت الشجرہ انھوں نے بیعت کی۔ جنگ احد میں چھوٹے تھے، بعد کے غزوات میں شریک ہوئے علماء صحابہ میں سے تھے۔ مدینہ میں ۳۵ھ میں وفات پائی۔ حنبہ البقیع میں مدفون ہوئے چوراسی سال عمر تھی۔ انھوں نے ایک ہزار ایک سو ستر حدیث روایت کی۔

(۳۱) ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف الزہری المدنی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ثقہ اور فقیہ تابعی ہیں۔ کثیر الحدیث ہیں۔ اسامہ بن زیدؓ، ابویوسفؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ ۹۴ھ میں وفات پائی۔ بہتر سال عمر تھی۔

(۳۲) ابواصحؓ۔ ان کا نام ایاد ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ انھوں نے دو حدیث روایت کی جن کو مجمل بن خلیفہ نے ان سے روایت کیا۔ یہ غائب ہو گئے۔ پھر معلوم نہیں کہاں ان کی موت ہوئی۔

(۳۳) ابو شریح الخزاعیؓ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ہے خولید بن عمرو الخزاعی الکعبی المدنی۔ یہ صحابی ہیں فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ خزاعہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ ۶۸ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ انھوں نے بیشمار حدیث روایت کی۔

(۳۴) ابو صرمہؓ۔ ان کا نام ہے مالک بن قیس یا قیس بن مالک المازنی الانصاری اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ صحابی ہیں۔ جنگ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ شاعر تھے۔ چند حدیث انھوں نے روایت کی۔

(۳۵) ابو الطفیلؓ۔ ان کا نام ہے عامر بن واثلہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخشش الکنافی اللیثی المکی۔ ۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ابو بکرؓ و عمرؓ و علیؓ وغیرہ سے روایت کیا۔ کوفہ میں حضرت علیؓ کی صحبت میں رہے۔ جب حضرت علیؓ شہید ہو گئے تو یہ مکہ میں آکر مقیم ہو گئے۔ یہ شاعر بھی تھے۔ فصیح و بلیغ اور حاضر جواب تھے۔ ۱۰ھ میں مکہ میں وفات پائی۔ یہ دنیا میں سب سے اخیر میں مرنے والے صحابی تھے۔

(۳۶) ابو عامر الاشعریؓ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے کہا عبد اللہ بن ہانی، کسی نے کہا عبید بن ہانی وغیرہ۔ بہر حال یہ صحابی ہیں انھوں نے چند حدیث روایت کی اور ان سے ان کے بڑے عامر نے روایت کیا۔ عبد الملک بن مروان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

(۳۷) ابو عبیدہ بن الجراحؓ۔ ان کا نام ہے عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن الحارث بن فہر القرشی الفہری۔ یہ حبیل القدر صحابی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ابو عبیدہ اس امت کے امین ہیں۔“

شروع ہی میں مسلمان ہوئے۔ حبشہ کی دوسری ہجرت میں ہجرت کی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ احد میں آنحضورؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور حضورؐ کے چہرے میں خود کے دو حلقے جو دھنس گئے تھے ان کو نکالا تو ابو عبیدہ کے سامنے کے دونوں دانت گر گئے۔ صحابہ میں ابو بکرؓ و عمرؓ کے بعد آنحضورؐ کو ابو عبیدہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ملکِ شام کے والی مقرر ہوئے۔ یرموک، جابیہ، رماہ اور دمشق وغیرہ فتح کیا۔ بڑے عابد و زاہد اور منکسر المزاج تھے۔ طاغون عمواس ۱۸ھ میں وفات پائی اور مقامِ بیسان میں مدفون ہوئے۔ اٹھاون برس عمر تھی۔ اکھول نے چودہ حدیث روایت کی۔

(۳۸) ابو عمیر بن انس بن مالک ح۔ ان کا نام عبد اللہ ہے۔ صغار تابعین میں ان کا شمار ہے۔ اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں۔ اپنے باپ انس بن مالکؓ کے بعد بہت زمانہ تک زندہ رہے۔

(۳۹) ابو عیاش الزرقیؓ۔ ان کا نام ہے زید بن الصامت الانصاری الزرقی۔ یہ صحابی ہیں۔ اکھول نے صلوٰۃ الخوف کے بارے میں حدیث روایت کی۔ جنگِ احد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۷ھ کے بعد وفات پائی۔

(۴۰) ابو قتادہؓ۔ ان کا نام ہے الحارث بن ربیع بن بلدۃ الانصاری السلمی المدنی۔

صحابی ہیں۔ جنگِ احد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۵ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ ۲۷ برس عمر تھی۔ اکھول نے ایک سو ستر حدیث روایت کی۔

(۴۱) ابو قلابہؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن دید بن عمرو الجرمی۔ مشہور تابعی ہیں۔ انسؓ

حذیفہؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ،

فقیہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ ملک شام میں سلسلہ میں وفات پائی۔

(۴۲) ابو محذورہؓ۔ ان کا نام ہے اوس بن معیر بن لؤذان الحبحی المکی المؤذن۔ ان

کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ یہ اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ راستہ میں کہیں جا رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے واپس آرہے تھے۔ نماز کے وقت مؤذن نے

اذان دی تو ابو محذورہ اپنے ساتھیوں سمیت بطور مضحکہ اذان کی نقل اتارنے لگے۔ ان کی آواز بڑی دلکش تھی، آنحضورؐ نے ان کو بلا کر اذان کی تلقین کی اور اپنے سامنے ان سے

اذان دلوائی، اس کے بعد آنحضورؐ نے ایک تھیلی میں تھوڑی سی چاندی اکھنیں دی اور ان کی پیشانی سے لیکر ناف تک ہاتھ پھیر کر برکت کی دعا دی۔ ابو محذورہ فوراً مسلمان

ہو گئے۔ اور ان کی درخواست پر آنحضورؐ نے ان کو مکہ کا مؤذن مقرر کیا۔ چنانچہ برابر وہ مکہ ہی میں اذان دیتے رہے اور ان کے بعد ان کی اولادیں مکہ کی مؤذن باقی رہی۔

۵۹ھ میں مکہ میں وفات پائی۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۴۳) ابو مرثد الغنویؓ۔ ان کا نام ہے کنان بن الحُصَین بن یزید بن یزید الغنوی۔ یہ

صحابی ہیں۔ اپنی کینت کے ساتھ مشہور ہیں۔ جنگ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ملک شام میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۳۷ھ میں وفات پائی۔ چھیٹھ سال عمر تھی۔ انھوں نے ایک حدیث روایت کی۔

(۴۴) ابو مریم الازدیؓ۔ ان کا نام نہیں معلوم۔ بعض لوگوں نے کہا کہ عمرو بن مرة

الجبہنی جن کی کینت ابو طلحہ اور ابو مریم ہے وہ یہی ہیں اور بعض لوگوں نے کہا کہ نہیں، ابو مریم

الازدی دوسرے ہیں۔ یہ حال یہ صحابی ہیں۔ فلسطین میں سکونت اختیار کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان سے حدیث سنی حضرت معاویہؓ کی خلافت میں وفات پائی۔

(۴۵) ابو مسعودؓ۔ ان کا نام ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرة الانصاری الخزرجی البدریؓ۔ یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ جنگ احد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ ۱۰۲ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے ایک سو دو حدیث روایت کی۔

(۴۶) ابو موسیٰ الاشعریؓ۔ ان کا نام ہے عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار۔ بہت مشہور صحابی ہیں۔ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ قرآن بڑی خوش آواز سے پڑھتے تھے۔ آنحضرتؐ نے ان کو یمن پر عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے بصرہ پر عامل مقرر کیا تو ابوزوارہ اصبہاں فتح کیا۔ حضرت عثمانؓ نے کوفہ پر عامل مقرر کیا۔ جنگ صفین میں حکم تھے۔ ۳۵ھ میں وفات پائی۔ ۶۳ برس عمر تھی۔ انھوں نے تین سو ساٹھ حدیث روایت کی۔

(۴۷) ابو داؤد اللیثیؓ۔ ان کا نام ہے الحارث بن مالک۔ یہ صحابی ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ قدیم الاسلام ہیں اور بعض لوگوں نے کہا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ایک سال تک مکہ میں جا کر رہے اور وہیں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ پچاسی برس عمر تھی۔ انھوں نے چوبیس حدیث روایت کی۔

(۴۸) ابو ہریرہؓ۔ ان کے اور ان کے باپ کے نام میں بہت اختلاف ہے زیادہ مشہور اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ہے عبدالرحمن بن صخر الدوسی۔ ایک چھوٹی سی بلی پال رکھی تھی جس کو ساتھ لئے رہتے تھے، اس لئے آنحضرتؐ نے ان کی کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔ یہ بہت مشہور صحابی ہیں۔ جنگ خیبر کے سال یعنی ۶ھ میں مسلمان ہوئے اور اس جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے پھر برابر آنحضرتؐ کے

ساتھ رہے۔ علم دین سیکھنے کے بڑے شائق تھے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ حدیث کے حافظ تھے۔
 آٹھ سو سے زیادہ آدمیوں نے ان سے حدیث روایت کی۔ ^{۵۳۷} مدینہ میں وفات
 پائی۔ اٹھتر سال عمر تھی۔ انھوں نے پانچ ہزار تین سو چھتر حدیث روایت کی۔

فصل فی الابیناء

- (۱) ابن ابی آوفیؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن ابی آوفی۔ حرف العین میں ان کا تذکرہ ہو چکا
 ابو آوفی کا نام علقمہ بن خالد ہے۔
- (۲) ابن بُجینہؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن مالک بن القشُب اور کبھی مال کی طرف
 منسوب کر کے کہتے ہیں عبد اللہ بن بُجینہ۔ ان کا تذکرہ بھی حرف العین میں گذر چکا۔
- (۳) ابن بُریدہؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن بُریدہ۔ ان کا تذکرہ حرف العین میں ہو چکا
- (۴) ابن الزبیرؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن الزبیر بن العوام۔ ان کا تذکرہ حرف العین
 میں گذر چکا۔ اگرچہ زبیر بن عوام کے اور بھی لڑکے تھے مثلاً عروہ و منذر و خالد وغیرہ، مگر محدثین
 نے اصطلاح ٹھہرائی ہے کہ ابن الزبیر سے عبد اللہ ہی مراد ہوں گے۔
- (۵) ابن عباسؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب۔ ان کا تذکرہ
 حرف العین میں ہو چکا۔ حضرت عباس کے دوسرے بیٹے بھی تھے جیسے فضل، عبید اللہ،
 عبد الرحمن وغیرہ۔ مگر محدثین کی اصطلاح کے مطابق ابن عباس سے عبد اللہ ہی مراد ہوتے ہیں۔
- (۶) ابن ابی عمارؓ۔ ان کا نام ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار القرشی المکی۔
 یہ ثقہ تابعی ہیں۔ ابن عمرؓ اور جابرؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ زیادہ عبادت گزار تھے
 اس لئے قریش ان کا لقب ہو گیا تھا۔
- (۷) ابن عمرؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب۔ ان کا تذکرہ حرف العین

میں گذر گیا۔ حضرت عمرؓ کے دوسرے بیٹے عبید اللہ وغیرہ بھی ہیں، مگر محدثین اپنی اصطلاح کے موافق عبید اللہ ہی کو مراد لیتے ہیں۔

(۸) ابن کعب بن مالکؓ۔ ان کا نام ہے عبد الرحمن بن کعب بن مالک الانصاری المدنی ان کی کنیت ابو الخطاب ہے۔ یہ ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ اپنے باپ اور بھائی سے روایت کرتے ہیں۔ سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں وفات پائی۔

(۹) ابن مسعودؓ۔ ان کا نام ہے عبد اللہ بن مسعود بن غافل۔ ان کا تذکرہ حرف العین

میں گذرا۔

فائدہ

واضح ہو کہ عبد اللہ کی جمیع عبادلہ ہے۔ صحابہ کے اخیر زمانہ میں جن چار عبد اللہ پر علم کا دار و مدار تھا ان کو عبادلہ اربعہ کہتے ہیں۔ عبادلہ اربعہ یہ ہیں :-

(۱) عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ، (۲) عبد اللہ بن عباسؓ، (۳) عبد اللہ بن عمرؓ، (۴) عبد اللہ بن الزبیرؓ۔ باقی عبد اللہ بن مسعود کا شمار ان میں نہیں ہوا، کیونکہ وہ پہلے ہی ۳۲ھ میں وفات پا چکے تھے۔ نیز وہ شیوخ صحابہ میں سے تھے۔

محدثین کے نزدیک عبادلہ ثلاثہ یہ ہیں :-

(۱) عبد اللہ بن عمرؓ، (۲) عبد اللہ بن عباسؓ، (۳) عبد اللہ بن الزبیرؓ۔

فقہار کے نزدیک عبادلہ ثلاثہ یہ ہیں :-

(۱) عبد اللہ بن عمرؓ، (۲) عبد اللہ بن عباسؓ، (۳) عبد اللہ بن مسعودؓ

(۱۰) ابن ام مکتومؓ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض لوگ کہتے ہیں عبد اللہ اور

یہی زیادہ مشہور ہے اور محدثین زیادہ تر ان کا نام بتلاتے ہیں عمرو بن قیس بن زائدہ بن الاصم

القرشی العامری۔ ان کی ماں ام مکتوم کا نام ہے عاتکہ بنت عبد اللہ بن عنکبہ۔ یہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے اور آنحضورؐ سے پہلے ہی مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ انھیں کا ذکر ہے عَبَسَ وَتَوَلَّى اَنْ جَاءَهُ الْاَعْلَى میں اور انھیں کے بارے میں غَيْرُ اُولَى الضَّرَرِ کا استثناء نازل ہوا۔ آنحضورؐ جب خود غزوات میں تشریف لے جاتے تو ان کو اپنا نائب بناتے، چنانچہ تیرہ مرتبہ آنحضورؐ نے ان کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخر میں وفات پائی۔

کتاب النساء

(۱) اسماء بنت ابی بکرؓ۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں جو حضرت عائشہؓ سے بیس برس بڑی ہیں اور عبد اللہ بن الزبیرؓ کی ماں ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ سترہ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوئیں۔ ان کا لقب ذات النطاقین ہے۔ اپنے بیٹے عبد اللہ بن الزبیر کے مقتول ہونے کے بیس دن بعد مکہ میں مکہ میں وفات پائی۔ ست سال عمر تھی۔ انھوں نے چھپن حدیث روایت کی۔

(۲) اسماء بنت عمیس بن معد بن الحارث بن تیمم الخثعمیہؓ۔ یہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت الحارث کی اخیانی بہن ہیں۔ ان کی ماں کا نام ہے خولہ (مہند) بنت عوف بن زہمیر۔ یہ شروع ہی میں مسلمان ہوئیں اور اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں ان کے لطن سے محمد و عبد اللہ و عون پیدا ہوئے۔ پھر انھوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جعفر کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے نکاح کیا اور انھیں کے لطن سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے۔ مرتے کے بعد انھیں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غسل دیا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے ان سے نکاح کیا تو ان کے لطن سے

یحییٰ بن علی پیدا ہوئے۔ حضرت علیؑ کے بعد انھوں نے وفات پائی۔ انھوں نے ساٹھ^{۶۰} حدیث روایت کی۔

(۳) اسماء بنت یزید بن السکن بن رافع بن امرئ القیس الانصاریۃ الاوسیۃ الاشہلیۃ المدنیۃؓ۔ ان کی کنیت ام سلمہ ہے۔ یہ معاذ بن جبل کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ان کو خطیبۃ النساء کہا جاتا تھا۔ بڑی عقلمند اور دیندار تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ جنگ یرموک میں نوروسیوں کو اپنے خیمہ کی چوبیسے قتل کیا۔ اس کے بعد ایک مدت تک زندہ رہیں۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۴) بریرہؓ۔ یہ حضرت عائشہؓ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔ یزید بن معاویہؓ کے زمانہ تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر کا نام مغیث ہے، جن کے غلام اور آزاد ہونے میں اختلاف ہے۔ آزادی کے وقت آنحضرتؐ نے بریرہ کو اختیار دیا، چنانچہ انھوں نے مغیث سے علیحدگی اختیار کر لی

(۵) بکسرہ بنت صفوان بن نوفل القرشیۃ الاسدیۃؓ۔ یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی ہیں قدیم الاسلام ہیں۔ انھوں نے ہجرت اور بیعت کی۔ حضرت معاویہؓ کے زمانہ تک زندہ رہیں۔ انھوں نے گیارہ حدیث روایت کی۔

(۶) جذامہ بنت وہب الاسدیۃؓ۔ یہ صحابیہ ہیں۔ انیس بن قادہ کی بیوی ہیں۔ مکہ میں مسلمان ہوئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ انھوں نے دو حدیث روایت کی

(۷) ام المؤمنین حضرت جویریہؓ رضی اللہ عنہا۔ ان کا نسب یہ ہے جویریہ بنت الحارث بن ابی مرار بن حبیب بن جذیمہ الخزاعیۃ المصطلقیۃؓ۔

غزوہٴ مُصِیْع یعنی غزوہٴ بنی المصطلق میں قید ہو کر آئیں اور ثابت بن قیس کے حصہ میں پڑیں انھوں نے ان سے کثرت کر لی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زر کتابت ادا کر کے ان کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا تو تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا، اس طرح بنی المصطلق کے سیکڑوں گھرانے آزاد ہو گئے۔ ان کا نام بڑھ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ رکھا۔ ان کے باپ حارث اپنی قوم کے سردار تھے۔ جویریہ نے سہ ماہ میں مدینہ میں وفات پائی اور جبہ البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ^{۶۵}سپینٹھ سال عمر تھی انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۸) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔ یہ حضرت عمر فاروق ابن الخطابؓ کی بیٹی ہیں۔ ان کی ماں کا نام زینب بنت مطعون ہے جو مشہور صحابی عثمان بن مظعونؓ کی بہن تھیں اور خود صحابیہ تھیں۔ حضرت حفصہؓ عبد اللہ بن عمرؓ کی حقیقی بہن ہیں۔ بعثت نبویؐ سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ماں باپ اور شوہر کے ساتھ مسلمان ہوئیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے پہلے شوہر خنیس بن حذافہ جنگ بدر کے زخموں سے شہید ہو گئے تو ۳۷ھ میں آنحضرتؐ نے ان سے نکاح کیا۔ بڑی نمازی اور روزہ دار تھیں۔ ۵۷ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ^{۶۳}ترستھ سال عمر تھی۔ انھوں نے ساٹھ حدیث روایت کی۔

(۹) حمہ بنت حشب الاسدیہ رضی اللہ عنہا۔ یہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن ہیں ان کے شوہر مصعب بن عمیرؓ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو اس کے بعد طلحہ بن عبید اللہ سے نکاح ہوا۔ یہ جنگ احد میں پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ ۶ھ کے بعد وفات پائی۔

(۱۰) خولہ الانصاریہ الخزرجیہ بنت ثعلبہ بن اصرم رضی اللہ عنہا۔ یہ وہی صحابیہ ہیں جن سے ان کے شوہر اوس بن الصامت نے ظہار کیا تھا تو ان کے بارے میں سورہٴ مجادلہ ^{۶۰}قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ نازل ہوئی۔

(۱۱) رَبِيعَ بِنْتَ النَّظَرِ بْنِ مُمْغَمٍ الْأَنْصَارِيَّةِ الْخَزَجِيَّةِ - یہ صحابیہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی ہیں۔

(۱۲) سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ - یہ صحابیہ ہیں۔ ان کے شوہر سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع میں مکہ میں وفات پا گئے اور یہ حاملہ تھیں۔ چند ہی روز کے بعد وضع حل ہوا تو ان کی عدت ختم ہو گئی اور آنحضورؐ نے ان کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے بارہ حدیث روایت کی۔

(۱۳) سُرَارُ بِنْتُ نَهْأَانَ الْغَنَوِيَّةِ - یہ صحابیہ ہیں۔ انھوں نے حجۃ الوداع میں آنحضورؐ کا خطبہ سنا۔ ان سے ربیعہ بن عبد الرحمن نے روایت کیا۔

(۱۴) سُهَيْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيَّةِ الْعَامِرِيَّةِ - یہ صحابیہ ہیں۔ بہت پہلے مسلمان ہوئیں اور اپنے شوہر ابو حذیفہ کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی۔ انھوں نے ابو حذیفہ کے بتنی سالم کو دودھ پلایا جبکہ وہ جوان ہو چکے تھے۔

(۱۵) اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ سَوْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - ان کا نسب یہ ہے سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ

بِنْتُ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ الْقُرَشِيَّةِ الْعَامِرِيَّةِ - اپنے چچا زاد بھائی سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حبشہ کی دوسری ہجرت میں اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کی۔ کچھ دنوں کے بعد حبیب مکہ واپس آئیں تو سکران نے وفات پائی۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد سب سے پہلے آنحضورؐ نے سالہ نبوت میں حضرت سَوْدَةُ سے نکاح کیا۔ ۵۵ھ میں مدینہ میں وفات پائی اور بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے اخیر زمانہ میں وفات پائی۔ انھوں نے پانچ حدیث روایت کی۔

(۱۶) صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ بْنِ عُمَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْعَدْرِيَّةِ - ان کی صحابیت میں اختلاف

ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ یہ صحابیہ ہیں۔ بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے سماع کی تصریح

(۱۷) صفار بنت بسر المازنیہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں کہا جاتا ہے کہ صفار ان کا لقب ہے، اور

ان کا نام نہیہ ہے۔ ان کے ماں باپ اور ان کے بھائی عبد اللہ بھی صحابی ہیں۔

(۱۸) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان کی کینت ام عبد اللہؓ

یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں۔ ان کی ماں ام رومان ہیں۔ بعثت نبوی کے چار سال بعد

پیدا ہوئیں۔ سنہ نبوی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ان سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر

چھ سال تھی اور ہجرت کے بعد مدینہ میں ان کی خصلتیں ہوئی جبکہ ان کی عمر نو برس تھی۔ بڑی

عالمہ فاضلہ اور فقیہہ تھیں۔ ایام العبر اور اشعار کی بڑی عالمہ تھیں۔ حضورؐ کی وفات کے

وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ مدینہ میں ۵۵ھ میں وفات پائی اور جنۃ البقیع میں مدفون

ہوئیں۔ چھیالیس سال عمر تھی۔ انھوں نے دو ہزار دو سو دس حدیث روایت کی۔

(۱۹) فاطمہ بنت ابی حبیش القرشیۃ الاسدیہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں۔ عبد اللہ بن حبیش کی بیوی

ہیں۔ ان کو استحاضہ کی شکایت تھی۔

(۲۰) فاطمہ بنت قیس بن خالد القرشیۃ الفہریہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں۔ انھوں نے ہجرت

کی۔ ان کے پہلے شوہر ابوبکر بن حفص مخزومی نے ان کو تین بار طلاق دے دی تو انھوں نے اسامہ

بن زید سے نکاح کر لیا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ کے زمانہ خلافت تک زندہ تھیں۔ انھوں نے چونتیس

حدیث روایت کی۔

(۲۱) فریعیہ بنت مالک بن سنان الانصاریہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں۔ ابوسعید خدریؓ کی بہن

ہیں۔ بیعتہ الرضوان میں شریک ہوئیں۔ انھوں نے چند حدیث روایت کی۔

(۲۲) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا۔ ان کا نسب یہ ہے۔ میمونہ بنت الحارث

بن حزن بن بجیر بن الہرم القرشیہ الہلالیہ۔ ان کی ماں ہند بنت عوف بن زہیر ہیں۔ ان کے پہلے شوہر ابو رثیم بن عبد العزیٰ وفات پا گئے تو ذوالقعدہ ۳۷ھ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا کے لئے مکہ جا رہے تھے تو آپ نے مقام سرت میں ان سے نکاح کیا۔ ان کا نام بڑہ تھا تو آنحضرتؐ نے بدل کر میمونہ رکھا۔ حضرت میمونہؓ آنحضرتؐ کی سب سے آخری بیوی ہیں۔ ۱۵ھ میں مقام سرت میں وفات پائی۔ انھوں نے چھیالیس حدیث روایت کی۔

بَابُ الْكَثْنِ مِنَ النِّسَاءِ

(۱) ام المؤمنین اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ ان کا نام و نسب یہ ہے رملہ بنت ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس القرشیہ الامویہ۔ ماں کا نام صفیہ بنت ابی العاص ہے جو حضرت عثمان غنیؓ کی بھوپھی ہیں۔ بعثت نبویؐ سے سترہ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ عبید اللہ بن حبش کی بیوی تھیں۔ میاں بیوی دونوں ساتھ ہی مسلمان ہوئے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبش جا کر عبید اللہ عیسائی ہو گیا اور وہیں انتقال کر گیا۔ ۶ھ یا ۷ھ میں نجاشی بادشاہ نے حبش ہی میں ام حبیبہ کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور خود چار سو دینار ہمارہ ادا کر دیا۔ ام حبیبہ وہاں سے روانہ ہو کر مدینہ پہنچیں اور حرم نبویؐ میں داخل ہوئیں اپنے بھائی امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں ۳۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ چوبیس سال عمر تھی۔ انھوں نے پینیسٹھ حدیث روایت کی۔

(۲) ام حبیبہ بنت حبش الاسدیہ رضی اللہ عنہا۔ ام المؤمنین حضرت زینب بنت حبش کی بہن ہیں اور عبد الرحمن بن عوف کی بیوی ہیں۔ صحابیہ ہیں۔ ان کو استخامہ کی شکایت تھی۔

(۳) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ ان کا نام و نسب یہ ہے، ہند بنت ابی امیہ حذیفہ بن المغیرہ بن عبد اللہ عکرم بن مخزوم القرشیہ المخزومیہ۔ ماں کا نام ہر

عائکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک الکلبانیہ۔ ان کا نکاح ان کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عبدالمطلب سے ہوا جو اپنی کنیت ابوسلمہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور آنحضورؐ کے رضاعی بھائی ہیں۔ ابتدا ہی میں اپنے شوہر کے ساتھ مسلمان ہوئیں اور انھیں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، کچھ دنوں کے بعد وہاں سے واپس آکر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابوسلمہؓ غزوہ احد کے زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور ۳۷ھ میں وفات پا گئے۔ پھر اسی ۳۷ھ میں آنحضورؐ نے اُم سلمہؓ سے نکاح کیا۔ یہ کامل العقل اور صائب الرائے تھیں۔ عابدہ وزاہدہ اور فیاض تھیں ۳۷ھ میں وفات پائی اور جنبۃ البقیع میں مدفون ہوئیں۔ چوراسی برس عمر تھی۔ انھوں نے تین سو اٹھتر حدیث روایت کی۔

(۴) اُم عطیہؓ ان کا نام ہے نسیبہ بنت الحارث الانصاریہ۔ مشہور صحابیہ ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئیں۔ مجاہدین کے لئے کھانا پکاتیں اور سامان کی حفاظت کرتیں، زخیموں کی مرہم پٹی کرتیں۔ خلافت راشدہ کے زمانہ میں بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ انھوں نے چالیس حدیث روایت کی۔

(۵) اُم کثرؓ الکعبیہ الخزاعیہ المکیہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں۔ صلح حدیبیہ میں مسلمان ہوئیں اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند حدیث روایت کی۔

(۶) اُم ورقہؓ بنت عبداللہ بن الحارث بن عوف بن نوفل الانصاریہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں آنحضورؐ سے غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت چاہی کہ شاید شہادت نصیب ہو تو آپؐ نے فرمایا کہ تم گھر میں رہو اللہ تعالیٰ تم کو وہیں شہادت عطا کرے گا۔ اور حضورؐ ان کو شہید کہتے تھے۔ قرآن پڑھی ہوئی تھیں اس لئے آنحضورؐ نے ان کو عورتوں کا امام بنا دیا تھا۔

انہوں نے ایک غلام اور ایک لونڈی مدبر کیا تھا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ان دونوں نے مل کر اُمّ ورتو کو قتل کر دیا اس طرح ان کو ان کے گھر سے شہادت نصیب ہوئی، اور حضورؐ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔

حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سولی پر چڑھا دیا، اور یہ دونوں پہلے شخص ہیں، جن کو مدینہ میں سولی دی گئی۔

(۷) اُمّ ہانیؓ۔ ان کا نام و نسب یہ ہے فاختہ بنت ابی طالب بن عبد المطلب القرشیہ الہاشمیہ۔ ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت اسد ہے، اس لئے اُمّ ہانیؓ حضرت علیؓ کی حقیقی بہن ہیں۔ ان کا کاح ہبیرہ بن ابی وہب سے ہوا۔ یہ فتح مکہ میں مسلمان ہوئیں اور ان کا شوہر ہبیرہ بنجران بھاگ گیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ انہوں نے چھیالیس حدیث روایت کی۔

(۸) اُمّ ہشام بنت حارثہ بن النعمان الانصاریہؓ۔ یہ صحابیہ ہیں انہوں نے چند حدیث روایت کی اور جمعہ کے خطبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر سورہ ق یاد کیا۔

فهرست مالک بن نصر بن کثانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن نصر بن خزیمه بن معد بن عدنان

شجره مبارکه طایفه خلفاء راشدین و محدثه ملته

الحارث

حنیه

امیهب

بال

البحارح

عبدالله

ابو عبیده

مزه

تیم

سعد

کعب

عمرو

عالم

عثمان

ابو بکر

طلحه

زید

کلاب

قطی

عبد مناف

عبدمنصور

امیه

ابوالعاص

عقان

عثمان

زید

زهره

الحارث

عبدالله

عبد

عبد

عبد

عبد

عبد

عبد

عدی

زاد

قوا

عبدالله

ریاح

عبدالله

نقیل

خطاب

عمرو

شجره خلفای بنی امیه

مدت خلافت ۹۲ سال

امیه

ابوالنعمان

حرب

ابوسفیان

(۱) معاویه اول ۶۰ هـ

(۲) یزید اول ۶۸ هـ

(۳) معاویه ثانی ۷۲ هـ

(۴) مروان اول ۶۹ هـ

عبدالعزیز

محمد

(۵) عبدالملک ۷۹ هـ

(۶) یزید ثانی ۸۰ هـ

(۷) ولید ثانی ۸۶ هـ

(۸) یزید ثانی ۸۹ هـ

(۹) مروان ثانی ۹۲ هـ

تہذیب و اخلاق و عبادت

مدت خلافت ۲۴ سال

محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس

(۱) اسفار ۱۳۱ھ (۲) منصور ۱۵۱ھ

(۳) ہمدی ۱۶۹ھ

(۴) بادی ۱۷۱ھ (۵) لردن شیر ۱۹۳ھ

(۶) این ۱۹۵ھ (۷) مامون ۱۹۷ھ (۸) منصور ۲۲۴ھ

(۹) واثق ۲۳۲ھ

(۱۰) متوکل ۲۳۴ھ

(۱۱) مستدر ۲۵۶ھ (۱۲) معتز ۲۷۹ھ

(۱۳) معتز ۲۵۵ھ (۱۴) معتز ۲۵۶ھ

(۱۵) معتز ۲۵۶ھ

(۱۶) کسری ۲۹۵ھ

(۱۷) مستدر ۲۹۷ھ (۱۸) مستدر ۲۹۸ھ

(۱۹) طاغ ۳۰۱ھ (۲۰) قادر ۳۰۲ھ

(۲۱) قائم ۳۱۷ھ

(۲۲) زخیرہ

(۲۳) مستدر ۳۲۷ھ

(۲۴) مستدر ۳۲۷ھ

(۲۸) نقدی ۲۸۰ هـ

(۲۸) تنظیر ۵۱۲ هـ

(۲۹) تشدید ۵۲۹ هـ

(۳۰) رایش ۵۳۰ هـ

(۳۱) متغی ۵۵۵ هـ

(۳۲) متغیر ۵۶۱ هـ

(۳۳) نامر ۶۲۲ هـ

(۳۴) فاجر ۶۲۳ هـ

(۳۵) متغیر ۶۲۰ هـ

(۳۶) متغیر ۶۵۶ هـ

آسمان را حق بود که زخون بپاژد بر زمین
بر زوال مالک است معصم امیر المؤمنین

مصادر

اس رسالہ کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتابوں کی زیادہ مدد لی گئی ہے

تَرْجُمَةُ مَقَامِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۱۔ قرآن کریم

للمخطیب التبریزی المتوفی بعد ۷۳۵ھ

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح

للمحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ

۳۔ بلوغ المرام من ادلة الاحکام

۴۔ علوم الحدیث (مقدمہ ابن صلاح) لابن صلاح الشہرذوری المتوفی ۶۴۳ھ

۵۔ نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر للمحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ

۶۔ الباعث الحثیث شرح اختصار علوم النسخ للعلامة احمد محمد شاكر المتوفی ۱۳۷۷ھ

للسیاح عبدالعزیز المحدث الدہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ

۷۔ عجائب نافعہ

مولانا عبد الرحمن المحدث المبارکفوری المتوفی ۱۳۵۳ھ

۸۔ مقدمہ تحفۃ الاحوذی

للمحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ

۹۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ

لابن عبد البر المتوفی ۴۶۳ھ

۱۰۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب

للمحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ

۱۱۔ تقریب التہذیب

للمحافظ صفی الدین احمد الانصاری المتوفی بعد ۹۲۳ھ

۱۲۔ خلاصۃ تہذیب تہذیب الکمال

لصاحب مشکوٰۃ المتوفی بعد ۷۳۵ھ

۱۳۔ الاکمال فی اسماء الرجال

لطاش کبری زادہ المتوفی ۹۶۲ھ

۱۴۔ مفتاح السعاده

لابن خلکان المتوفی ۶۸۱ھ

۱۵۔ وفيات الاعیان

ان کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں سے بھی کھوڑی بہت مدد لی گئی ہے مثلاً تہذیب التہذیب، تلخیص الفہوم، المعنی وغیرہ۔

در نعت سیر و رکائیات علیه افضل الصلوات

کریمُ السَّجَايَا جَمِیلُ الشِّیمِ بنیُّ الْبَرَايَا شَفِیعُ الْأُمَمِ
 اِمَامُ رُسُلٍ پِشَوَاے سَبِیلِ امینِ خدَا تَهْبِطِ جَبْرِیْلِ
 شَفِیعُ الْوَرَى خَوَاجَه بَعَثِ نَشْرِ اِمَامُ الْهُدَى صَدِّیْقُ دِیَوَانِ حَشْرِ

بَلَغَ الْعِلْمِ الْبِجَالِ کَشَفَ الدُّجَى بِجَالِ
 حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِ صَلُّوا عَلَیْهِ وَآلِہِ